

دیوبند

طلسمانی دُنیا

نومبر، دسمبر ۲۰۱۹ء

نظروں سے پوشیدہ ہونے کا عمل

شوگر سے نجات پائیے ہمیشہ کے لئے

آپ بھی دولت مند بن سکتے ہیں

عاطف ہاشمی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پاکستان سے
زیر تعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زیر تعاون
2300 سو روپے انڈین



جلد نمبر ۲۶

شمارہ ۱۲، ۱۱

نومبر دسمبر ۲۰۱۹

سالانہ زیر تعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 6398286975
E-mail: hmarkaz19@gmail.com

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاع عام
اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کر نیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

کمپوزنگ:
(عمر الہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 7037163897

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
ہجرین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

انتباہ
طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔
(منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محله ابوالعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشرز زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محله ابوالعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

- ۵۵..... اللہ کے نیک بندے
- ۵۹..... ہینا نزم کے حیرت انگیز کرشمات
- ۶۲..... مجرب عملیات و نقوش
- ۶۳..... دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا
- ۶۵..... فیشن کی دنیا میں نیلے رنگ کا مقام
- ۶۷..... ہندوستان کا قدیم معاشرہ اور خواتین کا استحصال
- ۶۹..... غنودر گزرا ٹھہ گیا کیا
- ۷۱..... آفاقی ہمدردی کا دین اسلام
- ۷۵..... اذان بتکدہ
- ۷۹..... طبی مشورے
- ۸۳..... سورہ اخلاص کے جن کا عمل
- ۸۴..... حسد انسانی زندگی کا چین تباہ کر دیتا ہے
- ۸۵..... انسان اور شیطان کی کشمکش
- ۹۰..... خبر نامہ

☆☆☆

- ۵..... ادارہ
- ۶..... مختلف پھولوں کی خوشبو
- ۱۱..... اسم اعظم
- ۱۲..... وظائف ائمہ کرام
- ۱۳..... یاسمج
- ۱۶..... تصوف و اسرار
- ۱۸..... اسرار روحانی
- ۱۹..... روحانی ڈاک
- ۲۵..... رموز عملیات
- ۳۳..... کالمین کے تیر بہدف عملیات
- ۴۱..... اسلام الف سے ی تک
- ۴۴..... لوح فتح مندی
- ۴۵..... علاج بذریعہ غذا
- ۴۹..... چھٹی حس
- ۵۱..... اس ماہ کی شخصیت

مجلد ۱۔ جمل مفتاحی

بقلم خاص

جانے والے سے ملاقات نہ ہونے پائی

ماہنامہ رسالوں کے لئے کسی کی وفات پر بروقت تعزیتی سطور لکھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس لئے اکثر و بیشتر کسی کے سانحہ ارتحال پر اظہار محسوس کرنے کی نوبت نہیں آتی، لیکن کچھ احباب اور کچھ متوسلین ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے گزر جانے پر رسالے میں اظہار غم نہ کرنا اور ان کے وصال پر رسالے کا بجائے خود آئسوہ بہانا ایک طرح کی کوتاہی محسوس ہوتی ہے، کچھ انہوں کی روانگی پر قلم و کاغذ خود بخود رونے اور ترپنے پر مجبور سے ہو جاتے ہیں۔

میرے بچپن کے دوستوں میں سے تھے مولانا سرور احمد قاسمی جو نومبر ۲۰۱۹ء بروز پیر کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔ اللہ وانا الیہ راجعون۔ موصوف ۲۰ نومبر کو اپنا فرض منصبی ادا کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند گئے، ڈیوٹی پوری کرنے کے بعد ان کی طبیعت درگاہ ہی میں خراب ہو گئی، گھر پہنچنے پر ان کی سانسیں اکڑ گئیں۔ انہوں نے اپنے اہل خانہ سے کہا کہ انہیں ان کے بستر پر لٹا دیں، وہ بستر جس پر وہ ہر رات آرام کرتے تھے اور جس پر جاتے ہوئے وہ اپنی مرحومہ بیوی کی یادوں میں غرق رہتے تھے، ابھی چار ماہ پہلے ان کی بیوی نے طویل علالت کے بعد ان کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ مولانا سرور احمد قاسمی بھی ایک طویل مدت سے بیمار تھے، شوگر کے علاوہ بھی انہیں دوسرے امراض تھے اور ان امراض نے ان کے وجود کو ختم کر کے رکھ دیا تھا۔ یہی صورت حال ان کی شریک حیات کی بھی تھی۔ وہ بھی ایک عرصہ سے علیل تھیں اور بہت سی بیماریوں سے وہ انتھک قسم کی جنگ لڑ رہی تھیں۔ ایسی سر و جنگ کہ جسے دیکھ کر دکھ بھی ہوتا تھا اور جسے دیکھ کر رشک بھی آتا تھا۔ دکھ اس لئے ہوتا تھا کہ ان کی بے بسی اور مضطرب حالت کو دیکھ کر اپنی زندگی سے یقین اٹھ جاتا تھا۔ زندگی کی اوقات کیا ہے، یہ تو پانی کے ٹپکے سے بھی زیادہ کمزور ہے، انہیں دیکھ کر اپنی زندگی سے اعتماد ختم ہو جاتا تھا اور انہیں نیم جان دیکھ کر مرنے سے پہلے ہی اپنی زندگی ویران سے لگنے لگتی تھی۔ اس حالت میں بھی ان دونوں کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دیکھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا تھا کہ زندگی اور موت کی کشمکش میں یہ ابھی تک تروتازہ ہیں اور موت کو انگوٹھا دکھا کر زندہ دلی کا ثبوت دینے میں مصروف ہیں۔ انہیں دیکھ کر رشک اس لئے آتا تھا کہ بھیا نک قسم کے امراض میں مبتلا ہو کر بھی وہ اللہ کے فیصلوں پر راضی برضا تھے اور ان کی زبانوں پر شکایت کے بجائے جذبہ شکر تھر تھراتا تھا اور وہ بے لوجہ میں اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ اب حالت پہلے سے بہتر ہے، تم سناؤ کیسے ہو؟ کتنے عظیم ہوتے ہیں وہ لوگ جو خود مریض غم ہوتے ہیں اور دوسروں کی خیریت دریافت کرتے ہیں۔ بالآخر ایک دن زندگی جنگ ہار گئی اور موت اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئی اور ۲۰ جون ۲۰۱۹ء بروز جمعرات کو ان کی اہلیہ انہیں داغ مفارقت دے گئیں۔ اپنے اپنے بستر پر بیٹھ کر دونوں ایک طویل مدت سے پھٹکی پھٹکی اور پڑمردہ مسکراہٹوں کے ساتھ ایک دوسرے کا دل بہلانے والے اور ایک دوسرے کو بے روح سی تسلی دینے والے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اور ایک بستر ہمیشہ کے لئے سوتا ہو گیا۔ آہ کتنی اذیت دہ ہوتی ہے یہ جدائی اور کتنے آنسو لڑاتا ہے یہ نہ مننے والا فاصلہ ایک شاعر نے کہا تھا:

مجھ سے دیکھی نہیں جاتی ہے جدائی یارو ☆ شاخ پہ بیٹھے پرندوں کو آؤں کیسے؟

مولانا سرور قاسمی میرے لڑکپن کے ساتھیوں میں سے تھے۔ ہم دورانِ تعلیم بارہ سال تک باہم شیر و شکر رہے اور یہ وہ دور تھا جب کذب و نفاق آج کل کی طرح عام نہیں تھے اور دوستی میں دکھاوے اور ریا و نمود کی آمیزش نہیں تھی۔ ایک دوسرے سے سچی محبت کرتے تھے، ایک دوسرے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ دوستیاں اُس لغت سے کوسوں دور تھیں جس کو آج کی اصطلاح میں ”سیاست“ کہا جاتا ہے، ایک درگاہ میں پڑھنے والے طلباء کے درمیان ایک خوبصورت ربط رہتا تھا، ایک ایسی یگانگت ہوتی تھی جو بین پنے بھی دلوں کو سرشار رکھتی تھی اور طلباء تعلیم و تدریس کے نشے کے ساتھ ساتھ اپنا پیار و محبت کے کیف و سرور میں بھی مبتلا رہتے تھے۔ طلباء کے درمیان عام دوستی کا سلسلہ بھی نظر آتا تھا، پھر خاص اور پھر خاص الخاص دوستی کا سلسلہ بھی۔ بقول شاعر:

محبت تیرے جلوے کتنے رنگارنگ جلوے ہیں ☆ کہیں محسوس ہوتی ہے کہیں معلوم ہوتی ہے

میری اور سرور کی دوستی معلوم ہونے والی اور نظر آنے والی دوستی تھی۔ دن میں ایک ساتھ گھومنا، ایک ساتھ مشرگشت کرنا، ایک دوسرے کو دل پھینک اداؤں سے دیکھنا اور کوئی بھی قربانی دینے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی جدوجہد کرنا، کتنا خوبصورت وقت تھا اور کتنی خوبصورت ملاقاتیں تھیں۔ جب تک تعلیم کا سلسلہ جاری رہا زندگی صحیح معنوں میں زندگی رہی۔ یامینے کے ہوٹل میں تہاڑی کی ایک پلیٹ کھا کر روح کو وہ کیف مل جاتا تھا جو آج دنیا بھر کی نعمتیں حاصل ہو کر بھی نصیب نہیں ہوتا۔ سچ والی کا وہ خوبصورت منظر، باب الٹا ہر کی چھت کا وہ ہر کیف نظارہ اور دارالعلوم کے چمن کے چبوترے کے وہ پرسکون لمحے اور عطربیز ملاقاتیں سرور کی لاش دیکھ کر وہ سب کچھ یاد آ گیا اور پردۂ ذہن پر ماضی کے وہ درخشاں واقعات پھر ابھر نے لگے کہ جنہیں بھولے ہوئے ایک عرصہ ہو گیا تھا۔ چالیس سال تک زندگی کی ہر ہی میں گرفتار رہے شادی ہو گئی، بچے ہو گئے، بچوں کی شادیاں ہو گئیں، بچوں کے بچے ہو گئے، اس درمیان رشتوں میں کٹھن بھی آئی، روٹھ منائی بھی ہوئی، دلوں پر تلخیوں کا غبار بھی برسا لیکن دوستی برقرار رہی اور جب بھی قریب ہوئے ایک دوسرے کو پیار کی نظروں سے ہی دیکھا، چند ماہ سے ملاقات کی خواہش تھی، دل ملنے کو بیتاب تھا، لیکن ملاقات نہیں ہو رہی تھی، وفات سے دو تین دن قبل شادی کے ایک فنکشن میں دونوں شریک رہے لیکن دونوں ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکے، نظروں نے تلاش بھی کیا لیکن ایک دوسرے کا دیدار نہ کر سکے۔ جنازے کو رخصت کرتے وقت ہمارا یہی خیال آتا رہا کہ آہ اس فنکشن میں ایک ملاقات ہو جاتی، کاش! اللہ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ ☆ ☆

مختلف کھولیں

کرنے لگے۔

- ☆ کڑواہٹ انسان کے اندر سے بیماری کے جراثیم ختم کر دیتی ہے۔
- ☆ جس کا کوئی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے۔
- ☆ رشتہ کہہ دینے سے رشتہ تو رہتا ہے لیکن رشتوں کے ساتھ جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور احساسات و جذبات کو بھی نبھانا پڑتا ہے۔
- ☆ انسانیت کو بلند رکھنا ہی اصل عبادت ہے۔
- ☆ جو احسان کرتا ہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور جس پر احسان کیا جائے اس کو بولنا چاہئے۔

زندگی

- ☆ زندگی سے زیادہ محبت نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ سب سے آخر میں سب سے حسین دھوکہ بھی زندگی ہی دیتی ہے۔
- ☆ دنیا میں ہر شخص جنت میں جانا چاہتا ہے لیکن اس کیلئے مرنا نہیں چاہتا۔
- ☆ ہمیشہ مسکراتے رہو زندگی خود بخود خوب صورت ہو جائے گی کیوں کہ ہر غم میں مسکرانا بہاروں کا شیوہ ہے۔
- ☆ عمل کے چراغ سے زندگی کو منور کرو جس طرح چاند ستارے اپنی کرنوں سے دنیا کو منور رکھتے ہیں۔
- ☆ زندگی میں سارے دکھ سمجھ کے ہیں اگر آپ کو آگ کی خاصیت معلوم ہے تو آپ شعلوں کو بھی پکڑ سکتے ہیں۔
- ☆ زندگی کا آنکھوں کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق ہے جب انسان کو زندگی ملتی ہے تو آنکھیں کھولتا ہے اور جب روٹھتی ہے تو آنکھیں بند

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

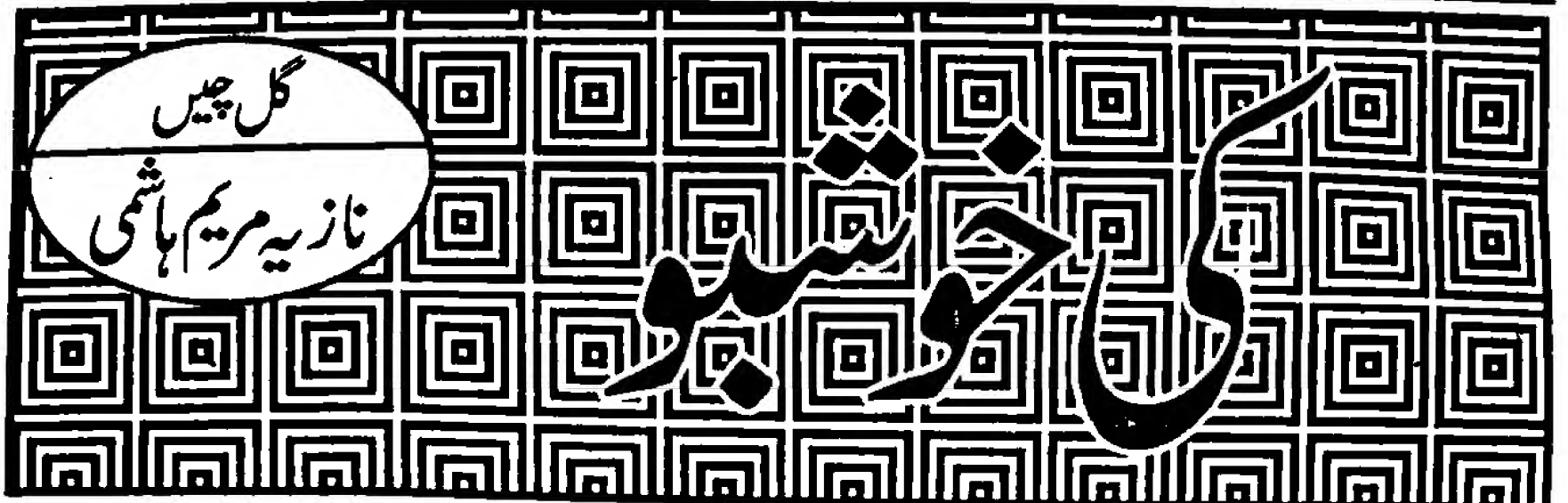
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”انسان کی ہر چیز اس کی عمر کے ساتھ کمزور ہو جاتی ہے ماسوائے دو چیزوں کے۔“ لالچ، آرزو، جو بجائے کم ہونے کے بڑھتی ہی رہتی ہیں۔

پانچ عادتیں

- ☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”مجھے بچوں کی پانچ عادتیں بہت پسند ہیں۔“
- ☆ وہ مٹی سے کھیلتے ہیں یعنی تکبر اور غرور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔
- ☆ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوالیتے ہیں۔
- ☆ جھگڑتے ہیں پھر صلح کر لیتے ہیں یعنی دل میں حسد، بغض اور کینہ نہیں رکھتے۔
- ☆ جو مل جائے کھا لیتے ہیں، جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی حرص نہیں کرتے۔
- ☆ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور کھیل کر گرا دیتے ہیں یعنی بتاتے ہیں کہ دنیا مقام بقا نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

اچھی باتیں

- ☆ تیز ہواؤں کی سازشوں سے کھلے ہوئے دروازے اس بات کی علامت نہیں کہ کوئی بھی کسی بھی گھر میں داخل ہو جائے۔
- ☆ کیا انسان اتنا گر سکتا ہے کہ انسانیت بھی اس پر شرمندگی محسوس



کر لیتا ہے۔

والدین کی خصوصی توجہ کے لئے

- ☆ جس بچے پر اعتماد کیا جاتا ہے وہ دھوکا دینا سیکھ جاتا ہے۔
- ☆ جس بچے کا ہر وقت مذاق اڑایا جاتا ہے وہ بزدل بن جاتا ہے۔
- ☆ جس بچے پر تنقید کی جاتی ہے وہ ہر چیز کو رد کرنا سیکھتا ہے۔
- ☆ جس بچے کو ہر وقت مار پیٹ کا سامنا ہوتا ہے اس کی صلاحیتیں دب جاتی ہیں۔
- ☆ جس بچے پر شفقت برتی جاتی ہے وہ محبت سیکھ جاتا ہے۔

حقیقت

- ☆ دل میں آنے کا راستہ تو ہوتا ہے لیکن جانے کا راستہ نہیں ہوتا، اسی لئے توجہ کوئی دل سے جاتا ہے تو دل توڑ کر ہی جاتا ہے۔

رہنما باتیں

- ☆ زندگی تب بہتر ہوتی ہے جب آپ خوش ہوتے ہیں لیکن زندگی تب بہترین ہوتی ہے جب آپ کی وجہ سے کوئی دوسرا خوش ہوتا ہے۔
- ☆ انسان کی دو ہی کمزوریاں ہیں، بنا سوچے عمل کرنا اور سوچتے رہنا عمل نہ کرنا۔
- ☆ اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہو تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔

بے حیا

- ☆ جو قوم بے حیا ہوتی ہے ان پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ جلدی آ جاتی ہے۔

- ☆ کافر کی مہلت لمبی ہوتی ہے، بے حیا کی مہلت مختصر ہوتی ہے۔
- ☆ کافر کی پکڑ اتنی شدید نہیں ہوتی جتنی بے حیا کی پکڑ شدید ہوتی ہے۔

- ☆ روزانہ اللہ کا نظام پکار پکار کے اعلان کرتا ہے کہ مغرب ڈوبنے کی جگہ ہے ابھرنے کی نہیں، مغرب اندھیروں کی جگہ ہے، روشنیوں کی نہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ایک بار جنگل سے تشریف لے جا رہے تھے کہ ایک سپاہی کا ادھر سے گزر رہا تھا۔ اس نے سوال کیا۔ ”تم غلام ہو؟“ آپ نے جواب دیا۔ ”جی ہاں۔“

اس نے کہا ”مجھے آبادی کا پتہ بتادو۔“ آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا وہاں ہے۔ سپاہی کو بڑا غصہ آیا اور حضرت ابراہیم بن ادھم کے سر پر اس قدر زور سے ڈنڈا مارا کہ سر سے خون بہنے لگا۔ وہ ظالم سپاہی آپ کو پکڑ کر شہر لے گیا لوگوں نے یہ ماجرا دیکھ کر بہت ملامت کی اور کہا بے وقوف تو نہیں جانتا ہے کہ یہ زمانہ کے مشہور بزرگ ابراہیم بن ادھم ہیں۔

سپاہی یہ سن کر بہت نادم ہوا، گھوڑے سے اتر کر آپ کے قدموں میں گر گیا اور کہا خدا کے لئے مجھے معاف کر دیں لیکن یہ جواب دیں کہ آپ نے قبرستان کی طرف اشارہ کیا تھا جب کہ میں نے آبادی کا پوچھا تھا، آپ نے فرمایا شہروں کی آبادی تو ایک دن ویران ہو جائے گی مگر اصل آبادی تو قبرستان کی ہے جہاں ایک دن سب کو جانا ہے۔

سپاہی نے پوچھا جب میں نے آپ کے سر پر ڈنڈا مارا اس وقت بھی آپ کی زبان پر دعا کے کلمات تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ دعا سے دونوں کو ثواب ملتا ہے اس لئے میں نے تمہیں اپنے ساتھ ثواب میں شریک کر لیا۔

انصاف اٹھ جانا

ایک طوطے اور ایک طوطی کا گزر ایک ویرانے سے ہوا وہ دم لینے کے لئے ایک ٹنڈ منڈ درخت کی شاخ پر بیٹھ گئے، طوطے نے اپنی طوطی سے کہا۔

”اس علاقے کی ویرانے دیکھ کر لگتا ہے کہ الوؤں نے یہاں بھیرا کیا ہوگا۔“ ساتھ والی شاخ پر ایک الو بیٹھا تھا اس نے یہ سن کر اڑان بھری اور ان کے برابر میں آ کر بیٹھ گیا۔ علیک سلیک کے بعد الو نے طوطا طوطی کو مخاطب کیا اور کہا۔

”آپ میرے علاقے میں آئے ہیں، میں ممنون ہوں گا اگر آپ آج رات کا کھانا میرے غریب خانے پر تناول فرمائیں۔“ اس جوڑے نے الو کی دعوت قبول کر لی، رات کا کھانا کھانے کے بعد جب وہ صبح جانے لگے تو الو نے طوطی کا ہاتھ پکڑ لیا اور طوطے کو مخاطب کر کے کہا۔

”اسے کہاں لے جا رہے ہو؟ یہ میری بیوی ہے۔“ یہ سن کر طوطا پریشان ہو گیا اور بولا۔

”یہ تمہاری بیوی کیسے ہو سکتی ہے، یہ طوطی ہے تم الو ہو۔ تم زیادتی کر رہے ہو؟“ اس پر الو ٹھنڈے لہجے میں بولا۔

”ہمیں جھگڑنے کی ضرورت نہیں، عدالتیں کھل گئی ہوں گی، ہم وہاں چلتے ہیں، وہ جو فیصلہ کریں گی ہمیں منظور ہوگا۔“ طوطے کو مجبوراً اس کے ساتھ جانا پڑا۔

جج نے دونوں کے دلائل بہت تفصیل سے سنے اور آخر میں فیصلہ دیا کہ طوطی طوطے کی نہیں الو کی بیوی ہے یہ سن کر طوطا روتا ہوا ایک طرف کو چل دیا۔

ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ الو نے اسے آواز دی۔

”تنہا کہاں جا رہے ہو؟ اپنی بیوی تو لیتے جاؤ۔“ طوطے نے

روتے ہوئے کہا۔

”یہ میری بیوی کہاں ہے عدالت کے فیصلے کے مطابق یہ اب تمہاری بیوی ہے۔“ اس پر الو نے شفقت سے طوطے کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پیار سے کہا۔

”یہ میری بیوی نہیں تمہاری بیوی ہے میں تو تمہیں صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ ”بستیاں الوؤں کی وجہ سے تباہ نہیں ہوتیں بلکہ انصاف اٹھ جانے کی وجہ سے تباہ ہوتی ہیں اور جب بستیاں تباہ ہو جاتی ہیں تب وہاں الو بولنے لگتے ہیں۔“

اچھی بات

اللہ نے تمہاری روحوں کو تانناک شعلوں کی مثال بنا کر بھیجا ہے جو معرفت سے پروان چڑھتے ہیں اور جن کا حسن شب و روز کے اسرار کی تلاش سے نکھرتا ہے اور پھر تم انہیں تباہ و برباد کرنے کے لئے کیوں خاک میں ملاتے ہو۔ اللہ نے تمہارے ذہنوں کو ہار و عطا کئے ہیں کہ تم ان کے ذریعے محبت اور آزادی کی فضا میں پرواز کرو پھر تم اپنے ہاتھوں سے انہیں کیوں نوچتے ہو اور کیڑے مکوڑوں کی طرف زمین کی سطح پر کیوں ریختے ہو۔ اللہ نے تمہارے دلوں میں سعادت کے بیج ڈالے ہیں پھر تم کیوں انہیں وہاں سے نکال کر چٹان پر ڈالتے ہو کہ کوئے نکل لیں اور ہوا اڑا کر لے جائے۔

مشعل راہ

☆ چہرے کا رنگ میک اپ کے بغیر بھی صاف دکھائی دے سکتا ہے اگر دل کا رنگ صاف ہو۔

☆ ہونٹ لب اسٹک کے بغیر بھی خوب صورت نظر آ سکتے ہیں اگر انہیں وقت پر کھولا جائے۔

☆ پلکیں بغیر مسکارے کے دل کو بھاسکتی ہیں اگر شرم سے جھکی رہیں۔

☆ آنکھوں میں چمک بغیر کا جل کے بھی آسکتی ہے اگر ان میں حیا کی سرخی ہو۔

اسکول اور بچے

اسکول : وہ عمارت ہے جہاں چھٹی والے دن امن و سکون

ہوتا ہے۔

طالب علم : جن کا دماغ ہر وقت شرارت سوچتا ہے۔

کلاس روم : وہ کمرہ جہاں شیطان بھی پناہ مانگتا ہے۔

اسمبلی : جہاں صبح کے وقت تمام بچے اکٹھے ہو کر شرارتوں

کا منصوبہ بنایا کرتے ہیں۔

امتحان : وہ واحد چیز جس سے بچے ڈرتے ہیں۔

نتیجہ : مزہم پٹی کرنے والوں کی عید۔

گرمیوں کی سالانہ چھٹیاں، گھر والوں کے صبر کا سالانہ امتحان۔

امید

میتھ ہمیں یہ نہیں سکھاتی کہ خوشیوں کو جمع کس طرح کیا جاسکتا ہے
اور نہ ہی یہ سکھاتی ہے کہ غموں اور دکھوں کو نفی کس طرح کرنا ہے۔
مگر یہ ہمیں ایک امید ضرور دیتی ہے کہ ہر مسئلے کا ایک حل ضرور ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے یہ تازہ ہیں تیری یاد کے زخم
یہ نہیں اب کسی تریاق سے بھرنے والے

☆

جسے یہ ضد تھی محبت میں فاصلہ نہ رہے
وہ کہہ رہا ہے کہ اب فاصلہ ضروری ہے

☆

اپنی اپنی راحتوں سے جب کبھی فرصت ملے
دوسروں کا درد بھی دل میں جگا کر دیکھئے

☆

کچھ لوگ میری دنیا میں خوشبو کی طرح ہیں
محسوس تو ہوتے ہیں دکھائی نہیں دیتے

☆

نہیں فرصت یقین مانو کبھی کچھ اور کرنے کی
تری یادیں تری باتیں ہمیں مصروف رکھتی ہیں

☆

جلتے صحرا میں اُگائے جن کے ہاتھوں نے شجر
کیا غضب ہے آج وہ خود جل رہے ہیں دھوپ میں

اپنے آپ کو پہچانیں

کسی نکتہ داں نے انسانی ذہن کا بڑا خوبصورت تجربہ کیا تھا، وہ
یہ کہ.....

☆ چھوٹے ذہن کے لوگ شخصیات پر بحث کرتے ہیں۔

☆ اوسط درجہ کے ذہن رکھنے والے لوگ واقعات پر بحث

کرتے ہیں۔

☆ بڑے ذہن کے مالک نظریات پر بحث کرتے ہیں۔

☆ عظیم ذہن رکھنے والے خاموشی سے عمل پیرا رہتے ہیں اور وہ

لوگ عظیم تر ہوتے ہیں جن کے پاس مثال دینے کے لئے اقوال نہیں

بلکہ ان کے اعمال ہوتے ہیں۔

انمول موتی

☆ اگر تمہیں وہ نہ ملے جسے تم مانگتے ہو تو سمجھ لو کہ تمہیں کسی اور نے
اپنے لئے مانگ لیا ہے۔

☆ ماں کے لئے سب کو چھوڑ دینا لیکن سب کے لئے ماں کو مت

چھوڑنا کیوں کہ جب ماں روتی ہے تو فرشتوں کو بھی رونا آ جاتا ہے۔

☆ محبت کسی ایسے شخص کی تلاش نہیں کرتی جس کے ساتھ رہا

جائے بلکہ محبت تو ایسے شخص کی تلاش کرتی ہے جس کے بغیر نہ رہا جائے۔

☆ زندگی میں خدا کے سامنے آنسوؤں کا ڈھیر لگاتے جاؤ شاید

اسے کوئی نہ کوئی تمہارا آنسو پسند آ جائے۔

☆ چمکتا ہوا دن ہی نہیں کالی رات بھی حسین ہوتی ہے، تم دیکھتے

نہیں رات کے کالے آنچل پر تارے کتنے پیارے لگتے ہیں۔

☆ دوست ایک ایسا درخت ہے جس کا سایہ زندگی کی جھلن کو دور

کر دیتا ہے۔

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرہ کار کردگی، آل انڈیا)

گزشتہ ۳۸ برسوں سے بلا تفریق مذہب و ملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

﴿اغراض و مقاصد﴾

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم و تربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دیکھ بھال، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت و اعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی و دنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپتال کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلا تفریق مذہب و ملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E-KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

اسم اعظم

مکمل ۱۰ جمل مفتاحی
حسن الهاشمی

حاصل کر لیا ہے۔

اگر کسی کی جائیداد پر کوئی قابض ہو گیا ہو تو اس سے قبضہ چھڑانے کے لئے ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد تین سو مرتبہ پڑھیں اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اللہ سے دعا کریں۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھیں، انشاء اللہ جائیداد سے قبضہ ہٹ جائے گا اور اللہ کے فضل و کرم سے جائیداد پر اپنا قبضہ ہو جائے گا اور ناجائز قبضہ کرنے والے کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

تسخیر خلافت کی دولت حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو ہر فرض نماز کے بعد سات سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ اس دوران پانچوں وقت کی نماز باجماعت پڑھیں اور ہر نماز کو صحیح وقت پر ادا کریں انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی اور عامل کے دروازے پر خلقت کا ہجوم ہوگا۔

من پسند ملازمت حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کو ظہر کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں۔ ان کلمات کا ورد کرنے کے بعد اللہ سے ملازمت کی دعا بھی کریں، انشاء اللہ ۲۱ روز کے درمیان یا ۲۱ دنوں کے بعد بہت جلد خواہش پوری ہوگی اور قابل قدر ملازمت عطا ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ گیارہ سو مرتبہ یا بدیع السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام پڑھے اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو نوچندی جمعرات سے ۲۱ دن تک جاری رکھنے کے بعد پھر ہمیشہ نماز فجر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رہے تو کبھی کسی کا محتاج نہ رہے، رزق کی فراوانی ہو اور لوگوں کی نظروں میں مقبول بھی رہے۔ اس عمل کی برکت سے ہزاروں بزرگوں نے اللہ کی مخلوق کی نظروں میں اپنی وجاہت اور دبدبہ قائم رکھا ہے۔

☆☆☆

يَا بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اسم اعظم کی تحقیق میں بہت سے علماء کا دعویٰ یہ ہے کہ یا بدیع السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام اسم اعظم ہے۔ ایک بزرگ گزرے ہیں بوعلی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ سے بار بار یہ دعا کرتا تھا کہ اس کو اسم اعظم کی رہنمائی فرمادیں۔

ماہ مبارک کی ایک شب میں اس نے تہجد پڑھ کر یہی دعا کی، نفلیں پڑھنے کے بعد جب اس کی آنکھ لگ گئی تو اس نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر بے شمار ستاروں کے درمیان یہ کلمات لکھے ہوئے تھے یا بدیع السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام اس کے بعد اس نے اس اسم اعظم کے ذریعہ جب بھی کوئی دعا کی اس کی دعا قبول ہوئی۔

امام ابن ماجہ سے بھی یہ مروی ہے کہ ایک بزرگ نے بارگاہ الہی میں اسم اعظم سے آگاہ ہونے کی دعا کی تو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستاروں کے درمیان یہ کلمات لکھے ہوئے تھے۔ انہوں نے اس رہنمائی کو منجانب اللہ سمجھا اور اس کے بعد انہوں نے جب بھی ان کلمات کا ورد کر کے کوئی دعا مانگی تو ان کی دعا شرف قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے عہدے اور منصب سے معزول کر دیا گیا ہو تو وہ عشاء کی نماز کے بعد دو نفل بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر ۸۶ مرتبہ یا بدیع السموات والارض یا ذی الجلال والاکرام پڑھ کر اپنے عہدے کی بحالی کی دعا کرے تو انشاء اللہ وہ اپنے عہدے پر بحال ہو جائے گا۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا ہے اور اس عمل کو گیارہ راتوں تک کرنا ہے، مجرب عمل ہے اور اس عمل کی برکت سے کئی حضرات نے اپنے کھوئے ہوئے وقار کو دوبارہ

وظائف ائمہ کرام

کے بغیر کسی کو اپنا پشت پناہ پاؤ گے۔

دفع مریگی : امام علی رضی اللہ عنہ کے بارے مروی ہے کہ اپنے مریگی کے ایک مریض کو دیکھا کہ جس پر دورہ پڑا ہوا تھا تب آپ نے پانی کا ایک جام طلب فرمایا اور اس پر سورۃ حمد، سورۃ طلاق، اور سورۃ والناس پڑھ کر دم کیا پھر حکم دیا کہ یہ پانی اس کے سر اور چہرے پر چھڑکا جائے۔ اس طرح وہ شخص ہوش میں آ گیا۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ اب یہ کبھی تمہارے پاس نہیں آئے گی۔

خاتمہ سنگ باری جنات : حضرت رسول اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا : اگر جن پتھر پھینکا ہو تو وہی پتھر اٹھا کر ادھر کو پھینکے کہ جدھر سے آیا ہو اور کہے **حَسْبِيَ اللَّهُ وَكَفَى وَسَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ اللَّهِ مُنْتَهَى**۔ ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے اور بہت سے خدا نے اس کی سنی جس نے اسے پکارا اور خدا سے بلند تر کوئی چیز نہیں۔

جنات کے شر سے محفوظ : جنات کے شر سے بچنے کے لئے گھر میں مرغ، کبوتر اور بھیڑ بکری کا بچہ رکھنا مفید ہے۔ نیز سفر بیابانوں اور خوفناک جگہوں میں جنات کے شر سے بچاؤ کے لئے امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر بہ آواز بلند کہے **أَغْفِرُ دَيْنَ اللَّهِ يَتَغَوَّنَ وَلَهُ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طُوعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ**۔ ترجمہ : کیا وہ دین خدا کے سوا کوئی دین تلاش کرتے ہیں جب کہ آسمانوں اور زمین کے رہنے والے خود ہی خواہی اس کیا گے جھکے ہوئے ہیں اور اسی طرح پلٹیں گے۔ اسی طرح بیابانوں، جنگلوں اور خوفناک مقامات کے بارے میں روایت ہے کہ وہاں بہ آواز بلند اذان کہی جائے تو جنات سے بچاؤ ہو سکتا ہے۔

دفع نظر بد : روایت میں آیا ہے کہ نظر بد کے اثرات دور کرنے کے لئے **وَإِنْ يَكَادُ الْبَئِثُ كَفَرُوا الْيَزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ** یہ سورۃ قلم کی آیت ۵۸ ہے۔ نیز امام صادق نے مروی ہے کہ جب کسی کو یہ خوف ہو کہ کسی کو نظر لگ جائے گی تو تین مرتبہ کہے **مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ**۔

دفع کل وسر درد : امام محمد باقر سے مروی ہے کہ سر درد کو روکنے کے لئے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سات مرتبہ پدعا پڑھے۔ **أَعُوذُ بِاللَّهِ الَّذِي سَكَنَ لَهُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ**۔ ترجمہ : پناہ لیتا ہوں خدا کی جس کے حکم سے ہر چیز بھیڑی ہوئی ہے جو خشکی میں ہے وتری آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔

دفع درد شقیقہ : درد شقیقہ یا آدھے سر کا درد کے لئے درد کی جگہ پر ہاتھ رکھے اور تین مرتبہ یہ پڑھے۔ **يَا ظَاهِرُ امْرِ جُودٍ وَيَا بَاطِنًا غَيْرَ مَفْقُودٍ أَرُدُّدُ عَلَى عَبْدِكَ الضَّعِيفِ يَا دِيكَ الْجَمِيلَةِ عِنْدَهُ وَأَذْهَبْ عَنْهُ مَا بِهِ مِنْ أَذَى إِنَّكَ رَحِيمٌ قَدِيرٌ**۔ ترجمہ : اے ظاہر میں موجود باطن میں بھی ناپید نہیں اپنے ناتواں بندے کی طرف اپنی اچھی اچھی نعمتیں پلٹا دے اور اس سے ہر قسم کی تکلیف اور اذیت دور کر دے یقیناً تو مہربان ہے قدرت والا ہے۔

دفع بھرہ پن : امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ بہرے پن کو دور کرنے کے لئے ہاتھ کو کان پر رکھئے اور **لَوْ أَنزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ**۔ تا آخر پڑھے جو سورۃ حشر کی آیت ہے۔

دفع درد دانت : حضرت امیر المومنین سے مروی ہے کہ جگہ کی جگہ پر ہاتھ پھیر کر اسے درد والے دانت پر لگائے اور یہ پڑھے۔ **بِسْمِ اللَّهِ وَالشَّافِي اللَّهُ وَلَا خَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ**۔ ترجمہ خدا کے نام کے ساتھ اور اللہ کے شفا دینے والا ہے اور نہیں حرکت و قوت مگر جو بلند و بزرگ خدا سے ہے۔

دفع درد سینہ : اس کے لئے سورۃ بقرہ کی آیت **وَإِذَا قُلْتُمْ أَنْفُسًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ سَعَةً لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ** تک ۱۲ بار پڑھیں۔ (ترجمہ) اور جب تم نے ایک انسان کو ایک انسان کو قتل کیا تو خون گردن میں چھوڑ دیا شاید کہ تم عقل سے کام لو۔

دفع پندلی کا درد : سات مرتبہ یہ آیت پڑھے : **وَقُلْ مَا أَوْحَى إِلَيْكَ مِنْ كِتَابٍ رَبِّكَ لَا مُبْدِلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَنْ تَجْعَلَ مِنْ دُونِهِ مَلَكًا**۔ ترجمہ: اور تلاوت کرو اس کی جو تمہارے رب کی کتاب سے تم پر وحی کی گئی اس کے کلمات کو بدلنے والا کوئی نہ اس

یا سمیع

کا ذکر مستجاب الدعاء ہو جاتا ہے

کریں تو اسے چاہئے کہ شرف قبر میں چاندی کی ایک انگوٹھی پر اسم پاک ”یا سمیع“ کو نقش کرے اور کھلے آسمان کے نیچے چاندی کی روشنی میں بیٹھ کر اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۳۱ ردن روزانہ ۱۸۰ مرتبہ بمع اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھے تو اس کی زبان میں تاثیر پیدا ہو جائے گی۔ ہر کوئی اس کی بات کو سنے گا، واعظوں اور خطیبوں کے لئے یہ عمل انتہائی موزوں اور فائدہ مند ہے۔

بواسیر کی تکلیف کے لئے

اگر کسی شخص کو بواسیر کی تکلیف ہو تو اسے چاہئے کہ اسم مبارک ”یا سمیع“ کو اپنے نام کے اعداد مع والدہ کے نام کے مجموعہ کے مطابق روزانہ ۴۰ ردن تک پڑھے۔ اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اسم مبارک ”یا سمیع“ کو زعفران اور عرق کلاب سے لکھ کر روزانہ نہار منہ پیئے تو انشاء اللہ ۴۰ ردن کے بعد ہمیشہ کے لئے بواسیر سے نجات حاصل کرے گا۔

بہرین کا علاج

اس پاک ”یا سمیع“ کی یہ خاص صفت ہے کہ یہ ان لوگوں کے لئے تیر بہدف ہے جس کو سنائی نہیں دیتا جس کی قوت سماعت کسی وجہ سے ختم ہو گئی ہے۔ انہیں چاہئے کہ روغن بادام پر اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۳۱۳ مرتبہ اول و آخر ۷ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھ کر دم کر کے کانوں میں ڈالے اور ۴۰ ردن تک اس عمل کی مداومت کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۴۰ ردن گزرنے کے بعد قوت سماعت بحال ہو جائے گی۔

یہاں اہل علم اور طب کا علم جاننے والوں کی طرف سے سوال اٹھائے جائیں گے کہ سننے کا کام آٹھواں عصب 8th Nerve ذریعہ ہوتا ہے اور اگر ایک مرتبہ یہ عصب (Nerve) ختم ہو جائے تو دوبارہ

سمیع کے لغوی معنی سننے والے کے ہیں، جب اسے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے صفاتی نام کے مطابق معنی دیئے جائیں تو سمیع وہ ذات ہے جس کے سننے سے کوئی بات نہ رہے۔ حتیٰ کہ وہ چیونٹی کے چلنے کی آہٹ بھی سنتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے بارے میں بڑے فخر سے یہ کہا بمطابق قرآن کریم ”اور میرا رب دعا کا بڑا سننے والا ہے“ جناب حضرت امام علی رضا فرماتے ہیں کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کا پڑھنے والا مستجاب الدعاء ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہر فریاد اور ہر ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ پیر فضل شاہ فرماتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۸ ردن تک ۳۶۳ مرتبہ متواتر بمع اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ پڑھا جائے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل و کرم سے وہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ اس عمل کو جمعہ کے مبارک دن بعد از نماز جمعہ شروع کیا جائے اور پھر روزانہ بعد نماز فجر ہی پڑھا جائے۔ اس مبارک و مطاہر اسم پاک کے اعداد ۱۸۰ ہیں۔ اس کے موکل کا نام قطیائیل ہے۔ جس کے ماتحت ۴۲ فرشتے ہیں۔ ہر فرشتہ ۱۸۰ دفعوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۱۸۰ فرشتے ہیں۔

قرباب الہی حاصل کرنا

جو شخص قرب الہی کی تمنا رکھتا ہو، اسے چاہئے کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۱۸۰۰ مرتبہ بعد از نماز عشاء و ترویس سے پہلے اول و آخر ۹ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کو اللہ جل شانہ سے قربت ہوگی اور اس قربت الہی کا یہ فیض ہوگا کہ اس کی ہر دعا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبول ہو جائیگی۔

زبان میں تاثیر پیدا کرنا

کوئی شخص اگر اپنی زبان میں تاثیر پیدا کرنا چاہے اور یہ چاہے کہ لوگ اس کی بات پورے دھیان سے غور سے سنیں اور اس پر عمل

رہے گی اور سننے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

حاجات کا پورا ہونا

جو شخص یہ چاہے کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھ سکے تو اسے چاہئے کہ پانچ وقت نمازوں کی پابندی کرے۔ جھوٹ بولنے سے اجتناب کرے، لوگوں کی مدد کرے اور جب جا کر اس عمل کو شروع کرے۔ عمل کچھ اس طرح ہے کہ جو شخص جانوروں کی آواز سمجھنے کی قوت حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۴۰ ردن صبح اول و آخر درود شریف ۷ یا ۱۱ مرتبہ، ۱۸ سو مرتبہ پڑھے اور روزانہ صبح اٹھ کر بعد از نماز فجر کسی کھلی جگہ میں جا کر جانوروں کو دانہ ڈالے۔ ۴۰ ردن یہ عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پروردگار اسے وہ سماعت فرمائے گا کہ وہ جانوروں کی بولی سمجھنے لگ جائے گا۔

زعمہ نہیں ہو سکتی۔ بحیثیت معالج میں بھی اس کو سمجھتا ہوں، لیکن جس طرح ہم سسٹم آف میڈسن کا اپنا اپنا پروٹوکول یعنی طریقہ کار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں کو بھی ایک سسٹم آف میڈیسن مان لیا جائے تو اس کا بھی ایک طریقہ کار ہے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن آلٹرنیٹو سسٹم آف میڈیسن میں (Faeth Healing) یعنی دم درود کو بھی شامل کیا گیا ہے اور کیا ہی اچھا ہو کہ اگر انسان اپنی عقل کو اس وقت رخصت دے دے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ رہا ہے۔ اس لئے وہ ذات ہر چیز پر قدرت اور اختیار رکھتی ہے۔

ہر جائز دعا کا قبول ہونا

اس پاک ”یا سمیع“ اپنے اندر یہ صلاحیت رکھتا ہے کہ یہ ذکر کی ہر جائز دعا کو اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کا درجہ اختیار کر لے تو اسے چاہئے کہ نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء و تروں سے پہلے اسم پاک ”یا سمیع“ کو ۷۰ مرتبہ پڑھے اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور ۴۰ ردن کے بعد اس کی زبان میں وہ تاثیر پیدا ہو جائے گی کہ جو اس کی ہر دعا کو اللہ کے یہاں قبول کروانے کا سبب بن جائے گی۔

کان کے درد کا علاج

جس شخص کے کان میں درد ہو اور وہ تکلیف سے پریشان ہو، عموماً بچوں کو کان میں درد کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے تو چاہئے کہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو کسی ایک پیر کے روز ۱۱ ہزار مرتبہ اول و آخر درود پاک کے ساتھ پڑھ کر روغن بادام پر دم کرے اور محفوظ کر لے۔ جب بھی کسی کو درد ہو تو اس کے کان میں ایک قطرہ ڈالنے سے درد فوراً کا فور ہو جائے گا۔

بوڑھے لوگوں کے بہرے پن کا علاج

اگر کسی شخص کو بزرگی یعنی عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے کم سنائی دیتا ہو تو اسے چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اسم پاک ”یا سمیع“ کو پڑھے اور اپنی سماعت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے۔ جب تک یہ عمل جاری رکھے گا سماعت کی کمزوری سے اور بہرے پن سے محفوظ رہے اور اگر اس عمل کو تاحیات کرتا رہے تو تاحیات اس کی سماعت بحال

محبوب نگر میں

ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن کی تمام مصنوعات

طلسماتی موم بتی، کامران اگر بتی، طلسماتی صابن، روحانی

کپسول وغیرہ دستیاب ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا اور مکتبہ روحانی دنیا کی

تمام مطبوعات کے لئے بھی تشریف لائیں۔

ہمارا پتہ

Mohd. Attaur Rahman

Shop No. 17-1-29

C/o Khazana Fancy Jewelers,

Panchowa Rasta, Ladais Domer Lane

Mehboob Nagar (telangana)

Mob : 7680849118

خالد مصطفیٰ صدیقی

تصوف و اسرار

تصوف و اسرار کے تحت ہم نے واقعات، حکایات کے علاوہ مختلف موضوعات پر مضامین شائع کئے جن سے ہمارے قارئین کو نہ صرف یہ کہ تصوف و اسرار کے مفہوم کی درست آگہی ہوئی بلکہ انہیں یہ شوق بھی پیدا ہوا کہ ہم اگر مختلف واقعات اس سلسلے میں تحریر کریں تو ساتھ میں یہ وضاحت ضرور کریں کہ یہ اسلامی نقطہ نظر سے اللہ تعالیٰ کے قرب و رضا کی کون سی منزلوں کی نشاندہی کرتے ہیں

مثال کے طور پر تصوف و اسرار میں نیت اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری، صدقہ، مراقبہ، اعتکاف، اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزاری، صبر و قناعت وغیرہ وغیرہ شامل ہیں اور پھر ان سے متعلق مختلف حکایات بیان کی جاتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کی زندگی میں رونما ہونے والے کرشموں سے معمور ہوتی ہیں اور ان سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر ہم بھی اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوشنودی کی خاطر ایسے اچھے عمل کریں تو دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی زندگی کا حاصل اور مقصود بھی ہے۔

راہ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

حکایت : کسی فقیر اور اس کے بیوی بچے کئی دن سے فاقہ کر رہے تھے جس پر فقیر کی بیوی نے اپنے شوہر سے کہا ”ان بچوں میں تو ہماری طرح برداشت کی طاقت نہیں ہے اس لئے کچھ کر و فقیر نے کہا ”بچوں کی حالت دیکھ کر میرا کلیجہ بھی منہ کو آتا ہے۔ مگر کیا کروں کوئی مزدوری ہی نہیں ملتی! کتنی بار بازار کے چکر لگا، چکا ہوں۔ بیوی نے اپنا ایک قدرے مہنگا جوڑا شوہر کو دیتے ہوئے کہا ”اسے بیچ کر بچوں کے لئے کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آؤ۔“ وہ شخص اس کپڑے کو لے کر بازار گیا اور اسے دو درہم میں بیچ کر غلہ خرید کے جانے لگا کہ راستے میں ایک شخص کو کہتے سنا ”اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں مجھے کچھ دے دو۔“ اس شخص نے ان الفاظ پر وہ دو درہم فوراً اس شخص کو دیدئے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت کرتا تھا اور

خود مسجد میں جا کر بیٹھ گیا کہ گھر جا کر بیوی بچوں کو کیا جواب دے گا۔ وہ مسجد میں رات تک عبادت کرتا رہا اور اللہ تعالیٰ سے رحم و مدد کی دعائیں کرتا رہا پھر گھر چلا گیا۔ جب بیوی نے اسے خالی ہاتھ دیکھ کر سوال کیا تو اس نے سب ماجرا کہہ سنایا۔ اس کی بیوی بھی نیک عورت تھی۔ اور وہ بولی ”تم نے جو معاملہ اس ضرورت مند شخص کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی محبت میں کیا ہے اس کا علم یقیناً اللہ تعالیٰ کو ہوگا اس لئے فکر مت کرو اور اب میرے کپڑوں کا یہ بکس لے جا کر بیچ دو اور جو بھی قیمت ملے اس سے غلہ خرید لاؤ۔ اس شخص نے بکس اٹھایا اور بازار چلا گیا مگر کوئی بھی اس کے کپڑوں کو خریدنے پر تیار نہیں تھا، وہ اداس اور فکر مند سا گھر واپس لوٹنے لگا تو دیکھا کہ راستے میں ایک شکاری بڑی سی مچھلی فروخت کر رہا ہے۔ اس نے شکاری سے درخواست کی کہ وہ کپڑوں کا بکس کے بدلے اسے وہ مچھلی بیچ دے تاکہ وہ اپنے بیوی بچوں کے کھانے کے لئے کچھ کر سکے! شکاری نے اس کی بات مان لی اور کپڑے لے کر مچھلی اسے دیدی اور وہ شخص فوراً گھر پہنچا اس کی بیوی بچے مچھلی دیکھ کر خوش ہو گئے۔ اس کی بیوی نے جلدی سے مچھلی کا پیٹ کاٹا تو اس میں سے ایک بے حد قیمتی موتی نکلا۔ وہ شخص اس موتی لے کر تاجروں کو دکھانے گیا تو اس کی قیمت چودہ ہزار درہم تک پہنچ گئی۔ اس شخص نے فوراً وہ موتی فروخت کیا اور گھر کی راہ لی۔ اب وہ لوگ امیر ہو گئے تھے اور بہت خوش تھے کہ پھر ایک سائل نے آ کر آواز دی ”اے اللہ کے بندوں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دے دو۔ اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کی محبت کی خاطر۔ وہ شخص فوراً ہا ہر گیا اور اس سائل سے کہنے لگا ”اگر چاہو تو میرا پاس جو چودہ ہزار دینار ہیں ان میں سے نصف لے لو! سائل نے اثبات میں سر ہلا اور مزدور لانے کا بہانہ کر کے وہاں سے چلا گیا۔ وہ شخص اس سائل کا انتظار کرتے کرتے سو گیا۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ وہی سائل موجود ہے اور اس شخص نے جب اس سائل سے واپس نہ آنے کا سبب دریافت کیا تو وہ کہنے لگا ”میں کوئی سائل نہیں بلکہ ایک

فرشتہ ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے مبرہ شکر کی آزمائش کے لئے بھیجا تھا کیونکہ تم نے جو درہم ایک ضرورت مند کو دیئے تھے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تمہیں چودہ ہزار درہم عطا کئے اور اب امیری میں وہ تمہاری آزمائش کر رہا تھا کہ تم اللہ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے مبرہ شکر پھر سے اختیار کر کے کسی کی ضرورت پوری کرتے ہو کہ نہیں! اور تم اس امتحان میں بھی کامیاب رہے اور اب دنیا و آخرت دونوں میں وہ تمہیں مالا مال رکھے گا۔ بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

حکایت (۲) لطف خداوندی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک گناہ گار شخص اپنی پریشان حالی کی بدولت اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبولت کی امید پر ہاتھ پھیلائے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دیں گے۔ پھر وہ اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرے گا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔ وہ شخص پھر تیسری بار گریہ وزاری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگے گا۔ تو رحمت خداوندی جوش میں آجائے گی اور اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمائیں گے۔ ”اے میرے فرشتو! مجھے تو اپنے بندے کی گریہ وزاری اور مانگتے رہنے پر شرم محسوس ہونے لگی ہے خاص طور پر جب کہ میرے علاوہ اس کا کوئی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے ہی نہیں اس لئے میں نے اس کی دعا قبول کر لی اور امید پوری کر دی۔ دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ اپنے اوپر توکل کرنے والوں کو کس طرح نوازتے ہیں۔

حکایت (۳) اطاعت الہی کا ثمرہ

ایک صابرو شا کر اور ہال بچوں والے شخص کی بیوی بہت بد زبان اور ناشکری تھی جس کی بدولت وہ صاحب ایمان پریشان رہتا تھا۔ ایک دفعہ جب دو روز تک کچھ کھانے کو میسر نہ ہوا تو اس عورت نے اپنے شوہر کو سخت سبت اور خوب برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اس کے شوہر نے اسے رات کے وقت شور مچانے سے منع کیا اور صبح سویرے منہ اندھیرے مزدوری کی تلاش میں گھر سے نکل گیا۔ مگر جب اس شخص کو کوئی کام نہیں ملا تو وہ جنگل کی طرف نکل گیا۔ اور تنہائی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگا اور رات کو جبکہ سے گھر میں جا پڑا تا کہ اس کی بیوی پھر خالی ہاتھ دیکھ کر اس سے جھگڑانہ کرنے لگے۔ رات کو بیوی کی آنکھ سوتے سے کھلی تو اس نے سوال کیا ”میاں! کیا مزدوری لائے ہو؟“ وہ شخص پریشان ہو کر

بولا ”میرے آقا نے کہا ہے کہ تین دن برابر کام کرو تیسرے دن مزدوری ملے گی“ اور اگلے روز بھی وہ شخص جنگل میں جا کر عبادت کرنے لگا۔ تیسرے دن جب وہ گھر سے نکلنے لگا تو اس کی بیوی نے غصے سے کہا ”آج تینوں دن کی اجرت اپنے مالک سے لے کر آنا ورنہ گھر مت لوٹنا۔ یہ سن کر اس نیک شخص کی نظر دنیا سے ہٹ کر اللہ کی طرف اٹھ گئی اور وہ سیدھا جنگل میں کر عبادت میں مشغول ہو گیا! پھر رات گئے گھر لوٹتے وقت اپنی بیوی کے خوف سے اس کی دی ہوئی تھیلی میں رہتا بھر کر لے گیا کہ رات کسی طرح بات ٹال دے گا اور وہ بھری تھیلی دیکھ کر شاید جھگڑانہ کرے۔ مگر گھر پہنچ کر وہ بیوی کے جھگڑے کا سوچ کر اتنا گھبرایا کہ دیوار سے تھیلی اندر پھینک کر واپس مڑنے لگا کہ گھر کے اندر سے کھانوں کی ایسی زبردست خوشبو اٹھی کہ وہ حیران رہ گیا۔ اس کی بیوی اسی وقت باہر نکلی اور خوشی سے بھرپور آواز میں بولی ”واقعی تمہارا مالک بہت ایماندار ہے! میں گھر میں کھانے پینے کے خیال سے فکر مند بیٹھی تھی تو اتنے میں ایک بزر پوش گھوڑے پر سوار آیا اور ایک پچاس درہم سے بھر اطلاق دے کر بولا ”یہ تمہارے شوہر تین دن کی محنت کی اجرت ہے۔ اب اسے پریشان مت کرنا اور اس سے کہہ دینا کہ اگر زیادہ محنت کرتا تو اور زیادہ پاتا۔“ آئندہ خیال رکھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ عورت کہتی گئی ”میں نے جلدی سے کچھ غلہ منگا کر بچوں کے لئے کھانے کو چڑھا دیا۔“ یہ سب قصہ سن کر وہ شخص روتا ہوا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیں کھو گیا۔ اس کی بیوی حیرت سے کھڑا سے دیکھنے لگی۔ جب اس شخص نے اپنی حالت پر قابو پا لیا تو اپنی بیوی سے بولا ”ناشکری عورت! میں نے تین دن کوئی مزدوری نہیں کی۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہا اور رات کو تمہارے لڑائی جھگڑے سے بچنے کی خاطر یہ بہانہ کر دیتا تھا کہ مالک اجرت تین دن بعد دے گا۔ مگر میرے اللہ نے میری عزت رکھ لی اور تیری رات دن کی آفت سے مجھے نجات دی۔ ورنہ دیکھ آج بھی میں اس تھیلی میں ریت بھر کر لایا تھا۔ لے اب اس ریت کو پھینک دے۔ اس کی بیوی نے جیسے ہی تھیلی کھولی تو دیکھا کہ وہ ایسے نایاب ہیرے جواہرات سے بھری تھی کہ تمام گھر روشن ہو گیا! وہ شخص اللہ تعالیٰ کے شکرانے کے لئے سجدے میں گر پڑا اور اپنی تمام عمر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار دی اور اس کی بیوی بچے بھی کسی کے محتاج نہ رہے۔

دیکھا! جو شخص اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اس کی اطاعت اور فرماں برداری

میں مشغول رہتا ہے اس کی مدد اللہ تعالیٰ غیب سے کرتے ہیں۔

خادموں پر شفقت

حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے صاحبزادے حضرت شیخ عبدالوہابؒ ایک دن کھانا کھا رہے تھے کہ خادم کے ہاتھ سے پانی کی صراحی آپ پر گر پڑی اور آپ کا لباس پانی سے تر ہو گیا۔ خادم آپ کی ناراضگی کے خوف سے کانپنے لگا۔ آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا: بھائی تم لرزتے کیوں ہو۔ غلطی کس انسان سے نہیں ہوتی۔ تم بھی ایک انسان ہو۔ شاید تمہارا مرتبہ مجھ سے بلند ہو۔ شاید انوار و برکات تمہارے پاس زیادہ ہوں۔ شاید حق تعالیٰ کا کرم تم پر زیادہ ہو۔ اس کے بعد آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ نے یہ آیت پڑھی:

وَالْكَافِرِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

(اور غصہ کو ضبط کرنے والے ہیں اور آدمیوں کو معاف کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو)

ہوئے نفس کی مخالفت

محمد ابو محمد مرتضیٰؒ سے کسی شخص نے آکر کہا کہ فلاں شخص ہوا میں اڑتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کوئی کمال نہیں کمال یہ ہے کہ ہوائے نفس کی مخالفت کرے کیونکہ نفس کی ہوا کی مخالفت کرنا ہوا میں اڑنے سے کہیں زیادہ افضل ہے۔

☆☆☆

صوفیہ کے سات اصول

کسی شخص نے حضرت سہل تستریؒ سے پوچھا کہ صوفیائے کرام کے وہ کون سے اصول ہیں جن کی پابندی کرنا ان کے نزدیک فرض ہے۔ فرمایا کہ صوفیہ کے سات اصول ہیں جن کو وہ فرض کا درجہ دیتے ہیں۔ پہلا کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا۔ دوسرا سنت رسول اللہ ﷺ کا اتباع، تیسرا کسب حلال، چوتھا لوگوں کو تکلیف سے بچانا، پانچواں گناہوں سے بچنا، چھٹا توبہ و استغفار، ساتواں حقوق کا ادا کرنا۔

☆☆☆

حکایت ۴

یہ آج کے دور کی حکایت ہے جو میرے دادا صاحب (مرحوم) کے ساتھ پیش آنے والے واقعے پر مبنی ہے۔

میرے دادا (مرحوم) انڈیا کے یوپی کے ایک معروف شہر کے معروف جاگیردار تھے اور بہت خدا ترس۔ ان کو امیر غریب سب ہی محبت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دادا صاحب کو خواجہ.....

خاندانی مرید بھی تھے۔ یہ ۱۹۶۴ء کی بات ہے کہ دادا صاحب اجیر شریف خواجہ اجیر شریفؒ کے عرس میں شرکت کے لئے گئے اور اتفاق کی بات کہ ان کو وہاں زیادہ عرصہ ٹھہرنا پڑ گیا اور نظر نیاز میں ان کو خیال نہیں رہا اور ان کے پاس کے تمام پیسے ختم ہو گئے۔ وہ عرس میں ہمیشہ اکیلے ہی شرکت کرتے تھے۔ وہ بتاتے تھے کہ ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا

کہ وہ کیا کریں اور واپسی کا کیا انتظام ہو کہ اچانک ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی (وہ وہاں ایک ہوٹل میں ٹھہرے تھے مگر اسے ایڈوانس میمنٹ کر چکے تھے) انہوں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس ایک باریش بزرگ کھڑے تھے۔ دادا صاحب کو دیکھ ان بزرگ نے سلام کیا اور ان کا نام لیتے ہوئے کہا ”یہ روپیوں کی تھیلی آپ تک پہنچانے کا کام مجھے خواجہ اجیر شریف کے دربار سے ہوا ہے۔“ دادا صاحب نے لاکھ کہا کہ ”یہ ممکن نہیں! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہوگی!“ مگر وہ بزرگ اپنی بات پر قائم رہتے ہوئے دادا صاحب کے

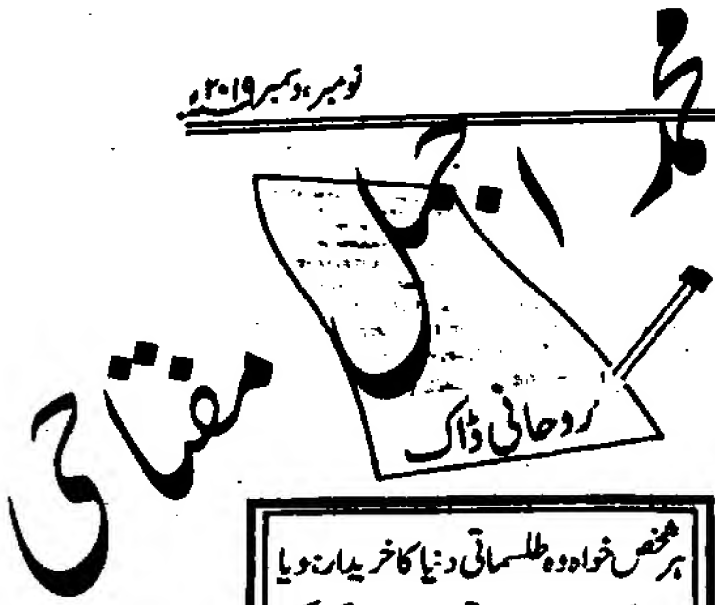
والد بزرگوار کے نام بتانے ہوئے مختصر اُبو لے ”اللہ کے حکم پر جب دربار سے ہمیں کوئی اشارہ کیا جاتا ہے تو اسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے! ویسے بھی آپ کے پاس پیسے ختم ہو چکے ہیں اور یہ معاملہ اللہ کا! خواجہ اجیریؒ اور آپ کا ہے اس لئے مزید کچھ سنے بغیر یہ رقم کی تھیلی آپ کی دہلیز پر رکھ کر جا رہا ہوں۔“ اس کے بعد وہ بزرگ تو چلے گئے البتہ دادا صاحب ہمیشہ کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کی راہِ تصوف کے مسافر بن گئے۔

اس واقعہ سے ہمیں تو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے قدم بڑھانے والوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑتا اور ان کی وسعتِ غیب سے مدد کرتا ہے۔ اس لئے انسانوں پر جو مشکلات آتی ہیں وہ ان کے اپنے عمل کی بدولت۔ یہ لمحہ فکریہ ہے! بحث کا نہیں سوچنے کا مقام۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَلِكُ الْحَقِّ الْمُبِينُ.
دیگر: صبح صادق کے بعد سوچ نکلنے سے پہلے سُبْحَانَ اللَّهِ
وَبِعَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔ سو مرتبہ پڑھیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار نہ ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

روحانیت چاہتے ہیں

سوال از: انظر انصاری۔

میں انظر مہاننگ پور تعلقہ مدھول ضلع باغ کوٹ کرناٹک سے یہ خط لکھ رہا ہوں، میں نے آپ کی کتابیں اور خصوصی نمبرات پڑھے ہیں ماشاء اللہ میں جب ان کے تعویذات اور نقوش کو استعمال میں لایا، ماشاء اللہ بہت ہی مفید پایا۔ آپ کی خدمات سے مخلوق کو بہت فائدہ پہنچ رہا ہے، آپ کی خدمت میں عرض گزارش یہ ہے کہ بندہ باقاعدہ طور پر عامل بننا چاہتا ہے، اس لئے بندہ آپ کی خدمت میں یہ خط ارسال کر رہا ہے۔ اس سے قبل بھی بندہ نے دو تین خطوط آپ کی خدمت میں روانہ کئے تھے لیکن ان خطوط کا جواب نہ ملا اس لئے بندہ آپ کی خدمت چوتھی مرتبہ روانہ کر رہا ہے۔ امید ہے کہ اس بار خط کا جواب دیا جائے گا۔ اور میں آپ سے چند معاملات کے بارے میں رائے مفیدہ طلب کرتا ہوں وہ یہ کہ میں ایسا عمل چاہتا ہوں جس کے ذریعہ روحانی طاقت بڑھے اور باطنی نگاہ کھل جائے اور میرا بدن بہت ہی دبلا پتلا ہے اس لئے ایسا عمل بتائیے جس سے میرا جسم فربہ ہو جائے اور میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا خریدنا چاہتا ہوں لیکن کیسے خریدوں یعنی اس کو خریدنے کی کیا صورت ہے۔ کس سے بات کروں مجھے نہیں پتہ، اس لئے اس کی ترکیب بھی لکھ دیجئے۔

اس لفاظہ کے اندر (ایک جوابی لفاظہ بھی روانہ کر رہا ہوں) اس میں جواب ارسال فرمائیے۔

میرا نام انظر ہے، میں حافظ ہوں اور میری عمر اٹھارہ سال ہے، میری والدہ کا نام فہمیدہ ہے اور اب میں عالمیت کی عربی اول کلاس پڑھ رہا ہوں۔

(نوٹ) امید ہے کہ آپ میرے چوتھے خط کا جواب ضرور دیں گے اور مجھے مفید مشورہ اور رائے سے سرفراز کریں گے اور آپ اپنا فون نمبر بھی ارسال فرمائیں تاکہ ہر معاملہ میں آپ سے مشورہ کر سکوں۔

جواب

آپ کو مختصر جواب بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے جو انشاء اللہ آپ کو مل گیا ہوگا۔ اب تفصیلی جواب ملاحظہ کر لیں، امید ہے کہ اس مفصل جواب کو پڑھ کر آپ کے گلے شکوے ختم ہو جائیں گے اور آپ کی ناراضگی دور ہو جائے گی۔ بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے کئی بار خطوں کے جوابات نہیں جا پاتے اس پر ہم شرمندہ بھی ہوتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ ہمارے اظہار شرمندگی سے کسی کا پیٹ نہیں بھرتا اور محض احساس ندامت سے کسی کی تشفی نہیں ہوتی۔ ہم آپ جیسے لوگوں کے شوق انتظار کی شدت کو سمجھتے ہیں اور جواب نہ ملنے پر جو کوفت اور گھٹن ہوتی ہوگی اس کا بھی ہمیں اندازہ ہے لیکن کیا کریں کام کا پھیلاؤ اس قدر ہے کہ جسے کہتے ہیں کہ سر کھانے کی فرصت نہیں وہ ہم گنہ گاروں پر پوری طرح صادق آتی ہے۔ دعا کیجئے کہ رب العالمین وقت میں برکت عطا فرمائے اور ہم آپ جیسے سبھی مخلصین سے خط و کتابت کر سکیں۔

آپ نے روحانیت بڑھانے کے لئے کوئی فارمولہ طلب کیا

ہے۔ اس بارے میں ہم ایک سے زائد بار لکھ چکے ہیں اور ہم نے کئی بار یہ ثابت کیا ہے کہ روحانیت نہ عبادتوں سے بڑھتی ہے نہ ریاضتوں سے بلکہ روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے گناہوں اور معصیتوں سے دور رہنے سے، جو لوگ اللہ کی ناراضگی سے ڈر کر گناہ چھوڑ دیتے ہیں ان کی روحانیت قوی سے قوی تر ہو جاتی ہے، عبادتیں اور ریاضتیں اپنی جگہ ہیں اور یہ بھی ضروری ہیں لیکن عبادتوں اور ریاضتوں کے ساتھ ساتھ اگر انسان صغائر اور کبائر سے بھی مجتنب رہے تو اس میں زبردست روحانیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ صورت حال ہو جاتی ہے کہ من کان للہ کان اللہ لہ، جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ اس کا ہو جاتا ہے اور اللہ کا وہی ہوتا ہے جو اس کے عذاب سے اس کی ناراضگی سے بچ سچ ڈرتا ہو۔

روحانیت کی اصل بنیاد خوف خداوندی ہے اور جہاں خوف خداوندی ہو گا وہاں نافرمانیاں نہیں ہوں گی، گناہ اور معصیتیں وہیں پرورش پاتی ہیں جہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ نمازیں بھی، روزے بھی، تسبیح و تہلیل بھی، حج بھی عمرے بھی، چلتے بھی، نہیں ہوتا تو خوف خدا نہیں ہوتا اور جب خوف خدا نہیں ہوتا تو گناہ اور خطائیں سر ابھارتی ہیں اور یہ گناہ اور یہ خطائیں روحانیت کا اور نور باطن کا قتل کر دیتی ہیں۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے تائب ہو جائیں انشاء اللہ آپ میں روحانیت پیدا ہو جائے گی۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ جسمانی طور پر بھی لاغر اور کمزور ہیں، یہ تو بہت فکر کی بات ہے، کسی بھی صاحب ایمان کو کمزور نہیں ہونا چاہئے اللہ اپنے قوی بندوں کو پسند کرتا ہے جو لوگ دبے پتلے ہوتے ہیں یا نحس قسم کے ہوتے ہیں وہ قابل رحم سے ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنی صحت اور تندرستی پر دھیان دینا چاہئے تاکہ کفار و مشرکین پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہے، اپنی صحت کی بحالی کے لئے آپ کو کسی حکیم سے ملنا چاہئے اور غذاؤں پر بھی توجہ دینی چاہئے، جو غذائیں جسم کو نقصان پہنچاتی ہیں ان سے پرہیز رکھنا چاہئے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ صحت بنانے سے بنتی ہے اور قائم رکھنے سے قائم رہتی ہے، صحت کے سلسلہ میں صرف دعاؤں پر قناعت نہ کریں بلکہ صحت بنانے کے اور اسے قائم رکھنے کے جو اصول ہیں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ”یا قوی“ ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، اس وظیفے کی پابندی سے آپ کی تندرستی پراچھا اثر پڑے گا۔ اپنی

سوچ و فکر کو ہمیشہ مثبت رکھئے، جن لوگوں کی سوچ سب کے بارے میں مثبت ہوتی ہے ان کی تندرستی بھی اچھی ہوتی ہے اور ان کی زندگی میں خوشگواہی رہتی ہے۔ منفی سوچ کے لوگ عام طور پر چڑچڑے ہوتے ہیں، دوسروں پر طنز کرنا ان کا مذاق اڑانا اور ان کی تضحیک و تحقیر کرنا ان کا ایک مشغلہ ہوتا ہے اور اس مشغلے کی وجہ سے ان کی اپنی جسمانی اور روحانی صحت تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔ منفی سوچ کے لوگ زیادہ عمر نہیں پاتے ان کی اپنی جمجھلاہٹ، ان کی اپنی حاسدانہ فطرت خود ان کو مریض بنائے رکھتی ہے اور وہ اپنی لگائی ہوئی آگ میں خود ہی جھلکتے رہتے ہیں۔ انسان کو اپنی سوچ و فکر مثبت رکھنی چاہئے، اسی میں اس کی بھلائی ہے اور اسی میں اس کی عافیت ہے، چونکہ آپ نے اپنی لاغری کو دور کرنے کا فارمولہ طلب کیا ہے تو اس سے بہتر کوئی دوسرا فارمولہ نہیں ہے کہ آپ اپنے خیالات کو ہمیشہ پاک صاف رکھیں، دوسروں کے بارے میں برا سوچنے سے پرہیز رکھیں، غم ہو یا خوشی، غربت ہو یا فراخی، ہر حال میں اللہ کی رضا میں راضی رہیں، جو لوگ اللہ کی بنائی ہوئی تقدیر پر قانع رہتے ہیں ان کی جسمانی اور روحانی صحت قابل رشک ہوتی ہے۔

گردش لیل و نہار کا سبب

سوال از: سلیم حسین — نویڈا

عرض یہ ہے کہ مراسلہ بہت پریشانی میں لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی مکمل پڑھ کر جواب دینے کی زحمت گوارہ کریں۔

حضرت میری تاریخ پیدائش ۸ فروری ۱۹۵۵ء بروز منگل ہوئی، نام سلیم حسین، غور فرمائیں سب کچھ خمس ہی خمس، ۸ عدد خمس، منگل خمس، زحل خمس، نام کے مرکب اعداد ۱۶ وہ بھی خمس۔ شروع سے اب تک زندگی میں ہمہ وقت روکاٹیں ہی روکاٹیں رہی ہیں۔ تمام عمر روزی کی تنگی سے پریشان رہا ہوں۔ ۲۰۱۵ء سے بالکل بے روزگار ہو گیا ہوں۔ ۲۳ سال اسکول میں سروس کی، وہ مجھے دھوکہ دیتے رہے کہ بہت جلد سرکار سے تمہیں تنخواہ دلائیں گے، کئی کئی سال تنخواہ نہیں بڑھائی، میرے ساتھ میں ایک شیعہ کلرک تھا جو پہلے سے سرکاری تنخواہ پارہا تھا وہ میری کھلم کھلا کاٹ کرتا کہ یہ سرکاری کلرک نہیں بن سکتے، آخر کار ۳۱ مارچ ۲۰۱۵ء کو مجھے سروس سے الگ کر دیا۔ یہ قصائی برادری کا اسکول تھا، میں نے پوری

حمل یا عقرب ہو۔

آپ نے علم نجوم کی ناقص جانکاری کی وجہ سے خود پر جو مایوسی طاری کرتی ہے وہ اصولاً غلط ہے، مایوسی کو کفر قرار دیا گیا ہے، مایوس تو وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ کی قدرت کاملہ پر پورا بھروسہ نہ ہو۔ لاریب تقدیر اللہ کی بھائی ہوئی اور اچھی بری تقدیروں پر بندے کے لئے ایمان لانا بھی ضروری ہے لیکن تقدیر بھی دعاؤں سے بدل جاتی ہیں اور تقدیر تو اللہ کے نیک بندوں کی نظر ڈالنے سے بھی بدل جاتی ہیں۔ کیا آپ نے یہ بات نہیں سنی، نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔

جب اللہ کے کسی نیک بندے کی نظر ڈالنے سے تقدیر بدل سکتی ہے تو کیا تقدیروں کا پیدا کرنے والا کسی کی تقدیر نہیں بدل سکتا؟ ہمارے خیال سے کسی بھی بندے کو خواہ اس کے حالات کتنے بھی مایوس کن کیوں نہ ہوں اللہ سے اور اس کی قدرت کاملہ سے ناامید اور مایوس نہیں ہونا چاہئے۔

جہاں تک آپ کے نام کے مرکب عدد ۱۶ کا معاملہ ہے تو بے شک وہ ایک ایسا عدد ہے جو بار بار حامل عدد کو بڑے انقلابات اور حادثات سے وابستہ کرتا ہے تو اس میں غلطی آپ کی اپنی ہے، آپ کو یہ علم ہو گیا تھا کہ آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۶ ہے تو اس سے پیچھا چھڑانے کے لئے آپ اپنا نام بدل سکتے تھے، انسان اپنی تاریخ پیدائش نہیں بدل سکتا لیکن وہ اپنا نام تو بدل سکتا ہے، آپ کو جب یہ علم ہو گیا تھا کہ آپ کے نام کے مرکب عدد میں کوئی سقم ہے تو آپ کو اپنا نام بدل دینا چاہئے تھا اور آپ اپنا ایسا کوئی نام رکھ سکتے تھے جس کا مفرد عدد ۳ اور مرکب عدد ۲۱ ہو اور آپ کی زندگی میں اچھے انقلابات کا آنا عین ممکن تھا۔ اگر چہ اب بہت دیر ہو چکی ہے لیکن آپ ابھی بھی اللہ کی رحمتوں کے حق دار بن سکتے ہیں۔ آپ اپنے نام میں کوئی تبدیلی کریں اور اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے نماز منجگانہ کی پابندی کے ساتھ ”یا سمیع یا مجیب“ کا ورد صبح شام کریں۔ ہر فرض نماز کے بعد ۱۴ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھنے کا معمول رکھیں اور اللہ سے دعا کرتے وقت اپنی آنکھوں کو نم کرنے کی کوشش کر لیں، انشاء اللہ کسی بھی دن اللہ کو رحم آجائے گا اور جس دن بھی اس کی رحمت کی ہوا چل پڑی، منٹوں سیکنڈوں میں آپ کے حالات بدل جائیں گے۔

ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ اللہ کے گھر دیر تو ہے اندھیرا بالکل نہیں ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو آفتوں اور مصیبتوں سے نجات دے آپ کو

سروس میں کبھی رشوت، کمیشن کچھ نہیں لیا، بیچ وقت نمازی بہت عرصہ سے ہوں، تہجد بھی پڑھتا ہوں۔ آپ کے رسالے میں شائع کردہ روزی اور دست غیب کے بہت سے عمل کر لئے مگر سب بیکار، اپنے گھر کے مرحومین کے لئے اور اپنے لئے کلمہ طیبہ سوالا کھ، سوالا کھ کل دس لاکھ مرتبہ ہا وضو پڑھا ہے۔ اب مجھے اللہ سے بیزاری ہو گئی ہے، دل میں آگ جلتی ہے اور گستاخیاں منہ سے نکلنے لگتی ہیں۔ اللہ نے مجھے عزت و دولت، روزی، صحت و عقل سے محروم رکھا ہے، میرے ہی ہم نام اس دنیا میں بہت خوش حال ہیں، محروم تو صرف میں اکیلا ہوں، میں اپنے چھوٹے بھائی کا قرضدار ہوں لیکن میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، قرضہ اتارنے کے لئے ترک اسلام کے علاوہ کوئی راستہ نہیں، میں نہیں چاہتا کہ یہ قدم اٹھاؤں مگر دشمن مجھے کفر میں دھکیلنا چاہتا ہے، مقروض تو میں کئی لوگوں کا ہوں لیکن مجھے اپنے چھوٹے بھائی کی زیادہ فکر ہے۔ دوا سازی (یونانی) کا جانتا ہوں لیکن نہیں چلتا، سال دو سال میں صرف چار پانچ ہزار کی آمدنی ہو جاتی ہے جو نا کے برابر ہے۔

آپ اپنے کسی عمل کے ذریعہ پریشانی کا حل بتائیے، رہنے والا مراد آباد کا ہوں مگر مجبوری میں چھوٹی بیٹی کے فکروں پر پل رہا ہوں۔

جواب

انسان کی تاریخ پیدائش، وقت پیدائش اور یوم پیدائش اپنے بس میں نہیں ہوتی، یہ سب چیزیں حق تعالیٰ کے دائرۂ اختیار کی چیزیں ہیں، ان پر اظہار اطمینان نہ کرنا ایک بندہ کے لئے غلط ہے اور بندگی کے معافی ہے۔ آپ ۸ فروری کو پیدا ہوئے، آپ کی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے آپ کا برج دلو ہے اور اس سے متعلقہ ستارہ زحل ہے۔ زحل کو ماہرین نجوم نے کمزور ستارہ مانا ہے لیکن زحل جن حضرات کے برج سے وابستہ ہوتا ہے، وہ زحل کے منفی اثرات سے کبھی متاثر نہیں ہوتے، البتہ جب زحل رجعت میں ہوتا ہے، تب قدم قدم پر انہیں نقصان پہنچتا ہے لیکن ایسا صرف حاملین زحل کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ تقدیر کا ستارہ کوئی بھی ہے، خواہ وہ قمر، قمر، مشتری یا عطارد ہو جب وہ رجعت میں ہوگا تو حامل سیارہ کو ناکامیوں کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ سوئے اتفاق سے آپ کا یوم پیدائش منگل ہے اور منگل کو لوگ عام طور پر منحوس مانتے ہیں جب کہ منگل کا دن منحوس نہیں ہے۔ منگل ان لوگوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے جن کا برج

قرضوں سے نجات دے اور آپ کو وہ خوشیاں عطا کرے جن کے آپ متقاضی ہیں۔

خدا کا خلیفہ کون؟

سوال از: حافظ محمد شفیع نیلور

اللہ جل شانہ سے امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں، میں بھی آپ کا شاگرد حافظ محمد شفیع احمد نیلوری خیریت سے ہوں۔

ٹی نمبر T.N068/03 صفحہ نمبر ۳۲ طلسماتی دنیا ۲۰۰۹ء میں ہے حضرت والا سے ایک سوال؟ اللہ جل جلالہ وجل شانہ کا ایک خلیفہ ہوں، اس زمین پر پہلے خلیفہ فی الارض حضرت آدم علیہ السلام تھے، آخری نبی خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم ہیں۔ وہاں سے تابعین و تبع تابعین ائمہ اربع تاریخ معلوم ہے۔ اس کے بعد آپ اپنے عمل معلوم کریں، خلیفہ فی الارض کہاں ہے، معلوم کرے آپ سے درخواست ہے کہ پہلی مرتبہ روحانی ڈاک میں حصہ لے رہا ہوں۔ فون پر بھی بات ہوتی ہے آپ حضرت والا سے۔ 9358002992 بروز جمعرات صبح میں ۱۰ بجے کے آس پاس میں۔

(نوٹ) خلیفہ فی الارض اس وقت کہاں ہیں۔

جواب

خلیفۃ اللہ فی الارض سے مراد انسان ہے اور ہر انسان آدم کی اولاد ہے۔ رحمۃ اللعالمین سرکار دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت آدم علیہ السلام ہی کی اولاد ہیں۔ اللہ نے ہر انسان کو اپنے مزاج پر پیدا کیا ہے، فِطْرَتِ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْہَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ۔ میں اس بات کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہے اور چونکہ ہر انسان کی فطرت میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ اللہ کی خصوصیات کو اپنے اندر ضم کر سکتا ہے۔ اسی لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ تَخْلُقُوا بِاخْلَاقِ اللّٰهِ۔ اللہ کی عادتیں اپناؤ۔ اگر انسان میں حق تعالیٰ کی خصوصیات اپنے اندر ضم کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی تو پھر یہ کیوں فرمایا جاتا۔

لاریب اللہ نے انسان کو اس دنیا میں اپنا نائب اور اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے لیکن بد نصیب ہیں وہ لوگ جو اتنا بڑا رتبہ پا کر بھی بے راہ روی کا شکار ہوں اور اپنی عظمت کو پہچاننے سے قاصر ہوں۔

بے شک ہر انسان، خواہ ہندو ہو یا مسلمان وہ اس دنیا میں اللہ کا نائب ہے لیکن ہر نائب جزا کا حق دار نہیں ہوتا۔ جزا کے حق دار صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نیابت کا حق ادا کیا اور جنہوں نے اللہ کی عادتیں اور اللہ کے اخلاق کو اپنا کر اور خود کو اللہ کے رنگ میں رنگنے کی کوشش کی۔ اس رنگ میں جس کے ہارے میں فرما دیا گیا ہے، صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً۔ اللہ کے رنگ میں رنگ جاؤ اور اللہ کے رنگ سے اچھا کونسا رنگ ہے۔ کاش ہم سب اس مرتبہ کو پہچان لیں جو ہمیں عطا کیا گیا ہے اور وہ ذمہ داری ادا کرنے کے اہل بن جائیں جو ایک خلیفہ اور نائب پر لاگو ہوتی ہیں تو پھر اس دنیا کا رنگ ہی بدل جائے اور اس دنیا میں ہر طرف اسلام کا اور سچائیوں کا بول بالا ہو جائے۔ اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اللہ کے خلیفہ ہر جگہ موجود ہیں، ہر گھر میں موجود ہیں، لیکن خلافت دینا کے احساس سے بے پرواہ اور اپنی ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کاش ہم خود سمجھیں، خود پہچانیں اور جس دن ہم خود کو سمجھ لیں گے اس دن ہم خدا کو سمجھ لیں گے کیوں کہ ایک عظیم ہستی کا فرمان ہے۔ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ۔

دین اور دنیا کی حقیقت

سوال از: علی زید کرنول

خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ میں کرنول کارہنے والوں ہوں میں اس وقت پریشانی میں ہوں۔ میرا روزگار بالکل نہیں ہے، میں ایک پرچون کی دوکان کرتا ہوں، میری دوکان بہت اچھی چلتی تھی، میرے گھر میں ۹ لوگ ہیں، میری ماں، میری دو بہنیں ایک چھوٹا بھائی اور میرے تین بچے ہیں۔ میری دوکان ٹھیک ٹھاک چل رہی تھی اور اچھی طرح گزر بسر ہو رہی تھی۔ میرے کچھ دوستوں نے جو جماعت میں لگے ہوئے تھے مجھ سے کہا کہ تم بھی جماعت میں چلو، جب تم دعوت کے کام سے جڑو گے تو تمہاری دوکان خوب چلے گی اور روزگار خوب چلے گا۔ میں ان کی باتوں میں آکر چار مہینے کے چلے میں چلا گیا، جب میں چلے میں تھا تو میری ماں بہت بیمار ہو گئی تھی۔ میں نے آنا چاہا تو مجھے امیر جماعت نے آنے نہیں دیا چار مہینے پورے کر کے آیا تو میرے گراہک سب ٹوٹ چکے تھے، اب حال یہ ہے کہ دوکان بالکل ٹھیک ہو گئی ہے، میرے برابر میں ایک دوکان اور

اپنے بیوی بچوں کی کفالت کو نظر انداز کر کے جو اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے دعوت کے کام میں جڑ جانا غیر مناسب ہے۔

قرآن حکیم میں دعوت اسلام کی اہمیت کو نہ صرف تسلیم کیا گیا بلکہ دعوت اسلام کے لئے سفر کرنے اور غیر مسلمین سے ملاقاتیں کرنے کی تلقین کی گئی ہے لیکن قرآن حکیم میں واضح طور پر یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ تم میں کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو اس دعوت کی ذمہ داری کو ادا کریں۔ اگر پوری امت اس کام سے جڑ جائے گی اور دوکانوں میں، مدرسوں میں اور دیگر اداروں میں تالے ڈال کر لوگ چٹوں کے لئے نکل کھڑے ہوں گے تو امت کو اور دین اسلام کو شدید نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ حج جو ایک بنیادی فریضہ ہے اس کی ادائیگی کے لئے بھی مسلمانوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس وقت سفر حج کے لئے نکلیں جب وہ اپنے گھر والوں کی روٹی روزی کا بندوبست کر دیں اور ادھار قرض لے کر بھی حج کرنے کو منع کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مولانا الیاسؒ نے تبلیغی جماعت کے کام کو نہایت اخلاص کے ساتھ شروع کیا تھا اور اس لائن سے جڑنے والوں کو بہت سی باتوں کی ہدایات بھی جاری کی گئی تھیں ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ جس بستی میں جاؤ وہاں کے علماء سے رائے مشورے کے بعد دعوت کا کام کرو لیکن آہستہ آہستہ علماء کی ناقدری شروع ہو گئی اور ان پڑھ لوگوں نے خود ہی کو علماء سے ماوریٰ سمجھ لیا اور اپنے ہی مشوروں کو حاصل دین سمجھ کر اقدامات شروع ہو گئے، اس کے نتیجے میں جو جو خرابیاں پھیلیں اور جو جو نقصان خود دعوت کو، دین اسلام کو، امت کو اور علماء حق کو جھیلنے پڑے وہ سب کے سامنے ہیں، ان کی تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اخلاص تقریباً ختم ہو گیا ہے اور اسی لئے جماعت دو حصوں میں بٹ کر رہ گئی ہے۔ آپ جیسے سادہ لوح لوگ اپنی دوکانیں بند کر کے گھروں سے نکل کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ آپ کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ آپ کی دنیا کا اللہ مالک ہے، اللہ کے دین کے لئے نکلو گے تو اللہ آپ کے مسائل کو خود دیکھے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے جو اللہ ہماری دنیا کی حفاظت کر سکتا ہے وہ اپنے دین کی حفاظت خود کیوں نہیں کر سکتا، کیا اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت اور اس کی حفاظت کے لئے وہ ہمارا محتاج ہے؟ قرآن حکیم میں یہ بات فرمادی گئی ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے

کھل گئی ہے اس کی دوکان خوب چل رہی ہے۔ میں پریشان ہوں، گھر کا خرچ چلانا مشکل ہو گیا ہے۔ جماعت کے ساتھی کہتے ہیں تم دل سے جماعت میں نہیں گئے تھے اس لئے تمہارا نقصان ہوا، ان سے ملتا ہوں تو وہ بھی مجھے برا بھلا کہتے ہیں اور سمجھاتے ہیں کہ تم سے کوئی نہ کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے تم مصیبتیں جھیل رہے ہو، ادھر میرے شہر کے لوگ بھی اچھے نہیں ہیں۔ پولیس والے بھی پریشان کرتے ہیں، دوکان کا مالک بھی مجھ سے دوکان خالی کرانے پر زور دے رہا ہے اور پولیس والے سے دھمکی دلاتا ہے۔ ہم مسلمان کی فریاد خدا کیوں نہیں سنتا ہے۔

حضرت بہت مایوس ہوں آپ سے گزارش ہے کہ کوئی حل بتائیں۔ دوکان کی ترقی کا کوئی تعویذ دیں، کوئی وظیفہ بھی بتادیں بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

تمہارے روزگار میں جو پریشانیاں آئیں اور تمہاری دوکان میں جو الجھنیں پیدا ہوئیں وہ تمہاری غلطیوں کا نتیجہ ہے، ہر دوکان کے آدھے گراہک طے شدہ ہوتے ہیں، جب چار مہینے تک دوکان نہیں کھلے گی تو انہیں اپنی ضرورتیں پوری کرنے کے لئے کہیں نہ کہیں تو جانا ہی ہے۔ اس طرح تمہارے مستقل جو گراہک تھے وہ سب ٹوٹ گئے اور سوئے اتفاق سے تمہاری دوکان کے قریب میں کوئی دوکان بھی کھل گئی تو اس نے تمہارے گراہکوں کو گھیر لیا۔ اس طرح تمہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ آج کل یہ رسم چل پڑی ہے کہ جو لوگ اپنے روزگار میں لگے ہوئے ہیں انہیں بہکا پھسلا کر چٹوں میں لے جاتے ہیں اور انہیں کچھ ایسے سنہرے خواب دکھاتے ہیں یا انہیں کچھ اس انداز سے ڈراتے ہیں کہ وہ بے چارے اپنے روزگار کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چلتے بنتے ہیں۔ دعوت کا کام علماء کی ذمہ داری ہے جو لوگ دین اسلام کی اجد سے بھی واقف نہیں ہیں ان کا داعی بن کر گھروں سے نکلنا اور اپنی دوکانوں کو تالے ڈال دینا ایک فریب نفس ہے اور اس فریب نفس کی وجہ سے بے شمار لوگوں کو پریشانیاں اٹھانی پڑ رہی ہیں اور بہت سے لوگوں کے روزگار ٹھپ ہو گئے ہیں جہاں تک دین سیکھنے اور سمجھنے کا معاملہ ہے اس کے لئے تعلیم کی ان مجلسوں میں بیٹھنا چاہئے جو آج کل بھی مسجدوں میں ہوتی ہے۔ یا پھر علماء کی مجلسوں میں اٹھنے بیٹھنے کا اہتمام کرنا چاہئے، ہر کس ونا کس کا گھر سے نکل جانا اور

ضرور ہونے چاہئیں جو دعوت اسلام کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں اور اللہ کے دین کو چہار دانگ عالم میں پھیلائیں، ظاہر ہے ان سے وہ نئی لوگ مراد ہیں جن کا ٹکٹا ان کے اپنے اہل خانہ کے لئے مسائل کھڑے نہ کرے۔ جو اپنی دنیا کے مسائل سے بے فکر ہوں اور جن کے پاس دولت علم اور دولت حکمت بھی ہوتا کہ وہ حسن خوبی کے ساتھ غیروں کو اسلام کی طرف بلانے میں کامیاب رہیں۔ جب سے دعوت کا کام نااہلوں کے ہاتھ میں آیا ہے دعوت کو بھی عظیم صدمات برداشت کرنے پڑے ہیں اور اب تو یہ کام محض ایک رسم بن کر رہ گیا ہے، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ مرکز تبلیغ کے ذمہ داروں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنے احوال پر نظر ثانی کریں۔ علماء سے رابطے پیدا کریں اور ان کے مشوروں پر اس کام کو لے کر چلیں ورنہ اس کام کو مزید نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے اور دعوت کا کام افراتفری کا شکار ہو کر رہ جائے گا۔

آپ سے بطور خاص یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے روزگار کو دیکھیں، ۹ افراد کی کفالت کرنا آپ کی ذمہ داری ہے، یہ ذمہ داری بھی دین ہی کا ایک حصہ ہے۔ اپنے بیوی بچوں اور اہل خانہ کے لئے رزق حلال کی جدوجہد کرنا بھی دین کا ایک حصہ ہے، جو لوگ اس ذمہ داری سے منہ موڑتے ہیں اور اس ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں وہ ہرگز ہرگز اللہ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ایک دوکان دار کا پانچوں وقت کی نماز پڑھ لینا ہی کمال ہوتا ہے۔ آپ نماز کے لئے دوکان کو چھوڑ کر جو وقت لگاتے ہیں یہ وقت لگانا ہی بہت بڑی نیکی ہے۔ جب تک آپ کے بچے یا پسماندگان اس بات کے اہل نہیں ہو جاتے کہ وہ آپ کی دوکان کو سنبھال سکیں تب تک دوکان میں تالا لگا کر اسے کئی کئی مہینے کے لئے بند کر دینا مناسب نہیں ہے۔ اب جو کچھ ہوا وہ تو ہو گیا اب اپنی دوکان پر پابندی سے بیٹھیں، وقت پر دوکان کھولیں، دوکان کھولتے وقت ایک بار آیت الکرسی ضرور پڑھیں۔ دوکان بازو کھولیں اور دوکانداری شروع کرنے سے پہلے ”یا رزاق یا واسع“ سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، دوکان بند کرتے وقت بھی ایک بار آیت الکرسی پڑھ لیا کریں۔ گراہوں کے ساتھ حسن اخلاق اور حسن گفتگو کا معاملہ رکھیں تاکہ وہ آپ سے متاثر ہوں اور جب آپ سے متاثر ہوں گے تو لامحالہ وہ آپ کے مذہب سے بھی متاثر ہوں گے۔ اصل دعوت یہی ہے کہ ہم

مسلمان غیروں کے دلوں میں اسلام کی محبت اور کشش پیدا کرنے کے ذمہ دار بنیں۔ ہمارے اخلاق اور معاملات سے متاثر ہو کر نئی نئی ہمارے دین کی اہمیت کو سمجھیں گے اور انہیں دین اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ اگر ہمارے حلقے تو شاندار ہوں وضع قطع بھی معتبر ہو لیکن اخلاق اور معاملات ہمارے قابل اعتبار نہیں ہوتے تو ہم ہرگز ہرگز لوگوں کے دلوں میں اپنے مذہب کی عظمتیں اتارنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اصل حلیہ نہیں ہے، اصل صحن کروار ہے جس سے دن بہ دن محروم ہوتے جا رہے ہیں۔

ایک بات اور یاد رکھئے کہ ہم آپ کو تبلیغی جماعت کے خلاف نہیں اکسارہے ہیں، اس جماعت نے اس دور میں یہ بڑا کام انجام دیا ہے کہ مسجدیں نمازیوں سے بھر گئی ہیں اور عین جوانی میں لوگ داڑھیاں رکھنے لگے ہیں جو اہم کارنامہ ہے۔ اس جماعت کا احترام اپنے دل میں رکھیں اور جماعت جب مسجد میں تعلیم و تبلیغ کا کوئی سلسلہ شروع کرے تو اس سے آپ جڑیں تاکہ آپ دین اسلام کو اور عبادت کے ارکان کو صحیح طور پر سمجھ سکیں ایسا نہ ہو کہ زندگی بھر نماز پڑھیں اور نماز پڑھنی آتی نہ ہو۔ لیکن جب تک آپ کے اہل خانہ روزی روٹی کی فکر سے بے پروا نہ ہو جائیں تو آپ کے لئے دوکان کو مقفل کر کے چار مہینے کے لئے گھر سے نکل جانا ایک ناممکن حرکت ہے اور اس پر آخرت میں آپ کی گرفت بھی ہو سکتی ہے۔

اللہ آپ کو اور ہم سب کو دین اسلام کی حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا کرے۔ یاد رکھیں دین وہ نہیں ہے جسے ہم دین سمجھ لیں، دین وہ ہے جو ہمیں ہمارے پیغمبرؐ نے بتایا ہے۔ اس دین کو سمجھنے کے لئے سیرت کی کتابیں پڑھیں اور قرآن حکیم کو پڑھنے اور سمجھنے کی ذمہ داری نبھائیں تاکہ ایمان کامل کی دولت سے آپ سرفراز ہو سکیں۔

روحانی ڈاک کے کالم میں حصہ لینے کے لئے
خط صاف اور مختصر لکھیں اور جواب کا ممبر و ضبط کے
ساتھ انتظار کریں

منیسجر

رموز عملیات

جلد ۱
مفتاح

بسم اللہ کے خواص

بسم اللہ بھی روحانی عملیات کا ایک راز ہے۔ ارباب کمال اس بات سے واقف ہیں کہ بسم اللہ قرآن حکیم کی اساس ہے اور تمام کامیابیوں کی کلید ہے جو کام بسم اللہ سے شروع ہوتے ہیں وہ کامیابیوں سے ہم کنار ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمام اولیاء اللہ کا یہ معمول تھا کہ وہ ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھتے تھے اور وہ ہمیشہ کامیابیوں سے ہم کنار رہتے تھے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص صبح و شام ۱۹ مرتبہ بسم اللہ پڑھنے کا معمول رکھے اور ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کا اہتمام کرے وہ ہمیشہ کامیاب رہے گا اور اس کی غیب سے زبردست مدد ہوگی۔

بعض اکابرین کا کہنا ہے کہ حق تعالیٰ نے اس کائنات میں جو خفیہ اور اعلانیہ دو تئیں پیدا کی ہیں ان میں سے ایک دولت بسم اللہ بھی ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ توریت، زبور، انجیل اور مختلف صحیفوں میں جو کچھ موجود ہے اس کا نچوڑ قرآن حکیم میں ہے۔ قرآن حکیم کا نچوڑ سورہ فاتحہ میں ہے۔ سورہ فاتحہ کا نچوڑ بسم اللہ میں ہے اور بسم اللہ کا نچوڑ بسم اللہ کے حرف اول ب میں ہے۔

بزرگوں سے بسم اللہ کا ایک عجیب و غریب عمل منقول ہے جو روحانی عملیات کا حاصل ہے۔ جو اس عمل کے عامل ہوں انہیں پھر کسی دوسرے عمل کی ضرورت نہیں ہے۔ عمل کی شروعات اس طرح کریں کہ نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کریں اور عشاء کی نماز کے بعد ۳۱۲۵ مرتبہ آج بیا جبرئیل بحق یا با پڑھیں، اول و آخر ۱۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن کے بعد روزانہ ۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھیں۔ اول و آخر ۱۹ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد عامل کو بسم اللہ کے ہر عمل میں کامیابی ملے گی۔

واضح رہے کہ بسم اللہ کے اعداد ۸۶ ہیں اور بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کے بے شمار حروف مقطعات اور بے شمار آیتیں ۱۹ کے پہاڑے پر پوری اترتی ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بسم اللہ ایک روحانی ترازو ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ قرآن حکیم واقعی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کتاب میں حروف کا جواہر ہمام ہے وہ ایک معجزہ ہے اور یہ معجزہ انسانی عقل و فہم اور علم و دانائی سے بالاتر ہے۔ قرآن حکیم میں ۱۱۴ سورتیں ہیں جو ۱۹ کے پہاڑے پر پوری اترتی ہیں۔ قرآن حکیم کی ہر سورت سے پہلے بسم اللہ بھی نازل ہوئی ہے لیکن سورہ نمل میں اس طرح بسم اللہ کا ذکر کیا گیا ہے اِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ کر دی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ سورہ نمل ۱۹ اے پارے میں ہے۔ قرآن حکیم کی پہلی سورہ سورہ علق ہے۔ اس سورہ میں کل آیات ۱۹ ہیں۔ اگر ۳۰ ویں پارے کی سورتوں کی ترتیب سورہ ناس سے دی جائے تو سورہ علق ۱۹ ہی سورت ہے۔ یہ باتیں محض اتفاقی نہیں ہیں بلکہ یہ اشارے بسم اللہ کے اعجاز کو ظاہر کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی ہدایت کی ہے۔ جو لوگ اس ہدایت پر عمل کرتے ہیں وہ اللہ کے پیدا کردہ خزانوں کے حق دار بنتے ہیں اور ان کی زندگی خیر و برکت کی بہتات ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس سے پہلے کسی امت کو یہ عظیم دولت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بسم اللہ اسم اعظم ہے۔ اس اعظم کے پڑھنے سے ہر مشکل دور ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، اس کے ورد سے دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اللہ کی مخلوق پر ایک رعب قائم ہوتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص کسی بھی مصیبت کا شکار ہو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعتیں قضا حاجت پڑھ کر بارہ ہزار مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ اس طرح کہ ہر ہزار کے بعد دو تغلیس پڑھتا رہے۔ اول و آخر بارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے اور اس عمل کو بارہ راتوں تک جاری رکھے۔

رکھے۔ بزرگوں کی رائے کے مطابق اگر اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں تو افضل ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس عمل کی برکت سے ہر مصیبت ٹل جاتی ہے، قرض ادا ہو جاتا ہے، دولت سے نجات ملتی ہے، ہر آفت رفع ہوتی ہے، اور سزائے موت کا فیصلہ بھی اس عمل سے ختم ہو جاتا ہے۔ ماہرین عملیات کا دعویٰ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی معتبر عامل ایسا نہیں ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں کم سے کم یہ عمل ایک بار نہ کیا ہو۔

اور اکثر عالمین تو اس عمل کو ہر سال کرتے تھے اور اس عمل کو بار بار کرتے تھے اور اس کی برکت سے وہ ہمیشہ سرخرو و سر بلند اور سرفراز رہتے تھے اور ان کی دعائیں حیرت انگیز طور پر قبول ہوتی تھیں۔ بسم اللہ کا نقش حرفی اور نقش عددی دونوں ہی مجرب ہیں، یہ دونوں نقش ہزاروں امور میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں لیکن ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا بہت آسان طریقہ یہ ہے کہ ان نقشوں کو روزانہ ۱۹ مرتبہ لگا تار لکھنا ہے۔

زکوٰۃ کی شروعات نوچندی جمعرات سے کی جائے۔ زکوٰۃ ادا کرتے وقت سب سے پہلا اور سب سے آخری نقش اپنے پاس محفوظ رکھا جائے، باقی نقش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا برد کر دیا جائے۔ اس کے بعد بسم اللہ کا نقش کسی کو بھی دیں گے تو اس کا کام ہو جائے گا اور حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔

بسم اللہ کا نقش حرفی

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
الرحیم	الرحمن	اللہ	بسم
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمن
الرحمن	الرحیم	بسم	اللہ

بسم اللہ کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۳	۱۹۷	۲۰۳	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

یہ دونوں نقش تمام امور میں تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔ ان دونوں نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھ دینا چاہئے۔ محبت میں کامیابی کے لئے نیچے یہ عبارت لکھ دینا کافی ہے۔ الحب فلاں ابن فلاں۔ نام مطلوب مع والدہ علی حب فلاں ابن فلاں نام طالب مع والدہ۔ پینے کے لئے بسم اللہ کا یہ نقش بھی ہر مرض کو دفع کرنے میں تیر کی طرح کام کرتا ہے لیکن دروسر کے لئے اور کسی بھی جسمانی کیفیت کو اعتدال پر لانے کے لئے یہ نقش بطور خاص مفید ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کے پیٹ میں کوئی تکلیف ہو یا کسی عورت کو ایام کی زیادتی کی شکایت ہو یا کسی شخص کے سر میں درد ہو تو ان تکالیف سے نجات پانے کے لئے بسم اللہ کا نقش مثلث پینے کے لئے دیا جائے تو تکلیفوں سے نجات ملے گی، شوگر کنٹرول میں رکھنے کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۳	۲۵۸	۲۶۵
۲۶۳	۲۶۲	۲۶۰
۲۵۹	۲۶۶	۲۶۱

بسم اللہ کا نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم
۳۳۰	۲۸۸	۱۰۳	۶۵
۲۸۷	۳۲۷	۶۸	۱۰۳
۶۷	۱۰۵	۲۸۶	۳۲۸

یہ نقش بھی تمام امور میں حیرت انگیز نتائج ظاہر کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اگر بسم اللہ کا نقش حرفی اور نقش عددی کسی موقع پر موثر ثابت نہ ہو تو پھر نقش ذوالکتابت کا استعمال کرنا چاہئے۔ یہ نقش تمام مایوسیوں اور محرومیوں سے نجات دلاتا ہے اور بسم اللہ کی اہمیت و عظمت کو ثابت کرتا ہے۔ بسم اللہ کا ایک موثر ترین نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۵	۲۸۷	۳۳۱	۱۰۳
۳۳۲	بسم	اللہ	۲۸۶
۱۰۱	الرحمن	الرحیم	۶۷
۲۸۸	۶۸	۱۰۰	۳۳۰

اس کی اہمیت و افادیت یکساں ہے۔ یہ نقش بھی مرادوں اور خواہشوں کو پورا کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ عالمین نے بسم اللہ کے نقش کو اس طرح بھی لکھا ہے۔

۷۸۶

بسم	۳۲۷	۲۹۰	۶۷
۲۹۱	اللہ	۱۰۳	۳۲۶
۶۵	۲۸۸	الرحمن	۱۰۳
۳۲۸	۱۰۵	۶۳	الرحیم

اس نقش میں بھی افادیت جوں کے توں رہے گی اور ان میں سے ہر نقش کے نتائج بہت جلد برآمد ہوں گے۔ بسم اللہ کا نقش خالی البطن اس طرح بنے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کر دیں۔ حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر ہر خانے

میں اتنے ہی کا اضافہ کرتے رہیں۔ اگر کس بات پر ہے تو جو بھی اعداد باقی رہیں ان کو چھٹے خانہ میں ڈال دیں۔ یہ نقش تسخیر و محبت کے معاملات میں حیر کی طرح کام کرے گا۔ درمیانی خانہ جو خالی رہے گا اس میں اپنا مقصد لکھیں اور پھر قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔ اس قاعدے پر عمل کرتے ہوئے بسم اللہ کا نقش خالی البطن اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۵	۵۲۶	۶۵
۳۶۱	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۲۵
۱۳۰	۲۶۰	۳۹۶

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۸	۱
۷		۵
۲	۴	۶

مخمس کا نقش جس کو مقلب القلوب کا نام بھی دیا جاتا ہے وہ نقش بھی خاص خاص امور میں اپنی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر روحانی عملیات کا اکثر دار و مدار مربع اور مثلث ہی کے نقوش میں ہوتا ہے لیکن کچھ امور ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں مخمس کے نقش ہی کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس لئے عالمین نے بسم اللہ کے نقش مخمس سے بھی استفادہ کیا ہے اور بعض مسائل میں اس نقش سے استفادہ کرنے کی تلقین کی ہے۔ مہلک اور موذی بیماریوں میں ایسے امراض میں جو پیچیدہ ہوں ان میں بسم اللہ کا نقش مخمس نہایت موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے اس کے نقش کے پانچ خانوں میں پانچوں وقت کی نماز پڑھنے کے بعد اگر کارروائی کریں تو یہ نقش اپنا اثر دکھانے میں لوہا لاٹ قسم کا نقش بن جاتا ہے اور اس کی افادیت چودھویں شب کے ماہِ کامل کی طرح واضح ہوتی ہے۔

ماہرین عملیات نے نقش مخمس کو اس لئے بھی اہمیت دی ہے کہ اس کے کل خانے پچیس ہوتے ہیں جن کا مفرد عدد بنتا ہے اور ۷ کا عدد ساری کائنات پر محیط ہے۔ سات زمین، سات آسمان، سات سیارے۔ قرآن حکیم کی سات منزلیں وغیرہ۔ حقائق عدد سات کی بڑائی کو ثابت کرتے ہیں۔ بیماریوں میں بسم اللہ کا نقش مخمس اگر مریض کے گلے میں ہو اور نقش مثلث اس کو پینے کے لئے دیا جا رہا ہو تو بڑی سے بڑی بیماری سے چھٹکارا مل سکتا ہے۔ بسم اللہ کا نقش مخمس یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱	۱۵۷	۱۶۳	۱۶۹	۱۷۵
۱۶۳	۱۶۶	۱۷۶	۱۵۲	۱۵۸
۱۴۷	۱۵۳	۱۵۹	۱۶۰	۱۶۷
۱۵۵	۱۶۱	۱۶۷	۱۴۸	۱۵۴
۱۶۸	۱۴۹	۱۵۰	۱۵۶	۱۶۲

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۵	۱۲	۱۸

مگر اصل مفتاحی

شرف کواکب کے نقوش میں اگر خمس کو فوقیت دی جائے تو ان کی افادیت دوگنی ہو سکتی ہے لیک بڑی بیماریوں میں اس نقش کو لازماً فوقیت دینی چاہئے۔

ہم نے اس کالم میں بسم اللہ کے جو بھی نقوش پیش کئے ہیں یہ روحانی عملیات کا اہم راز ہیں۔ آپ غور کیجئے ہر نقش کی ہر سطر کا میزان ۷۸۶ ہی آتا ہے جو نقش کے صحیح ہونے کی پہچان ہے۔ ۱۹ کے عدد کی ایک خوبی یہ ہے کہ اگر اس مرکب عدد میں ابتداء اور انتہا دونوں موجود ہیں۔ اعداد کی ابتداء ایک ہے اور اعداد کی انتہاء ۹۔ اور اعداد کی اہمیت کا اندازہ کرنے کے لئے اللہ کے دو صفاتی نام کافی ہیں۔ اللہ کا ایک صفاتی نام اول ہے اور ایک صفاتی نام آخر ہے۔ اول کے اعداد کل ۳۷ ہوتے ہیں اور ان کا مفرد عدد ایک ہے اور آخر کے کل اعداد ۸۰ بنتے ہیں اور ان کا مفرد عدد ۹ ہے۔ گویا کہ حق تعالیٰ کی صفات کی ابتداء اور انتہاء اسماء حسنیٰ میں موجود ہے اور ان صفات عالیہ کی طرف علم الاعداد اشارہ کرتا ہے۔ بسم اللہ ۱۹ حروف ہیں۔ یہ حروف بھی یہ ثابت کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ شان کبریائی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں موجود ہے۔ اللہ خالق کائنات کا ذاتی نام ہے اور الرحمن درجیم اس کے دنیا میں کریم ہونے کا اور آخر میں اس کے مہربان ہونے کی دلالت کرتے ہیں۔ جو لوگ آسمانی کتابوں کے عقیدت مند ہیں۔ انہیں قرآن حکیم کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے۔ جو لوگ قرآن حکیم کی اہمیت کو سمجھتے ہیں انہیں اس سورہ فاتحہ کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے جو سب مثنیٰ کہلاتی ہے اور جس کی سات آیات میں پورے قرآن کریم کی تعلیمات اس طرح موجود ہیں جس طرز کسی پیالے میں سمندر کو سمیٹ دیا گیا ہو اور جو لوگ سورہ فاتحہ کی اہمیت کو دل سے مانتے ہیں انہیں اس بسم اللہ کی عظمت کو پہنچانا چاہئے جو حاصل قرآن ہے اور قرآن حکیم کی حقانیت کو واضح کرنے کا ایک قدرتی پیمانہ ہے۔

بسم اللہ کے ہزاروں عمل ہیں۔ اگر ان سب کی نشاندہی کی جائے تو ضخیم کتاب بن جائے۔ ان سب کو تحریر میں لانا دشوار ہے لیکن یہاں ایک خاص عمل نقل کیا جا رہا ہے جو روحانی عملیات کا ایک قیمتی راز ہے۔ جو لوگ موکل کا یا نجی مخلوقات سے استفادہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ اس عمل کے لئے محنت کریں۔ اس عمل میں محنت زیادہ نہیں ہے، پر یہ بھی کوئی خاص نہیں ہے۔ اس کا اہتمام آسانی سے کیا جاسکتا ہے اور اگر رب العالمین اس عمل میں عامل کو کامیابی عطا کر دے تو اس روحانی عملیات کی ایسی دولت حاصل ہو جائے کہ اس کو پھر کسی دولت کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ عمل ایک بزرگ کا عطیہ ہے، اس کے موثر ہونے میں کوئی شک نہیں کیا جاسکتا اس عمل کو یقین کامل کے ساتھ کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

یہ عمل ۱۹ دن کا ہے، عمل کسی بھی دن شروع کیا جاسکتا ہے لیکن اگر عروج ماہ میں شروع کریں تو بہتر ہے۔ یہ واضح رہے کہ عمل کی شروعات میں چاند مقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ اس عمل میں وقت اور جگہ کی پابندی ضروری ہے۔ روزانہ عمل سے پہلے غسل کرنا بھی ضروری ہے۔ عمل کے وقت کپڑوں کو خوشبو سے معطر رکھیں اور بخور بھی روشن کریں۔ روزانہ اگر لباس بدلتے رہیں تو اچھا ہے۔

۱۹ دن تک کچی پیاز اور لہسن کا استعمال نہ کریں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ذیل میں دی گئی تعداد کے مطابق پڑھیں، ورنہ عمل میں کامیابی نہیں ملے گی۔ ۹ اوے دن ہی کامیابی جائے تو بھی عمل کو ۹ دن تک پڑھنا چاہئے۔ نیچے دی گئی ۲۲۲ میں لکیر سے اوپر کے بندے دنوں کی ترتیب میں اور لکیر

کے نیچے کے اعداد عمل کی تعداد میں یعنی اس میں اتنی بار بسم اللہ پڑھنی ہے۔ روزانہ اول و آخر تین بار درود شریف کا اہتمام کریں۔ ۱۹ دن عمل کی کامیابی کے بعد کسں بچوں کو شیرینی تقسیم کریں۔ عمل کی تفصیل یہ ہے۔

۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۹۸۶	۸۰۶	۸۸۷	۷۵۱	۸۱۶	۸۱۶	۷۸۷	۸۳۶	۸۲۶	۷۸۸

۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱
۸۲۶	۷۹۶	۷۹۳	۹۸۶	۸۱۶	۸۸۷	۸۳۶	۸۲۶	۷۹۳

ایک اور خاص عمل

اس عمل کے بارے میں بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس کو روزانہ ہر فرض نماز کے بعد صرف ایک بار پڑھ لیا جائے تو اس کا کثیر فائدہ حاصل ہو۔ یہ عمل بھی اکثر اکابرین کے معمول میں رہا ہے۔ اس عمل کی مداومت سے مالی پریشانی دور ہوتی ہے، بیماریوں سے نجات ملتی ہے، ناگہانی آفات سے حفاظت رہتی ہے، قرضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اگر اس عمل کو پابندی سے بے روزگار کرے تو اس کو روزگار میسر آتا ہے، قرضوں سے چھٹکارا ملتا ہے۔ اگر اس عمل کی پابندی بے روزگار کرے تو اس کو روزگار میسر آتا ہے اور رزق حلال کے دروازے کھلتے ہیں۔ اس عمل کے ہزاروں فائدے ہیں لیکن خاص طور پر یہ عمل غربت اور تنگ دستی سے نجات دلاتا ہے۔

عمل یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللہ والحمد للہ بسم اللہ والشکر للہ بسم اللہ والمنة للہ بسم اللہ ورحمة اللہ بسم اللہ والقدرة للہ بسم اللہ والعظمة للہ بسم اللہ والسلطان للہ بسم اللہ والبرهان للہ بسم اللہ والكبرياء للہ بسم اللہ والفجر للہ بسم اللہ والقهر للہ بسم اللہ والنعمۃ للہ بسم اللہ والحمد للہ بسم اللہ والعطاء للہ بسم اللہ والثناء للہ بسم اللہ ویا اللہ یا رحمن یا رحیم لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔ برحمتک یا ارحم الراحمین بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

بسم اللہ کی حاضرات

راقم الحروف نے ”بسم اللہ کی عظمت و افادیت“ میں بہت سے اہم رازوں سے پردہ اٹھایا تھا۔ بہتر ہوگا کہ تمام قارئین اس کا مطالعہ کریں۔ بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ لگاتار ۴۱ دن تک بسم اللہ الرحمن الرحیم بحق اجب یا جبرائیل یا میکائیل یا اسرافیل یا عزرائیل۔ اس نوچندی جمعرات سے جس میں چاند عقرب میں نہ ہو زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ دوران چاند جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور لائے گئی گفتگو سے خود کو بچائے اور زیادہ سے زیادہ وقت عبادت و ریاضت یا خاموشی اور تنہائی میں گزارے۔ نماز باجماعت کا اہتمام رکھے، اکثر با وضو رہنے کی کوشش کرے۔ ۴۱ دن ۱۹ غریبوں کو کھانا کھلائے اور اس کا ایصال ثواب آنحضور ﷺ کے طفیل میں تمام بزرگانِ چشت کو پہنچادے۔ اس طرح انشاء اللہ بسم اللہ کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ زکوٰۃ کے بعد جب حاضرات کرنی ہو تو بسم اللہ کا نقش حرفی جمعہ کے دن بہ صاحبِ زہرہ لکھ کر رکھ لے اور اس کے سولہویے خانے میں (باعتبار چال آتش) سیاہی بھر دے اور حاضرات کے وقت سیاہی پر خوشبو لگائے۔

عائل کو چاہئے کہ حاضرات مکمل تنہائی میں کرے اور بند کرے میں کرے، کمرے میں زیادہ روشنی نہ ہو۔ اگر اندھیرا ہو تو چراغ یا ٹائٹ بلب جلائے، حیر روشنی کا بلب استعمال نہ کرے۔ حاضرات کے وقت ایک سفید رنگ کی چادر زمین پر بچھائے۔ عامل قبلہ رو بیٹھے اور اپنے سامنے ایک مٹی کی کوری ہانڈی لٹی کر کے رکھ لے اور اس پر مٹی کا کورا جما کر رکھے۔ اس میں سوسوں کا تیل ڈالے اور نئی روئی کی بقی بنا کر اس چراغ میں جلائے اور چراغ کے برابر کسی نا بالغ بچے کو بٹھالے اور اس کے ہاتھ میں بسم اللہ کا نقش پکڑا دے۔ عامل کچھ ثابت اڑد مچا کر رکھ لے، عامل دوران عمل ارد ایک

ایک کرے بچے کے سینے پر مارتا رہے اور عزیمت پڑھتا رہے اور بچے کو تاکید کرے کہ وہ نقش کے سیاہ خانے کی طرف دیکھتا رہے۔ ادھر ادھر اپنا دھیان نہ دے۔ حاضرات سے پہلے ضروری ہے کہ عامل اپنا اور بچے کا حصار کر لے تاکہ خطرات اور رجوع عمل سے محفوظ رہے۔ ایک اندازے کے مطابق ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے کے بعد حاضرات کھل جائے گی۔ خدا نخواستہ ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھنے سے حاضرات نہ کھلے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر ۲۱ مرتبہ عزیمت پڑھے۔ انشاء اللہ اس مرتبہ حاضرات کھل جائے گی۔ بالعموم ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے حاضرات کھل جاتی ہے ورنہ ۶۳ مرتبہ پڑھنے سے تو حاضرات کھل ہی جاتی ہے۔ سب سے پہلے ایک موکل حاضر ہوگا جو ضعیف العمر ہوگا، سفید لباس میں ہوگا، وہ اپنا نام عبدالاحد بتائے گا۔ چند ساعتوں کے بعد دوسرا موکل حاضر ہوگا۔ یہ درمیانی عمر کا محسوس ہوگا، یہ سبز رنگ کے لباس میں ہوگا، یہ اپنا نام عبدالصمد بتائے گا۔ چند منٹ بعد تیسرا موکل حاضر ہوگا، یہ بھی سبز ہی لباس میں ہوگا، یہ جوان محسوس ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحمن بتائے گا۔ چند منٹ کے بعد چوتھا موکل حاضر ہوگا، یہ سفید لباس میں ہوگا اور درمیانی عمر کا ہوگا۔ یہ اپنا نام عبدالرحیم بتائے گا۔ جب بچہ اس بات کی تصدیق کر دے کہ چاروں موکل حاضر ہو گئے ہیں تو عامل بچے سے کہے کہ عبدالاحد موکل کو ہمارا سلام پہنچاؤ اور اس سے کہے کہ فلاں ابن فلاں پر جو اثرات ہیں انہیں اللہ کے حکم سے اور ہماری فرمائش پر زائل کر دے اور اس سلسلے میں ہمارے مریض کی مدد کرے اور بحق عزیمت ہمیں اس کی تفصیل سے آگاہ کرے۔ عبدالاحد نامی موکل عبدالصمد کو اشارہ کرے گا اور چند ہی منٹ کے بعد وہ جنات قید کر لے آئے گا۔ جو مریض کو پریشان کر رہے ہیں۔ عبدالصمد ان جنات کے نام اور علاقے سے پردے ہٹائے گا۔ اس وقت عامل بچے کے ذریعے عبدالرحمن نامی موکل کو حکم دے کہ وہ جنات کو گرفتار کر لے اور بحق عزیمت انہیں اپنی تحویل میں لے۔ چنانچہ وہ جنات اسی وقت قید کر لئے جائیں گے۔

جو بچہ اس بات کی تصدیق کر دے کہ جنات قید کر لئے گئے، اس وقت عامل مریض کے بال پکڑ کر عبدالاحد کو ہدایت کرے کہ مریض کے جسم میں سر سے پیر تک جو بھی اثرات ہوں انہیں زائل کر دے۔ اس وقت مریض کے بدن میں عجیب طرح کی سنناہٹ ہوگی۔ ایسا محسوس ہوگا جیسے کوئی چیز پیروں کی طرف سے سر کی طرف کو سرک رہی ہے۔ پھر مریض کو اپنی آنکھوں میں عجیب طرح کی گرمی اور جلن محسوس ہوگی اور اس کے بعد اس کا جسم ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ اس کے بعد عامل عبدالاحد کو حکم دے کہ مریض کے جسم میں یا مکان میں جو بھی سغلی، علوی جو بھی ٹونے جادو کے اثرات ہوں ان کو بحرِ معیت عزیمت کاٹ دے۔ انشاء اللہ اسی وقت عبدالاحد عبدالرحیم کو حکم دے گا اور وہ اس طرح کے تمام اثرات کو کاٹ دے گا اور بے اثر کر دے گا۔ مریض اگر سخت پریشانی میں مبتلا ہو تو یہ حاضرات اس کے لئے لگا تار سات روز یا تین روز تک کی جائے۔ مرض معمولی ہو تو ایک دن کی حاضرات بھی کافی ہے۔ انشاء اللہ اس حاضرات کے بعد مریض کو جادو ٹونے اور آئینی اثرات سے نجات مل جائے گی لیکن عامل کو چاہئے کہ مریض کے گلے میں بسم اللہ کا نقش عددی لکھ کر ڈلوادے اور پینے کے لئے ۹ نقش مثلث کے دیدے تاکہ اثرات پلٹنے نہ پائیں۔

حاضرات کے لئے نقش جمعہ کے دن ساعتِ زہرہ میں اس طرح تیار کرے۔

میکائیل	۷۸۶	جبرائیل
بسم	اللہ	الرحمن
الرحمن	اللہ	بسم
بسم	الرحمن	اللہ
الرحمن	بسم	الرحمن
اللہ	بسم	الرحمن

اسرافیل بسم اللہ الرحمن الرحیم اجمب یا جبرائیل یا میکائیل عزرائیل

یا اسرافیل یا عزرائیل،

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

بہجان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹوٹنے اور آسپی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلابھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دوراء عملی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

کالمین کے تیر بہدف عملیات

خواجہ احمد دیوبیؒ، برائے برآمد حاجات بعض خواص سورہ یٰسین سے یہ ہے کہ جو شخص گرفتار زنداں ہو یا قرضدار یا کسی سے خائف ہو اور وہ اس سورہ کو اس نیت سے تین بار تلاوت کرے تو قید سے اس کی خلاصی اور خوف سے امن ہوگا اور قرض ادا ہوگا اور اسی طرح جمیع مہمات میں اس سورت کو سات بار تلاوت کرے اور اس دعا کو بھی سات بار پڑھے پہلی مرتبہ کے بعد یا ہر مرتبہ ایک ایک بار یہ دعا بھی پڑھے اور وہ کلمات یہ ہیں۔

يَا أَيُّهَا الْجَمَاعَةُ الْمُسَخَّرُونَ الْمُطِيعُونَ بِهَذِهِ السُّورَةِ الْمُبَارَكَةِ بِحَقِّ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَأَوْلِيَّيَاهُ وَبِحَقِّ خَالِقِكُمْ اجْعَلُوا كَلِمَتِي سَارِيَةً وَقَوْلِي مَسْمُوعًا مَقْبُولًا اكْفُوا لِي مُهِمَاتِي وَأَسْؤُنِي وَأَعِزُّونِي فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا الْكُلِّيَّةِ وَالْجُزْئِيَّةِ بِحَقِّ إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَلَوْحًا أَلْعَجَلَ السَّاعَةِ.

حضرت مولانا سید ابرار اللہ شاہ صاحب کا عمل : جب کوئی معصیت یا پریشانی میں مبتلا ہو تو مسجد میں پہنچ کر دو رکعت نماز برائے اجابت قبول پڑھے۔ بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یا لطیف کا ذکر کرے۔ اسی طرح تین رکعتیں ادا کرے اور ہر دو رکعت کے بعد ایک ایک ہزار مرتبہ یہ اسم پڑھے۔ اور سولہویں مرتبہ ۱۶۳۱ مرتبہ پڑھے اور اپنے پروردگار سے جو مقصود ہے، دعا مانگے۔ اسی وقت انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اور جو مشکل ہوگی، انشاء اللہ اس سے نجات مل جائے گی۔

تین دن میں من کی مراد پوری (انشاء اللہ)

بدھ، جمعرات اور جمعہ، تین یوم روزہ رکھے۔ پھر جمعہ کا غسل کر کے جامعہ مسجد جا کر مساکین اور غرباء کو صدقہ تقسیم کرے۔ مؤدب قبلہ رو بیٹھ کر (بعد جمعہ) اس عمل کو پڑھنا شروع کرے۔ جس قدر پڑھ سکے، پڑھے۔ عمل یہ ہے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝ أَلَدَىٰ عِثِّ لَهَ الْوُجُوهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجَلَّتِ الْقُلُوبُ مِنْ خَشْيَتِهِ أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيَّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَتُصَلِّيَ عَلَيَّ وَأَصْحَابِي وَسَلِّمَ وَأَنْ تُقْضِيَ حَاجَتِي ۝

یہاں پر جو بھی مشکل ہو، اس سے نجات کا نام لے یا کوئی حاجت ہو، اس کا نام لے، انشاء اللہ، وہ مشکل دور ہوگی، وہ حاجت پوری ہوگی۔ نہایت مؤثر ہے۔ نااہلوں سے پوشیدہ رکھیں۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ : جو وقت فرصت کا ہو، نکال کر ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ عجیب و غریب تاثیر پیدا ہوگی۔ جس شخص سے جو بات آپ کہیں گے وہ پوری کرے گا اور دولت سے مالا مال ہو جائے گا اور ہر مشکل آسان ہوگی۔

کامیابی ہی کامیابیاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

اس آیت کریمہ کو دو ہزار تین سو وپنچتر (۲۳۷۵) بار بعد نماز عشاء تاریک مکان میں تنہا پڑھیں اور اپنے پاس پانی کا ایک برتن بھر کر رکھ لیں۔ ہر سو کے بعد ہاتھ پانی میں ڈال لیا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ بار دو در شریف۔ مطلب کا خاص دل میں خیال رکھیں۔ بعد ختم مجز و اکساری سے دعا مانگ لیا کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں کام ہوگا۔ اگر اول ہفتہ خالی جائے، دوسرے ہفتہ میں اسی طرح عمل کریں۔ مقصد مل

تو ایک مرتبہ بہتا ہوا دریا کا پانی رک جائے گا۔ اس عمل میں کوئی خاص پرہیز نہیں صرف حرام سے بچیں اور حتی الامکان نماز کی پابندی کریں۔

مہلک بیماری اور قرض سے نجات

جب کوئی شخص کسی مصیبت اور تکلیف میں گرفتار، مثلاً بے روزگاری، قرض، مہلک بیماری، مقدمہ، غرض کوئی تکلیف ہو تو نئے چاند میں پہلے پیر کے دن صبح کی نماز سنت پڑھ کر ستر مرتبہ الحمد شریف پڑھیں۔ ہر مرتبہ بسم اللہ سے شروع کریں۔ اس طرح کہ الرحیم کی میم کو الحمد سے ملا کر پڑھے یعنی مل حمد اللہ کر کے پڑھیں۔ پھر قرض ادا کریں۔ اب سفید کاغذ پر زعفران سے الحمد شریف لکھیں۔ جہاں انعت علیہم لکھیں۔ اس کے آگے اپنا مطلب لکھیں۔ پھر باقی سورۃ پوری کریں۔ اب اس کو تہ کر کے تعویذ بنا کر صاف سفید کپڑے میں سی کر پاس رکھ لیں۔ چاہے گلے میں ڈال رکھیں، بازو بند بنوائیں یا جیب میں رکھیں۔ اگلے دن منگل کو پھر نماز فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ساٹھ مرتبہ الحمد پڑھیں بدھ کے دن اسی طرح ۵۰ مرتبہ جمعرات کے دن ۴۰ مرتبہ جمعہ کے دن ۳۰ مرتبہ ہفتہ کو ۲۰ مرتبہ اتوار کو ۱۰ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں غیب سے کامیابی کے سامان پیدا ہوں گے۔ اگر کسی وجہ سے ابھی اثر معلوم نہ ہو، تو عمل کو پلٹ دیں اور جاری رکھیں۔ یعنی اس کے بعد پیر کو ۲۰ مرتبہ منگل کو ۳۰ مرتبہ بدھ کو ۴۰ مرتبہ جمعرات کو ۵۰ مرتبہ جمعہ کو ۶۰ مرتبہ ہفتہ کو ۷۰ مرتبہ پڑھیں۔ جب بھی انعت علیہم پر پہنچا کریں تو زور دے کر کہا کریں اور مطلب کا دل میں تصور رکھیں۔ انشاء اللہ سو فیصد کامیابی ہوگی۔ دو ہاتھیں اور ذہن میں رکھیں۔ ایک تو الحمد کے ورد کے اول آخر روزانہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، دوسرا کام ہونے کے بعد کچھ صدقہ کریں اور آپ ﷺ کو ایصال ثواب کریں اگر ترقی اور اسباب آمدنی یا رزق کی ضرورت ہو تو اتوار کے دن سے عمل شروع کریں۔

صرف اور صرف مایوس لوگوں کیلئے خاص الخاص تحفہ

یہ عمل بھی بے روزگاروں، مقروضوں، ناحق مقدمہ میں پھنسے ہوؤں کے لئے ہے۔ کسی سے بچنے کے لئے یا کسی آنے والی مصیبت سے بچنے کے لئے فیض اٹھائیں۔ وہ لوگ جو روپیہ صرف کرنے کے باوجود اور سفارشوں کو کام میں لانے کے باوجود ناکام ہیں، وہ تھوڑی سی

ہوگا اور اگر کچھ رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے اور دوسرا ہفتہ بھی خالی گیا۔ تیسرا ہفتہ انشاء اللہ، کبھی خالی نہیں جاسکتا۔ کامیابی اور پھر کامیابی اور ہزار کامیابی۔

اسم ذات ہر مقصد کے لئے

ایک نہایت مجرب اور زود اثر طریقہ درج کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غالب تر ہے۔ اس کو ہی اگر منظور نہ ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔ لیکن اس عمل کا اثر اس طرح یقینی ہے، جس طرح مشرق سے آفتاب کا نکلنا۔ جو آپ کا مقصد ہو۔ ملازمت، ترقی، اولاد، تسخیر وغیرہ، غرضیکہ ایسا مقصد ہو جو پورا نہ ہوتا ہو تو بحکم تعالیٰ پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے کہ اسم ذات اللہ کو اس طرح لکھیں۔ ال لہ۔ سفید اور عمدہ کاغذ کے ٹکڑوں پر علیحدہ علیحدہ لکھا کریں۔ یعنی ہر کاغذ کے ٹکڑے پر ایک اسم، یہ اسم ایک لاکھ مرتبہ لکھا جائے گا۔ اب آپ اپنے وقت اور فرصت کا لحاظ کرتے ہوئے جس قدر روزانہ لکھ سکیں، لکھیں۔ ایک لاکھ کو اتنے دنوں پر تقسیم کر لیں مثلاً ۴۰، ۶۰، ۹۰ دن میں۔ غرض کہ جس قدر ایام میں آپ آسانی کے ساتھ ایک لاکھ کی تعداد ختم کر سکیں، اتنی تعداد روزمرہ لکھا کریں۔ پھر ہر ٹکڑہ کو آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دیا کریں (جاری پانی ہونا اور اس میں مچھلیاں ہونا شرط ہے) اس امر کی ضرورت نہیں کہ روزمرہ گولیاں دریا میں ڈالی جائیں۔ بلکہ کئی کئی روز کی جمع کر کے ایک دن بھی ڈال سکتے ہو۔ مگر احتیاط رہے کہ کوئی پرزہ ضائع نہ ہو جایا کرے۔ لکھنا اور گولیاں بنانا سب باطہارت ہو۔ یہ عمل عروج ماہ میں پیر یا بدھ یا جمعہ کے دن لکھنا شروع کریں اور جس روز سے لکھنا شروع کریں، اسی روز سے اسم اللہ چار ہزار چار سو چالیس مرتبہ روزانہ آخری دن تک پڑھا کریں۔ لکھنے اور پڑھنے میں اسم اللہ کے حرکات و سکنات زیر زیر پیش صحیح ادا ہونا ضروری ہے۔ ہ کی پیش خوب واضح کر کے پڑھیں۔ خیال رہے کہ جلدی میں ہ منہ سے ساکن نہ لکھے۔ اسی طرح لکھنے میں حرکات ساتھ لگائیں۔ یوں ال لہ۔

ایک کاغذ پر لکھتے چلے جائیں۔ پھر ہر اسم کو علیحدہ کر لیں۔ شرط یہ ہے کہ چاقو یا قینچی یعنی لوہے اور دھار دار آلے سے علیحدہ نہ کریں۔ قلم بھی لوہے کا نہ ہو۔ قلم دوات نئی ہوں اور اسے کسی اور کام میں قطعی استعمال نہ کریں۔ زعفران سے لکھا کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ خدا چاہے

مصیبت سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۶۱۴۰	۲۶۲۲۸	۲۸۳	۱۷۸۹۹۷۸	۲۲۹۲
۱۷۸۹۹۷۶	۱۷۸۹۹۷۶	۶۱۴۸	۲۶۲۲۶	۲۸۷
۲۶۲۲۳	۲۸۵	۱۷۸۹۹۷۹	۲۲۹۳	۶۱۴۱
۲۲۹۶	۲۱۳۹	۲۶۲۲۷	۲۸۳	۱۷۸۹۹۷۷
۲۸۶	۱۷۸۹۹۷۵	۲۲۹۳	۶۱۴۲	۲۶۲۲۵

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ (البقرہ: ۱۵۶)

وَمَنْ تَطَوَّعَ غَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرہ: ۱۵۸)

معاملات میں آسانی اور حاجات پوری ہوں

اگر اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چار طرف یہ آیات لکھ کر اسے اپنے پاس رکھا جائے اور ان آیات کو ورد میں رکھا جائے تو تمام معاملات میں آسانی ہو، جمیع حاجات پوری ہوں اور یہ وفق بمنزلہ اسم اعظم ثابت ہوگا۔

۳۳۹۹	۱۲۹۹۱	۱۹۸	۱۰۳۷۳۵۷	۲۸۳
۱۰۳۷۳۵۵	۲۸۶	۳۳۹۷	۱۲۹۸۹	۲۰۱
۱۲۹۸۷	۱۹۹	۱۰۳۷۳۵۸	۲۸۳	۳۵۰۰
۲۸۷	۳۳۹۸	۱۲۹۹۰	۱۹۷	۱۰۳۷۳۵۶
۲۰۰	۱۰۳۷۳۵۳	۲۸۵	۳۵۰۱	۱۲۹۸۸

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (آل عمران: ۲۰)

ہر تنگی میں آسانی اور حاجات پوری ہوں

اگر کسی کے اسباب راہ مسدود ہو گئے ہوں تو اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چار طرف اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور اس آیت کو ورد میں رکھے تو اس کے لئے آسانیاں پیدا ہوں گی۔

۷۸۶

۱۳۵۳	۵۴۰۳	۱۳۳	۳۶۶۰۳۹	۳۳۵۷
۳۶۶۰۳۶	۱۳۷۷۶	۱۳۵۱	۵۴۰۱	۱۱۲
۵۴۹۹	۱۳۳	۳۶۶۰۳۹	۱۳۷۷۳	۱۳۵۳
۱۳۷۷۷	۱۳۵۲	۵۴۰۲	۱۳۲	۳۶۶۰۳۷
۱۳۵	۳۶۶۰۳۵	۱۳۷۷۵	۱۳۵۵۰	۵۴۰۰

اَسْمَ الْهٰكُمُ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. وَبِعَ كُلِّ فِئَةٍ

میت کر کے دیکھیں۔ اللہ کی طرف رجوع ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ مقصد کو نہ پائیں۔ چاند چڑھنے پر جو پہلا اتوار آئے، اس کو گزار کر جورات آئے گی، اس رات کا یہ عمل ہے۔ ماہ کی کوئی تخصیص نہیں۔ چاند کے جس ماہ میں عمل کرنا ہو، اس رات کو تین بچے اٹھ کر عمل کریں۔ اور احرام کی طرح صرف ایک چادر بدن پر اوڑھ لیں، جو سفید رنگ کی ہو اور سلی ہوئی قطعی نہ ہو۔ وضو کر کے دو رکعت نماز بہ نیت تہجد گزاریں۔ اس طرح چھ رکعت ختم کریں۔ اس کے بعد بارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر کلہا پتھر گھسیٹنا حتمی حقیقی چار سو تہتر بار پڑھیں۔ اس کے بعد پھر بارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ سارے عمل میں یہ بات لازمی ہے کہ نماز اور درود شریف چھوڑ کر عمل پڑھتے وقت زبان تالو سے چپٹی رہے، علیحدہ نہ ہو۔ ممکن ہے کہ شروع میں عادت اور مشق نہ ہونے کی وجہ سے کسی وقت زبان تالو سے علیحدہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ علیحدہ ہو جائے تو پھر لگایا کریں۔ البتہ کثرت سے ایسا نہ ہو، عمل میں خلل کا باعث ہوگا۔ جب عمل ختم ہو جائے تو بھی مصلیٰ سے نہ اٹھیں اور جب تک صبح کی نماز کا وقت نہ ہو جائے، نہ اٹھیں۔ اس وقفہ میں درود شریف پڑھ سکتے ہیں۔ پھر نماز فجر ادا کریں اور اپنے مقصد کی دعا مانگیں۔ چودہ دنوں کا یہ عمل ہے۔ روزانہ ایک ہی وقت پر کریں۔ کامل یقین اور صدق دل سے عمل کریں۔ انشاء اللہ چودہ دنوں میں خداوند کریم کوئی نہ کوئی غیب سے ضرور سامان پیدا کر دیگا۔ ایک وقت میں صرف ایک مقصد کے لئے کریں۔ چودہ دنوں کے بعد حسب استعداد صدقہ کر کے اور غریبوں کو کھانا کھلا کر اس کا ایصال ثواب رسول اکرم ﷺ، انبیائے کرام، صحابہ کرم، شہداء و اولیاء کرام کی خدمت میں پیش کریں اور جب کام ہو جائے تو پھر یہ عمل دوبارہ کریں۔ اگر چودہ دنوں کے بعد معلوم ہو کہ اس مقصد کے ہاتھ آنے میں اللہ تعالیٰ کے یہاں سے دیر معلوم ہو رہی ہو تو عمل مذکور کے چار الفاظ بلا تعداد اٹھتے بیٹھتے ورد رکھیں تاکہ عمل میں توازن رہے اور گوہر مقصد ہاتھ آئے۔ فیصلوں والے معاملات کا انتظار کرنا چاہئے جو یقیناً سائل کے حق میں ہی ہوگا۔

الجھن اور مصیبت سے نجات دلانے والا تعویذ

اگر کسی مصیبت کے وقت اس وفق کو لکھ کر اس کے ہر چار طرف یہ آیت لکھ کر پاس رکھی جائے اور ان آیات کا ورد رکھا جائے تو اس ممکن

عِلْمًا (ط: ۹۸)

عمل بدوح برائے حصول حاجات

یہ عمل کفایات حاجات ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ تسخیر خلق ہو، حصول اولاد ہو یا مدارج دنیوی رفق ہوں یا بیماری سے نجات ہو یا ہم اور غم دور ہوں یا اطباء کی لاشقائی کا مسئلہ ختم ہو یا ہزیمت دشمن ہو یا فلاں شخص مطیع ہو تو اس عمل کو کیا جائے۔ ناکامی کا منہ کبھی نہ دیکھے گا۔ انشاء اللہ۔ عمل یہ ہے:-

تین دن کے لئے خلوت اختیار کرے اور روزہ رکھے۔ دن نوچندی جمعہ، ہفتہ و اتوار ہوں۔ جمعہ کی صبح کو فجر کی نماز پڑھ کر بعدہ چار رکعت نماز نفل (اشراق کے وقت) بہ نیت حاجت مطلوبہ پڑھے۔ پھر گیارہ بار آیت الکرسی، گیارہ بار سورہ نصر، گیارہ بار اِسْکَافُ نَعْبُدُ وَ اِنَّا نَکَ نَسْتَعِیْذُ بِکَ کَرِکَ کَرِکَ کَرِکَ ہزار مرتبہ یا ہٰذُو ح پڑھے اور سر سجدہ سے اٹھا کر دوسوا کیس بار یہ پڑھے۔

سُوْهِیْ ءَسُوْهُوْ ءَسُوْ اَجَلْ سُوْا اللّٰہُ
سُوْ پَرِیْنِ سُوْ پَسَاہُ سُوْ وِیْرِیْ سُوْ وَاہِرُوْ
پس اپنی حفاظت طلب کریں اور کلمہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوں اور یہی عمل رات کو عشاء بعد کیا جائے۔ پورا طریقہ اوپر والا ہے۔ صرف دوسوا کیس بار والی عبارت کی جگہ پر یہ عبارت اسی تعداد میں پڑھی جائے گی۔

و یُوْمُرُ اَذُو نَا ی مِیْسَا ی ا وِزَا ح مِیْسَعِیْرُ لَا مُوَاھُو فِیْع
مَہْرَبَار اَنْ مِیْرَبِیُوْث مِمْنَادِش دَات لَا مُوَا نِشَاء اللّٰہ تین دن میں مقصد پورا ہوگا۔

انشاء اللہ دلی مراد پوری کرنے والا عمل

نماز پنجگانہ کے بعد دعائے ذیل چند بار پڑھا کرے۔ انشاء اللہ حصول مراد ہوگی۔ طریقہ یہ ہے کہ دعا کو ہر دفعہ شروع کرنے سے پہلے اپنی دونوں ہتھیلیاں بند کر لے۔ اور جب لفظ قیوم پر پہنچے تو دائیں ہتھیلی کھول دے اور جب لفظ مستعان پر پہنچے تو بائیں ہتھیلی کھول دے۔

یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ
یَا حَلِیْمُ یَا وَدُوْدُ یَا مُسْتَعَانُ کَہِیْقَصُ حَمِیْقَصُ یَا رَحْمٰتِکَ
یَا رَحْمَ الرَّحِیْمِ

پریشانی دور اور حاجت پوری کرنے کے لئے

شب جمعہ کو اکتالیس دانہ گندم پر اکتالیس بار یہ دعا پڑھ کر پھونکیں۔ ہر دانہ پر ایک بار۔ پڑھ کر چھت پر ڈال دیں تاکہ پرندے کھا جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ، جس حاجت کے لئے پڑھے گا، ضرور پوری ہوگی۔ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَعُوْزُکَ وَ قَدْ رَزَّکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَرَجًا فَرَجًا مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا فَرَجًا رَبَّنَا یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ

ہر مصیبت و آفات دور کرنے کے لئے

اگر کسی پر ایسی کوئی آفت آجائے جو کسی بھی طریقے سے جان نہ چھوڑتی ہو تو روزانہ بعد نماز عشاء سورہ ناس کو ان کلمات سمیت اکتالیس مرتبہ پڑھ کر اپنے گھر کے کونوں میں دم کیا کریں۔ اور پڑھنے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے خصوصی دعا کیا کریں۔ اللہ کے فضل سے اس نورانی عمل کی بدولت چند دنوں کے اندر مصیبت اور اس آفت کا خاتمہ ہوگا۔ جس سے کوئی بھی بہت زیادہ پریشان ہوگا۔

اس عمل میں زیادہ قوت پیدا کرنے کے لئے اپنے نام کے حروف ابجد کے مطابق پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِکِ النَّاسِ ۝ اِلٰہِ النَّاسِ ۝ مِنْ
شَرِّ النَّوَسِ ۝ اَلْخَنَاسِ ۝ اَلْدِّیْ یُؤَسَّوْسُ فِیْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ ۝ وَ بِحَقِّ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْقَدِیْمِ
اَلَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَزِیْمِ اَلَّذِیْ لَمْ یَجْهَلْ۔ مُبْحَانَ
اَلْجَوَادِ اَلَّذِیْ لَمْ یَتَّخَلْ۔ سُبْحَانَ الْحَکِیْمِ اَلَّذِیْ لَمْ یَعْجَلْ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِیْمِ

ہزار ہا ضروریات کا حل

اس عمل کو خصوصاً ایسے افراد کریں جو ہر وقت پاک و صاف اور با وضو رہتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس عمل کو پلیدی حالت یا پرہیزگاری کے بغیر کریگا تو نقصان کے علاوہ اور کئی قسم کے نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔ جو کوئی بھی یہ چاہے کہ اس کی حاجت وقت سے پہلے پوری ہو جایا کرے تو وہ دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ کافرون دس مرتبہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں

م	ع	س	ق	ک	ھ	ی	ع	ص	ح
ع	س	ق	ک	ھ	ی	ع	ص	ح	م
س	ق	ک	ھ	ی	ع	ص	ح	م	ع
ق	ک	ھ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س
ک	ھ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق

سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص دس مرتبہ پڑھے۔ چار رکعت نماز کو اسی طرح پڑھے اور بعد سلام، سجدے میں جا کر دس مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے اور دس مرتبہ تیسرا کلمہ شریف اور دس مرتبہ اس دعا کو پڑھے۔ اللہ کے حکم سے دنیا میں ایسی کوئی بھی شے باقی نہیں رہے گی جو اس فرد کے پاس نہ ہو اور کوئی بھی مصیبت یا مشکل میں اس عمل کو کرنے والا کبھی گرفتار نہیں ہوگا۔

حاجت پوری ہو

اگر کسی کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو تو رات کو تہجد کے وقت اس عمل کو ایک ہزار کی تعداد یا اس سے بھی زیادہ کی تعداد میں پڑھے۔ اللہ کے حکم سے اگلے دن وہ کام پورا ملے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَاطِرِ الْقَوِیِّ الْكَافِیِّ

مشکلات میں تیر بہدف کام کرنے کے لئے

عالمان باعمل و حکمائے روحانیت فرماتے ہیں کہ مناجات مندرجہ ذیل ہمہ کار ہائے مشکلات کی آسانی کے لئے تیر بہدف کام کرتی ہے لیکن جب تک اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے گی، تب تک اس کا صحیح اثر واقع نہیں ہوگا۔ اس کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سوالات کی تعداد میں پڑھے اور اسے سوالات کی تعداد میں سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر آٹے میں بند کر کے گولیاں بنا کر دریا میں بہائے۔ یہ اس کی زکوٰۃ ہو جائے گی۔ اب اس کا وہ فرد عامل بن گیا ہے۔ اس کے بعد دنیاوی کوئی بھی کام ہو تو اس کو روزانہ بعد نماز عشاء چالیس مرتبہ پڑھ کر دعا کرے اور اگلے دن صبح اس کی چالیس گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے۔ اس کا کام پورا ہوگا۔

سبحان اللہ بھر غم یار توئی

سبحان اللہ بھر کشائش کار توئی

سبحان اللہ بھر حرمت کن فیکون

سبحان اللہ بھر مرد امن حاصل کن

ہر مشکل آسان اور تنگی دور

حضرت مولانا حسین قریشی ہاشمی صاحب فرماتے ہیں کہ سورہ

قریش کو ایک ہزار بار چالیس یوم پڑھنے سے بفضل خدا ہر مشکل حل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

صرف بڑی مشکل میں مبتلا لوگ کریں

اس عمل کو ایسی افراد کریں جو کسی انتہائی مشکل میں گرفتار ہوں یا کسی کی کوئی عزت نہ کرتا ہو یا کوئی انسان دنیا میں مرتبہ اونچا کرنا چاہے یا کوئی بڑی مشکل ہو۔ اللہ کے فضل سے، اس عمل کی بدولت ہر وہ کام ممکن بن جائے گا جو پہلے ناممکن ہونے کی حیثیت رکھتا ہوگا۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے اور کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ اگر کوئی اسے صرف عشا کی نماز روزانہ چالیس دنوں تک سوالات کی تعداد میں پڑھے تو اس کا عامل بن جاگا۔ پھر جس مقصد کی خاطر بھی سات مرتبہ پڑھ کر دم کرے گا اسی وقت کام ہوگا۔ ویسے ہر مقصد کے لئے جب تک مقصد پورا نہ ہو تو اسے روزانہ بعد نماز عشاء ایک سو ایک کی تعداد میں پڑھا جاسکتا ہے اور اپنے کام کی مکمل نیت باندھے۔ اللہ کے حکم سے سات دنوں کے اندر کام ہوگا۔ اس نقش کو اپنے اس مقصد کی خاطر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر بازو پر باندھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِیْظَانُنَا یَسَّ سَفَقْنَا كَهَیْضَ كِفَايَتُنَا حَمَّعَسَقَ حَمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

ک	ھ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ھ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ھ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ھ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ھ	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ھ	ی	ع	ص

ہو جاتی ہے۔

سورۃ اخلاص کا عمل کرتے ہی کامیابیاں

سورۃ اخلاص کو اگر اس طریقے سے پڑھا جائے تو اللہ کے فضل سے ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نفل نماز درمیان مغرب و عشاء اس طریقے سے پڑھے کہ بعد سورۃ فاتحہ کے سورۃ اخلاص پڑھے۔ جب اللہ الصمد پڑھے تو اس کو بار بار تکرار کرے یہاں تک کہ دل بے قرار ہو جائے۔ پھر باقی ماندہ سورۃ پڑھ کر رکعت پوری کرے۔ اسی طریقے پر دوسری رکعت پڑھے۔ کم سے کم گیارہ روز کرے۔ اگر چالیس روز کیا جائے تو بے حد فائدہ ہوگا۔ بعد نماز کے اپنا مطلب کھول کر بیان کرے اور نہایت خشوع سے ہاتھ اٹھا کر، عاجزی کے ساتھ، اللہ کے حضور بیان کرے۔ انشاء اللہ مطلب حل ہوگا۔

آیت کریمہ کے ذریعہ ہر کام پورا

بعد نماز عشاء آیت کریمہ کو گیارہ سو مرتبہ چالیس یوم تک پڑھے۔ اول و آخر جو بھی درود شریف یاد ہو، پڑھے۔ جس کام کے واسطے پڑھے گا، بفضل خدا، پورا ہوگا۔

سورۃ مزمل کا خاص عمل برائے قضائے حاجات

نصف رات کو اٹھ کر اپنی حاجت کاغذ پر لکھ کر ایک کانہ حیرے اور اس کے شکاف میں اس کاغذ کو رکھے اور منہ کے آگے گاڑ لے۔ پھر سرنگا کر کے پہلے گیارہ دفعہ درود شریف پڑھے اور پھر سورۃ مزمل کو اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ پڑھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھ لے۔ انشاء اللہ، حاجت پوری ہوگی۔

صرف ان کاموں کے لئے جو نہ ہوتے ہوں

ایک مشہور عامل شاہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ عمل ہمارے بزرگ دوست سید صاحب کا تجربہ شدہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی مشکل پیش آجائے بلکہ سخت ترین مشکل کے لئے عمل کرے، عام مشکل کے لئے نہ کرے یا جس کا کوئی حل نظر نہ آتا ہو تو پھر اس عمل کو کام میں لائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آدمی رات کو کم از کم ساڑے بارہ، ایک بجے اٹھ کر غسل کرے اور لکڑی کی چوکی پر بیٹھ کر اول

و آخر ایک سو مرتبہ درود پاک پڑھے اور ایک سو مرتبہ سورۃ اخلاص بمعہ موکلات ورد کرے تو انشاء اللہ پہلے ہی دن مشکل حل ہو جائے گی لیکن پرہیز جلالی جمالی ضرور رکھے اور روزہ بھی رکھے۔ اگر روزہ نہ رکھ سکے تو پھر عمل کو کام میں نہ لائے۔ پہلے دن سو مرتبہ درود پاک، پھر سو مرتبہ سورۃ اخلاص۔ دوسرے دن پھر دو سو مرتبہ سورۃ اخلاص اور دو سو بار درود ابراہیمی اول و آخر پڑھے۔ تین دن تک اسی طرح ہی عمل کرے۔ انشاء اللہ تین دن کے اندر کامیابی حاصل ہوگی۔

عمل یہ ہے : يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَلِكُ عَهْدَ الصَّمَدِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

یہ عمل بدھ والے دن شروع کرے اور صرف تین دن میں مکمل کرے۔ اگر تین دن میں فائدہ حاصل نہ ہو تو پھر آئندہ بدھ پھر سے عمل شروع کرنے سے پہلے کوئی میٹھی چیز بچوں میں تقسیم کرے، پھر عمل شروع کرے۔ اگر کوئی استاد ہے تو پھر ان سے اجازت حاصل کرے تو بہت ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے عمل کرنے کے لئے تنہائی کا ہونا ضروری ہے۔

ایک ہفتہ میں مراد پوری (انشاء اللہ)

جو کوئی صبح کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ اس دعا کو پڑھے گا، انشاء اللہ ہفتہ بھر کے اندر اپنی مراد کو پہنچ جائے گا۔ اگر ہفتہ کے اندر اندر اس کی مراد بر نہ آئے تو پھر اپنی کوئی خطا سمجھے، اس میں کوئی شک نہیں۔ اعتقاد درست رکھنا شرط اعظم ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم کو یہ وظیفہ حضور اکرم ﷺ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ اس سے ہزاروں کے فائدے ہوئے ہیں لیکن نماز شرط ہے۔ اس کے ساتھ منجگانہ ضرور ادا کریں اور وظیفہ کے ساتھ ہر مرتبہ بسم اللہ ضرور پڑھیں، زیادہ سو مند ہوگا۔ وظیفہ یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ یَا ذَا اَیْمٍ یَا قَائِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا قَیُّوْمُ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ اِلَیْهِ الْمَعِیْرُ یَا مَنْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

تین دن میں قضائے حاجات کا خاص عمل

بعد نماز عشاء، چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ

پڑھے۔ اور اتنی ہی بار مندر ذیل نقش لکھے۔ اور صبح کے وقت آنے کی گولیاں بنا کر دریا میں بہا دے۔ ان نقوش میں صرف ایک نقش اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ مشکل دور ہوگی۔ یہ عمل رمضان شریف میں کرنا ہے۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۳	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

ہر مشکل کے لئے فتح نامہ

گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص، اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ پھر اس تعویذ پر دم کر دیں۔ تعویذ جیب میں رکھیں یا دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ ہر مشکل حل ہوگی۔ تعویذ یہ ہے۔

یا جبرائیل ۷۸۶ یا میکائیل

قل	هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد
هو	الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم
الله	احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد
احد	الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم
الله	الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن
الصمد	لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له
لم	يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفو
يلد	ولم	يولد	ولم	يكن	له	كفو	احد

یا عزرائیل

یا اسرائیل

☆☆☆

☆ خدا اپنے آپ سے زیادہ محبت کی پیداوار ہے۔

☆ قرض کے دریا میں اترنے سے پہلے اپنی اجرت میں اضافہ

کر لیجئے۔

☆ کامیابی کا دار و مدار آپ کی محنت یا دوسروں کی جہالت پر ہے۔

☆ انسان پاگل نہ ہو تو غرور کے علاوہ اس کی ہر بیماری کا علاج

ممکن ہے۔

کے بعد تین بار آیت الکرسی۔ دوسری میں تین بار سورہ اخلاص۔ تیسری میں تین بار سورہ فلق اور چوتھی میں تین بار سورہ ناس۔ بعد سلام کے گیارہ بار درود شریف، ایک ہزار بار ”یا وحود“ اور آخر میں گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ پھر دعا مانگیں۔ ان شاء اللہ تین دن میں کامیابی ہوگی۔

ہر مشکل سے نجات، ہر حاجت پوری ہو

۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے سے ہر طرح کی مشکلات سے نجات ملتی ہے، ہر حاجت پوری ہوتی ہے۔

مشکل حل ہو

اگر کسی شخص کو کوئی مشکل پیش آگئی ہو تو چاہئے کہ سات روز تک یا ستائیس روز تک با وضو اکیس مرتبہ آیت الکرسی روزانہ پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھے۔ ان دنوں میں گوشت کھانا ترک کر دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مشکل حل ہوگی۔

قضائے حاجات اور حل مشکلات

ترک حیوانات کر کے ایک ہفتہ پڑھے انشاء اللہ مراد حاصل ہوگی۔ اس دوران گوشت، انڈا، مچھلی نہ کھائے، کوئی ایک اناج کھائے تو بہتر ہے۔ پڑھنے کے طریقہ درجہ ذیل ہے۔

یا قاضی الحاجات	ایک ہزار مرتبہ	اتوار
یا مفتیح الأبواب	ایک ہزار مرتبہ	پیر
یا مسبب الأسباب	ایک ہزار مرتبہ	منگل
یا خیر یا قیوم	ایک ہزار مرتبہ	بدھ
یا مدبغ العجائب	ایک ہزار مرتبہ	جمعرات
یا ذو الجلال والإکرام	ایک ہزار مرتبہ	جمعہ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ	ایک ہزار مرتبہ	ہفتہ

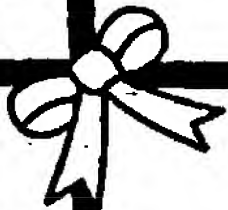
مشکلات میں پھنسے لوگ ضرور پڑھیں

اگر کوئی شخص مشکل میں پھنسا ہو اور وہ مشکل اس سے حل نہ ہوتی ہو بلکہ دن بدن بڑھتی جاتی ہو تو جمعرات کی رات کو کسی اچھی ساعت میں با وضو بیٹھ کر اسم ”یا فتاح“ تین ہزار ایک سو مرتبہ

معینتی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طہور اسونٹیس

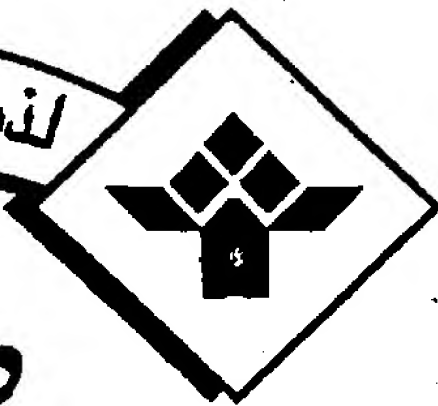
اسپیشل مٹھائیاں



افلاطون * نان خطائیاں * ڈرائی فروٹ برنی
ملائی مینگو برنی * قلاقند * بلوای حلوه * گلاب جاسن
دودھی حلوه * گاجر حلوه * کاجو کٹی * ملائی زعفرانی پیڑہ
مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔
دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

لذیذ مٹھائیوں کے لئے

طہور اسونٹیس®



مٹر ۱۔ حمل مفتاتی

بلاس روڈ، ناکیا لہ، ممبئی - ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۲۷۷۳

GRAPHTECH

قسط نمبر: ۷۰

اسلام الف سے ی تک

مختار بدری

(ط)

رکوع اور ۱۳۵ آیتیں ہیں۔

طہارت

طہارت کے معنی پاکی اور پاکیزگی کے ہیں۔ نماز کے وقت بے وضو ہوں تو پہلے وضو کر لیں اور اگر نہانے کی ضرورت ہو تو پہلے غسل کر لیں۔ جن چیزوں سے صرف وضو لازم آتا ہے انہیں حدث اصغر کہتے ہیں اور جن سے غسل فرض ہوا انہیں حدث اکبر کہا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا: **وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ**، پاک و صاف رہنے والوں کو اللہ پسند کرتا ہے۔ (۱۰۸:۹)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”طہارت نصف ایمان ہے، یعنی روح کی پاکیزگی آدھا ایمان ہے اور آدھا ایمان یہ ہے کہ آدمی اپنے جسم کو پاک صاف رکھے، روح کی طہارت یہ ہے کہ اس کا کفر و شرک اور معصیت و ضلالت سے پاک کر کے صالح عقائد سے آراستہ کیا جائے۔ جسم کی طہارت یہ ہے کہ اس کو ناپاکیوں اور آلودگیوں سے پاک و صاف رکھیں۔ طہارت اسلامی نظام کا ایک اہم اور مضبوط ستون ہے، اللہ جل شانہ نے سب سے زیادہ اہمیت طہارت کو دی اور کہا قرآن پاک کو وہی لوگ ہاتھ لگا سکتے ہیں جو پاک و صاف ہوں۔ یہ بھی فرمایا کہ اپنے کپڑے صاف سترے رکھا کرو اور ہر قسم کی گندگی سے پرہیز کرو۔ (المائدہ: ۵۴)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صاف سترے رہا کرو، اسلام پاکیزہ مذہب ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا: ”اللہ تعالیٰ خود پاک اور پاک چیز پسند فرماتا ہے۔ رفع حاجت اور پیشاب کے ساتھ استنجا کرنا ضروری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استنجا میں پانی کا استعمال خصال فطرت میں سے ہے اور یہ بھی فرمایا: اور دائیں ہاتھ سے استنجانہ کریں۔ (ابوداؤد) پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کی تاکید بھی فرمائی، پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز کرو کیوں کہ قبر کا اکثر عذاب اسی سے ہو گا۔ (ترمذی) ساکت پانی میں یا کسی اور جگہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے

طہری: جنت کی لذت اور خوشی، جنت کا ایک درخت۔

طہور: طور سینا، طور سینین، عرب اور مصر کے درمیان جو بحر قلزم کا دو شاخہ ہے اس کا درمیانی حصہ جزیرہ نما ہے سینا کہلاتا ہے۔ اس جزیرہ نما کے جنوبی کنارہ پر طور سینا کا پھیلا ہوا ہے، طور کے معنی پہاڑ کے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنی بیوی کے ساتھ مدین سے مصر کی طرف جا رہے تھے تو اسی پہاڑ پر آگ دکھائی دی اور جب وہ آگ لینے کے لئے گئے تو خدا سے ہمکلامی کا شرف پایا اور رسالت ملی۔ **وَالتَّوْرَةُ وَمُوسَىٰ** **مُسْتَوْرِدٌ** قسم ہے طور کی اور کتاب کی جو لکھی ہوتی ہے۔ (۲۱:۵۲)

طہ (سورہ)

سورہ طہ مکہ معظمہ میں ہجرت حبشہ کے زمانہ میں یا اس کے بعد نازل ہوئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے ارادے سے گھر سے نکلے، کسی نے کہا کہ پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی خبر لو جو اس نئے دن میں داخل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمر اپنی بہن فاطمہ بنت الخطاب اور بہنوئی سعید بن زید کے گھر گئے وہ اس وقت حضرت خباب بن ارت سے ایک صحیفے کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، پہلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن اور بہنوئی کو مارا، دونوں نے کہا ہاں ہم مسلمان ہو چکے ہیں، تم سے جو کچھ ہو سکے کر لو، اپنی بہن کا خون بہتہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کچھ پشیمان ہو گئے اور کہا مجھے بتاؤ تم کیا پڑھ رہے تھے، بہن نے پہلے قسم لی کہ وہ اسے پھاڑ نہ دیں گے، پھر کہا جب تک تم غسل نہ کر لو اس پاک صحیفے کو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پہلے غسل کیا پھر اس صحیفہ کو پڑھا، اس میں یہی سورت طہ لکھی ہوئی تھی، پڑھتے پڑھتے ان کی زبان سے نکلا کیا خوب کلام ہے۔ حضرت خباب اس وقت باہر سے آئے اور کہا: ”اے عمر اللہ کی طرف چلو، اللہ کی طرف چلو۔ اسی وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خباب کے ساتھ دربار رسالت میں حاضری دی اور اسلام قبول کر لیا، اس میں دو

خَلَقَكُمْ مِنْ طِينٍ ۝ وہ خدا ہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ (۳:۶)
خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا تھا اور مٹی ہی سے غذائیں
پیدا ہوتی ہیں اور انہیں غذاؤں سے نطفہ بنتا ہے۔ اِنَّا خَلَقْنَهُمْ مِنْ طِينٍ
لَا ذَرْبَ اَنْفُسِهِمْ نَظَرٌ ۝ انہیں ہم نے چپکے ہوئے گارے سے بنایا ہے۔ (۱۱:۳۷)

ظائے معجمہ

(ظ)

ظاہر: کھلا ہوا، اوپر، ظاہری، اسم الہی۔ جَوَ الْأَوَّلِ
وَالْآخِرِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وہی خدا اول،
آخر، ظاہر اور باطن ہے اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے۔ (۳:۵۷)

ظاہر المذہب: حنفی مسلک کے تمام مسائل اور ان کے حل
چار کتابوں میں بیان کئے گئے اور وہ کتابیں یہ ہیں۔ المبسوط، الجامع الکبیر،
الجامع الصغیر اور السائر الکبیر۔

ظل: سایہ، ظل اللہ، اللہ کا سایہ، ظل سبحانی، خدا کا سایہ، بادشاہ،
ظل خلیل، یسی چھاؤں۔

ظلم

ستم، نا انصافی، کسی کی حق تلفی، محمد ابن الطیب یکے از مصنفین
قاموس فرماتے ہیں کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) ایک ظلم وہ ہے جو آدمی اور خدا کے درمیان ہوتا ہے (۲) دوسرا
ظلم وہ ہے جو کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ کرتا ہے (۳) تیسرا ظلم وہ
جو آدمی خود اپنے آپ پر کرتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کرم صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف قاضی بنا کر
بھیجا تو ان سے فرمایا۔ مظلوم کی دعا سے بچنا کیوں کہ اس کے اور اللہ کے
درمیان پردہ نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانتے ہو، مفلس کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا
ہم میں سے مفلس وہ شخص ہے جس کے پاس نہ تو درہم ہوں اور نہ
سامان۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں مفلس وہ

سے منع فرمایا۔ تم میں سے کوئی کھڑے ہو کر ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ پھر
اس میں غسل کرے۔ (بخاری، مسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دس چیزوں کو فطری خصائل
قرار دیا، ان میں نوطہارت اور صفائی سے تعلق رکھتی ہیں۔ (۱) کلی (۲)
مسواک (۳) ناک کی اندرونی صفائی (۴) پانی سے استنجا (۵) بغل کے
بالوں کی صفائی (۶) زیر ناف بالوں کی صفائی (۷) انگلیوں کی درمیانی جگہ
(گھائیوں) کو خاص طور سے دھونا اور صاف کرنا (۸) ناخن ترشوانا (۹) ختنہ
کرانا۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ لوگ آئے جن
کے دانت میلے ہو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو تاکید فرمائی،
مسواک کیا کرو (موطا) ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو میلے
کپیلے کپڑوں میں ملبوس دیکھا تو ناپسند فرمایا۔ اسی طرح ایک مرتبہ پریشاں
بالوں کے ساتھ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا۔ (ابوداؤد)

ترمذی کی ایک حدیث ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ”اپنے
گھروں کو صاف ستھرا رکھا کرو۔“ کیمیائے سعادت میں لکھا ہے کہ پاکی کا
اعلیٰ درجہ پر ہے کہ بندہ کا دل غیر اللہ سے پاک ہو اس میں ذات باری کے سوا
کسی کا گزر ممکن نہ ہو، دوسرا درجہ یہ ہے کہ قلب مومن حسد، بغض، کینہ، کبر، ہدیا
، عداوت، غرور وغیرہ اخلاق رذیلہ سے پاک ہو۔ تیسرا درجہ گناہوں کی آلودگی
سے اعضائے جسم پاک ہوں۔ مثلاً زبان سے نہ جھوٹ نکلے اور نہ کسی کی
غیبت، آنکھ کبھی نامحرموں کی طرف نہ اٹھے اور ہاتھ پاؤں کسی کی ایذا رسانی
کے لئے آگے نہ پرھیں، چوتھا درجہ جسم اور لباس کا ظاہری نجاستوں سے
پاک ہونا ہے تاکہ عبادات خداوندی میں خلل نہ پیدا ہو۔

طیب

پسندیدہ، لذیذ، پاکیزہ، حلال، طعام طیب اس کھانے کو کہتے ہیں
جو جائز طریقہ سے حاصل ہو۔ انسان طیب وہ آدمی جو بد اعمالیوں سے
پاک ہو اور ایمان کے محاسن سے آراستہ ہو۔ اعمال طیبہ، اعمال حسنہ کو کہتے
ہیں، مساکن طیبہ سے خوشگوار اور پاکیزہ مقام مراد ہے۔ بلدہ طیبہ جنت
اور جوار رحمت خداوندی ہے اور کلمہ طیبہ سے سچ بول کو کہتے ہیں۔

طین

گارا، پانی سے ملی ہوئی مٹی قرآن میں ارشاد ہوا ہے۔ هُوَ التُّيْنِ

فحص ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس کے ساتھ ہی وہ فحص آئے گا جس کو اس نے گالیاں دی ہوں گی اور وہ فحص آئے گا جس پر اس نے تہمت لگائی ہوگی اور وہ فحص آئے گا جس کا خون اس نے بہایا ہوگا اور وہ فحص آئے گا جس کو اس نے مارا ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کو اس کی نیکیاں دیدی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور مطالبہ باقی ہوگا تو ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (مسلم) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدد کر اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم، پوچھا گیا مظلوم کی مدد تو ہو سکتی ہے، ظالم کی مدد کیسے کریں تو فرمایا تو اس کے ظلم کو روک دے، یہی اس کی مدد ہے۔ (بخاری) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کی آبرویا اور کسی چیز کے متعلق ظلم کیا

ہو اس کو چاہئے کہ آج اس سے معاف کر لے قبل اس کے کہ دینار و درہم نہ رہے (کیوں کہ قیامت کے دن) اگر اس کا کوئی عمل صالح ہوگا تو اس سے بقدر اس کے ظلم کے لے لیا جائے گا اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم کی برائیاں لے کر اس پر لا دی جائیں گی۔ (صحیح بخاری) حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا ہے یہاں تک کہ جب اسے پکڑتا ہے تو چھوڑتا نہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ (بخاری)

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ طِ إِنَّ أَخَذَهُ الْيَمُّ شَدِيدًا ۝ اور تمہارا پروردگار جب ظالم بستیوں کو پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے، بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی اور سخت ہے۔ (۱۰۲:۱۱) قرآن میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ۔ بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔ (۱۳:۳۱) (باقی آئندہ)

اپنے من پسند اور اپنی راشی کے پتھر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

پتھر اور اورنگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر اس آجائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مال داری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو اس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پتھر، یاقوت، مونچا، موتی، گاربیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کر دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

مزید تفصیل مطلوب ہو تو اس موبائل پر رابطہ قائم کریں

موبائل نمبر: 9897648829

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند، (یو پی) پن کوڈ نمبر: ۲۲۷۵۵۴

لوخ فتح مندی

کے لئے عمل کیا جائے یا لوخ بنائی جائے تو بے حد موثر ہوتی ہے۔ جو احباب گردش ایام بے روزگاری یا سحر جادو کے ہاتھوں پریشان ہیں ان کو دعوت عمل ہے۔

طریقہ عمل

- ۱۔ اپنا نام مع نام والدہ لکھیں (علی بن عابدہ) کل اعداد ۱۹۲
 - ۲۔ اپنا مقصد لکھیں (فتح کل امور) عدد ۷۸۵
 - ۳۔ نَصْرُ مِنَ اللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ۔ عدد: ۱۳۰۲
- حاصل کل مجموعہ اعداد ۲۲۷۹ سے قانون کے ۱۲ نفی کئے باقی عدد بچے ۲۲۶۷ حاصل عدد کو ۳ پر تقسیم کیا حاصل جواب آیا ۷۵۵ باقی ۲ بچا۔ خانہ اول میں ۷۵۵ رکھتے ہوئے ایک اضافہ کیا، خانہ ۲ میں ایک کی بجائے ۲ عدد کا اضافہ کیا۔ اس طرح نقش پر کیا جائیگا۔
- کل مجموعہ سے ۱۲ نفی کریں بقیہ کو ۳ پر تقسیم کریں حاصل تقسیم کو مثلث کے خانہ اول میں لکھیں اور حسب چال کے حساب سے مکمل نقش بنالیں۔ بعد از تقسیم ایک باقی آئے تو خانہ نمبر ۷ میں ایک کا اضافہ کریں ۲ باقی آئے تو خانہ نمبر ۴ میں ایک کا اضافہ کریں، نقش کے چاروں طرف آیت مجیدہ متذکرہ لکھ دیں۔ یہ عمل بنا کر رکھ لیں اب شرف قمر کے سعد وقت میں جو کہ روحانی تقویم ۲۰۱۸ء سے معلوم ہو سکتا ہے، الگ کمرہ میں لوہان کا نور صندل اور عود روشن کریں خود کو کیوڑہ اور گلاب کی خوشبو سے معطر کریں، اب یہ نقش چاندی کی تختی پر کسی نوکدار چیز سے کندہ کر لیں۔ بخورات کی دھونی دے کر معطر کر کے سفید کپڑے میں سی لیں اور پاس رکھ لیں۔ حسب توفیق شیرینی سفید رنگ کی بچوں میں تقسیم کر دیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد غیب سے مقصد پورا ہونے کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

معزز قارئین: السلام علیکم انیا سال ۲۰۱۸ء آپ کو مبارک ہو، گزشتہ تسلسل کو برقرار رکھتے ہوئے اور عوام الناس کی ضروریات کے پیش نظر رکھتے ہوئے اس سال میں ہجر آثار کا سادہ عام فہم اور پرتاثر عمل آپ کی نذر رہا ہوں۔ جو اپنی مثال آپ ہے، حسابی الجھنوں سے آزاد ہے نہ تو اس میں تکسیر جفری کی ضرورت ہے اور نہ کوئی اعوان العمل اور نہ موکل اور نہ جنات العمل کا دخل ہے، حدیث مبارکہ ہے (یعنی ہر کام اپنے معینہ وقت کے مرہون ہے) چنانچہ علمائے جفر و نجوم نے اپنے مشاہدات و تجربات سے ایسے اوقات کی جستجو کی جن میں کسی سیارہ کے سعد و محس اثرات درجہ کمال کو پہنچتے ہیں۔ تاکہ ان کے اوقات میں خیر و شر کے عملیات بجالانے سے صد فیصد تاثر ظاہر ہو، کمال سعادت کو شرف کہا گیا ہے، جبکہ کمال محسوس کو ہیوط کا نام دیا گیا ہے۔ بزم امروز میں ہم سیارہ قمر کے شرف کی افادیت عرض کر دیں گے۔ سیارہ قمر جو کہ دائرہ البروج میں سرطان کا حاکم ہے، یہ سیارہ جب تین درجہ برج ثور پر آتا ہے تو انتہائی سعد شعائیں زمین پر ڈالتا ہے یہ وقت اس کے شرف کا ہے لیکن اس کے مخالف برج میں یہ سیارہ جاتا ہے یعنی جس برج میں کسی بھی سیارہ کو شرف حاصل ہو تو اس کے ساتویں برج میں اس سیارہ کو ہیوط ہوگا۔ عقرب میں یہ سیارہ جانے پر محسوس ترین ہو جاتا ہے لہذا وہ افراد جن کے وقت پیدائش پر قمر محسوس ہوتا ہے عام طور پر ایسے لوگوں کی بینائی متاثر ہوتی ہے اور لادرنینہ سے محروم رہتے ہیں پٹھوں میں کمزوری نس اور پھپھڑوں میں تکلیف کے علاج وہ نزلہ زکام کی شکایت رہتی ہے۔ یعنی وہ افراد جن کا قمر کمزور ہے ان کو بیرون ملک سفر میں بھی رکاوٹیں رہتی ہیں۔ سمندر دریا اور نہر سے دور رہنا چاہئے ورنہ ایسے افراد کے ڈوب جانے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے قمری کمزوری کو دور کرنے کے لئے ذیل کی لوخ خود تیار کر لیں یا ادارہ سے بھی لوخ تیار کروا سکتے ہیں جسے لوخ شرف قمر کہا جاتا ہے بندہ ناچیز بھی یہ خدمت دینے کے لئے حاضر ہے۔

یہ خدمت دینے کے لئے حاضر ہے۔ شرف قمر کے خاص وقت میں حصول علم، حصول اولاد، سحر جادو سے نجات ترقی کاروبار اور فتح و عظمت اور درج بالا پریشانیوں کے خاتمہ

۷۸۶			چال محسوس		
۷۶۳	۷۵۵	۷۶۱	۸	۱	۶
۷۵۷	۷۶۰	۷۶۲	۳	۵	۷
۷۵۹	۷۶۳	۷۵۶	۴	۹	۲

علاج بذریعہ غذا

مگر ۱. حمل
حکیم احتشام الحق قریشی مفتاحی

ہلکا ہوتا ہے۔

برفی

فوائد: ایک قسم کی مٹھائی ہے جو کھانڈ اور مادے سے بنتی ہے، بعض اس میں کھوپرہ بھی ڈالتے ہیں، وضع اس کی مربع ہوتی ہے، گرم خشک ہے مگر حکیم نجم الغنی خاں رامپوری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک گرم ہونا چاہئے، سینے اور پیچھے دے کے لئے موافق ہے، کھانسی اور خلط بلغمی کو مفید ہے، بدن کو فرو بہ کرتی ہے، معدے کی طرف مواد نہیں گرنے دیتی، معدے کو نافع ہے۔

نفاس اللغات میں لکھا ہے کہ یہ فارس میں صابونی کہلاتی ہے، یہ غلطی ہے اس لئے کہ صابونی ایک اور شیرینی ہے اس میں دودھ یا مادے کا نام نہیں ہے، بلکہ شکر کو پانی میں ملا کر کے ملائم آگ پر قوام کر لیتے ہیں، یہاں تک کہ سخت ہو جاتا ہے اور جب ہاتھ سے اٹھاتے ہیں تو اٹھ نہیں سکتا پھر اس کو مار کر خشک خشک اور سرد کر کے گول اور چمٹی نکلیا کاٹ لیتے ہیں، یہ نہایت سفید ہوتی ہے، کبھی خوشبو کے لئے دانہ الاچھی بھی ڈالتے ہیں، غرض کہ ہندوستان کی ایک معروف اور مشہور مٹھائی ہے، ہر شخص بڑی رغبت سے کھاتا ہے۔

بڑھل

شناخت: اس کے درخت کماؤں، سکم، پوربی، بیجال، بچھی گھاٹ اور سیلون وغیرہ کئی ملکوں میں ہوتے ہیں اس کے درخت کی اونچائی تقریباً پچاس ساٹھ فٹ ہوتی ہے اس کے تنے کی گولائی بڑی ہوتی ہے، اس کی چھال آدھ انچ موٹی ہلکے یا دھندلے یا سفید رنگ کی اور کھردری ہوتی ہے اس میں دراڑیں نہیں ہوتی ہیں اس کی چھوٹی ڈالیوں اور چوں کے نیچے بھورے رنگ کے روئیں ہوتے ہیں، پتوں کا اوپری حصہ چمکا ہوتا ہے، پھاگن میں اس کے پھول لگتے ہیں اس کا پھل بھدا،

فوائد: بجورے کی ترشی گرم مزاج والے مریض کے دل کو قوت دیتی ہے، گرمی کو بجھاتی ہے، گرم مزاجوں کے لئے مقوی باہ ہے، کھانے کی خواہش پیدا کرتی ہے، صفراء اور خون کی حدت کو توڑتی ہے، غم ورنج کو جس کا باعث صفراء ہو دور کرتی ہے، پیاس کو بجھاتی ہے اور احشا کی گرمی مٹاتی ہے، خفقان گرم کو نافع ہے، دل اور معدے کے التہاب کو دور کرتی ہے، قابض ہے پرانے دستوں، پرانی صفراوی، قے اور یرقان کو دور کرتی ہے، اس کو لگانے سے داد اور جھائیں جاتی رہتی ہیں کیوں کہ اس میں جلا بہت ہوتی ہے، معدے کی حرارت کا مقابلہ کرنا اس کے خواص میں ہے، گرم مزاجوں کے معدے کو قوت دیتی ہے اور معدے میں جو کچھ صفراء پیدا ہو گیا ہو دور کرتی ہے، لطافت پیدا کرتی ہے، اس کے چھلکے اور گودے میں غذائیت ہے، مگر ترشی میں ذرا بھی غذائیت نہیں ہے اور نہ اس کے بیجوں میں غذائیت ہے، اس کی ترشی لگانے سے کپڑے سے روشنائی کا داغ چھوٹ جاتا ہے، لکھے ہوئے پر لگانے سے حروف جلد زائل کر دیتی ہے، اس کے کھانے سے صفراوی مایو لیا اور دوسواں کو فائدہ ہوتا ہے، ذہن اور حافظہ کی تیزی بڑھتی ہے، دماغ کی طرف بخارات بڑھتے ہوں تو اس کو روکنے کے لئے اچھی دوا ہے اس کے کھانے سے خمار دور ہوتا ہے، اس کی ترشی صفراء کو معدے اور آنتوں کی طرف رجوع ہونے سے روکتی ہے، اس کو آنکھوں میں لگانے سے آنکھوں کی زردی جو یرقان سے ہو دور ہو جاتی ہے، یہ ہر قسم کے جگر کے دستوں کو بند کرتا ہے، اگر بلغم کی وجہ سے سانس لینے کے اعضاء میں تنگی آجائے تو اس کے پانی کے غرغہ کرنے سے چوڑے ہو جاتے ہیں، اس کا رس صفراوی قے کو روکتا ہے اور معدے کے اجزاء کو قوت دیتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، اس کے پانی سے مرد کی قوت باہ کم ہو جاتی ہے اور شہوت کم ہو جاتی ہے اس کی ترشی اور عرق النساء کو مفید ہے۔

دید کہتے ہیں کہ بجوار کھٹا شیریں بھوک لگانے والا ہضم ہونے میں

گول اور بے ڈول ہوتا ہے یہ پک کر زرد سرخی مائل ہو جاتا ہے، گودا بھی زرد ہو جاتا ہے، مزہ چاشنی دار ہوتا ہے اور بعض میں شیرینی ترشی پر غالب ہوتی ہے اور بعض میں ترشی شیرینی پر غالب ہوتی ہے، یہ جتنا پکتا ہے اتنی ہی شیرینی ترشی پر غالب آتی جاتی ہے اور جو برخلاف اس کے ہوتا ہے اس میں ترشی زیادہ ہوتی ہے اس کے گودے کو قلے میں ڈالتے ہیں اور خالی بھی پکاتے ہیں، بڑھل جتنا عمدہ ہوتا ہے اتنے ہی بیج کم ہوتے ہیں، بیجوں کی گری سفید ہوتی ہے اس کی جڑ اور لکڑی دونوں میں سے پیلا رنگ نکالا جاتا ہے۔

مزاج : کچا سرد ہے، پکا ہوا گرم۔

فوائد : بڑھل کا کچا پھل ثقل اور بھگم پیدا کرتا ہے، صفرا کو دور کرتا ہے، ریاح پیدا کرتا ہے، پختہ دل و معدہ کو قوت دیتا ہے، اس کے زیادہ استعمال سے بھگمی بخار پیدا ہوتا ہے، منی اور بھوک کم ہو جاتا ہے، باہ میں بھی ضعف آ جاتا ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو پچھتا چاہئے جن کا مزاج بھگمی ہو، زیادہ کھالیا گیا ہو تو دیر میں ہضم ہوتا ہے، ریاح پیدا کرتا ہے، ترشی کی وجہ سے صفرا کی تیزی کو کم کرتا ہے، اس کے بیج قابض ہوتے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے کہ بیجوں کو اس کے بیج کھلانے سے قبض رفع ہو جاتا ہے اس طرح دینا چاہئے کہ ایک دانہ یا دو دانے مان کے دودھ میں پیس کر پلا دیں، یہ بیج بیجوں کے مسہلات میں سے ہیں اور اہل بنگالہ کے استعمال میں رہتے ہیں، بیجوں کو دستوں کے لئے اس کے درخت کا دودھ بھی کسی مناسب دوا کے جو شائدے کے ساتھ دیتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کے درخت کی چھال تپ دق کو دفع کرتا ہے۔

دید کہتے ہیں کہ اس کا کچا پھل گرم ہے، ہضم ہونے میں بھاری ہے، نفخ پیدا کرنے والا اور منی اور قوت ہاضمہ اور بھوک کو تباہ کرنے والا ہے اور آنکھوں کو نقصان پہنچانے والا ہے، اس کا پکا ہوا پھل بیٹھا کھنا دست آور طاقت کا بڑھانے والا ہاضمہ قوی کرنے والا اور ریاح صفراوی کو مٹانے والا ہوتا ہے، بھگم اور ہاضمہ کو بڑھاتا ہے، اس کے درخت کی چھال کو سپاری کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔

بڑی

فوائد : اس کو پکڑی یا سوکھی کہتے ہیں۔

اڑد اور موگ کے آنٹوں میں گرم مصالحہ ہینگ ملا کر گودھ کر گولیاں سی بنالیتے ہیں، خشک کر لیتے ہیں اور پکا کر استعمال میں لاتے ہیں۔ بعض لوگ گوشت قیمہ بھی داخل کرتے ہیں، اس طرح بناتے ہیں کہ دال کو لے کر پانی میں بھگو کر دیتے ہیں جب دال پھول جاتی ہے تو چھلکے اتار پھر پیس کر ہاتھ سے لت کر کے رکھ دیتے ہیں تاکہ خمیر ہو جائے پھر تھوڑی سی سیاہ مرچ اور سیاہ زیرہ پیس کر ملا کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالیتے ہیں۔ بعض لوگ تھوڑی ہینگ بھی ملاتے ہیں خاص کر اردو کو بڑیوں میں، کیوں کہ وہ بہت نفاخ ہے اور سفید کپڑے پر خشک کر کے احتیاط کے ساتھ پکاتے ہیں۔ بعض گوشت کے ساتھ اور بعض میتھی کے ساگ کے ساتھ اور کبھی دوسری ترکاری کے ساتھ گراں اور دیر ہضم ہے، مقوی بھی ہے، منی کو زیادہ کرتی ہے، کھانے کے بعد جوتے ہو جاتی ہے اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے۔ بوا سیر کو نافع ہے، بھگم صفرا اور ریاح کو دور کرتی ہے، پیاس کو تسکین دیتی ہے، گرانی مٹاتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے مگر یہ اوصاف موگ کی بڑیوں میں ہوں گے ورنہ اردو کی بڑیاں بہت ثقل ہوتی ہیں، نفخ اور ریاح پیدا کرتی ہیں اور دیر میں ہضم ہوتی ہیں، ہینگ اور گرم مصالحہ سے اس کی اصلاح اگرچہ کچھ ہو جاتی ہے مگر بالکل اردو کی تاثیر نہیں مٹ سکتی، البتہ یہی اور مولد منی ضرور ہے، اعضا کو قوت بھی دیتی ہے، مریضوں کے لئے موگ کی بڑیاں مناسب ہیں مگر یہ بھی دیر ہضم ہیں، خلط صالح پیدا کرتی ہیں، کثیر غذا ہیں، گرم مزاج والے اور تیز پتوں میں نفع پہنچاتی ہے، اگرچہ خشکی پیدا کرتی ہیں، کھانسی اور گرم نزلہ میں ان کا استعمال مناسب ہے، سرد مزاجوں، بوڑھوں اور مرطوب معدے والوں کو بغیر گرم مصالحہ اور گوشت کے نہ دینا چاہئے۔ کشمیر کی بڑیاں بہت نازک اور لذیذ ہوتی ہیں، ان کو بنانے کی ترکیب یہ ہے کہ مقشر اردوں کا آٹا پیاز و لہسن ایک ایک سیر نمک پون پاؤ ان سب کو لے کر اول پیاز اور لہسن کو چھیل کر باریک پیس لیں پھر ان کا پانی نچوڑ کر ارد کے آٹے میں ملا کر اور نمک داخل کر کے کسی برتن میں بھر کر منہ ڈھک کر رکھ دیں تاکہ خمیر ہو جائے اور کچھ ترشی آ جائے پھر پاؤ بھر سوکھا دھنیا، آدھ پاؤ سفید زیرہ، آدھ پاؤ سیاہ زیرہ، آدھ پاؤ سیاہ مرچ لے کر اول دھنئے کو تھوڑا بھون لیں پھر ان سب کو بھی پیس کر اس آٹے میں ملا کر آدھ آدھ پاؤ کی ٹکیاں بنالیں اور دھوپ میں سکھالیں اگر تھوڑا زعفران پیس کر ملا لیں تو بہت بہتر ہو جائے۔

بکری

شناخت: مشہور چوپایہ ہے عمدہ ایک برس کا ہوتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں۔ اہلی اور پہاڑی، ایشیا کے کوہستانی اطراف میں پہاڑی بکریاں کثرت سے پائی جاتی ہیں، اہلی یعنی خانگی بکریوں کی بہ نسبت ان کا قد بڑا اور سینک لمبے ہوتے ہیں بکری کی بو ہمیشہ خصوصاً نرمادہ کے جفت ہونے کے ایام میں تیز ہو جاتی ہے، مادہ ساڑھے چار مہینہ کا بھن رہ کر دو تین کبھی چار بچے دیتی ہے، سریانی بکری کے کان بہت لمبے ہوتے ہیں، ان کے سینک چھوٹے اور خم دار ہوتے ہیں اور ان کے بدن کا بال لمبا اور گھٹا ہوتا ہے۔

مزاج: گرم تر ہے (گوشت)

فوائد: دنبے کے گوشت سے جو عرب کی بھیڑ ہے، بکری کا گوشت خوبی میں کم ہے، مگر ہندوستانی بھیڑ کے گوشت سے ہر طرح بہتر اور افضل ہے اور کثیر الغذا ہے اس سے عمدہ کیموس بنتا ہے، خون لطیف پیدا ہوتا ہے، گرم مزاج والوں کے لئے موافق ہے، مریضوں کے لئے اور خاص کر گرم مزاج والوں اور سل کے مریضوں کے لئے اس سے بہتر کوئی گوشت نہیں، گرم ملکوں میں اس کا کھانا اچھا ہے۔

رازی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ جن کے بدنوں میں التهاب ہو یا محنت کم کرتے ہوں ان کو بکری کا گوشت کھانا چاہئے اس سے امتلا بہت ہی کم واقع ہوتا ہے، جس شخص کے جسم میں پھوڑے نکلا کرتے ہوں، بخار اور گرم امراض پیدا ہو جاتے ہیں اس کے لئے بکری کا گوشت بہت مناسب ہے۔ گرمی کے موسم میں اس سے بہتر کوئی گوشت نہیں جہاں تک ممکن ہو موٹی بکری کا گوشت کھانا چاہئے۔ دبلی بکری کا گوشت خراب ہے، بوڑھی بکری کا گوشت بہت ہی خراب ہوتا ہے، ایک تو بہت دیر میں ہضم ہوتا ہے، کیوں کہ اس میں رطوبت فعلیہ ہیں، یہی حال دبلی بکری کے گوشت کا ہے، اس کے حلوان یعنی چالیس روز کے بچے کا گوشت لاغر اور ضعیف کے لئے بے حد نفع بخش ہے اور موافق ہے کیوں کہ اس میں حرارت کم ہوتی ہے، کسی عضو کو چوٹ پہنچے تو بکری کا گوشت تازہ گرم باندھنے سے نفع ہوتا ہے۔ اگر کسی کے کوڑے لگے ہوں تو صدمہ رسیدہ عضو پر اس کی تازہ کھال لپیٹنے سے بہت افاقہ ہوتا ہے، کوڑے کا اثر جاتا

رہتا ہے، اس کے نیچے کے لیپ سے دماغ پر تری پیدا ہوتی ہے، دماغ کی سختی جاتی رہتی ہے، آنکھ میں درد ہو تو بکرے کا حرام مغز لگانے سے جاتا رہتا ہے، اس کا پتہ آنکھ میں لگانے سے جلاکت جاتا ہے، رتوندی بھی اس کے لگانے سے جاتی رہتی ہے۔ اگر بکری کے پتے میں تازہ سفوف کے اجزاء کا رس ملا کر آنکھ میں لگایا جائے تو بینائی میں قوت آ جاتی ہے۔ ابتدا میں اس کے استعمال سے موتیابند کو بھی فائدہ پہنچتا ہے، اس کا پت جلا کر روغن زیتون میں ملا کر بھوؤں پر لگانے سے ہال کثرت سے پیدا ہوتے ہیں، بکرے کا پتہ ناک میں ٹپکانے سے مرگی جاتی رہتی ہے اور شہد میں ملا کر قرح پر لگانے سے درد جاتا رہتا ہے، ددالی اور داء الغیل پر اس کے لگانے سے بے حد فائدہ ہوتا ہے، بکری کا جگر آگ پر بھونیں اور سر کو اس کے دھوئیں پر رکھیں اس سے رتوندی جاتی ہے اس کی کلیجی بھون کر کھانے سے دست بند ہو جاتے ہیں، بکرے کی نہایت محلل ہے، اس کی میٹھی گرمی و خشکی اور جلا پیدا کرتی ہے، محلل ہے، ہر ایک قسم کے سیلان خون کے لئے مستعمل ہے، اس کو نیم سوختہ کر کے سر کے میں ملا کر بالخورہ کے مقام پر لگانے سے بال آگ آتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ بکری کا گوشت تر اور گراں ہے، ہضم کے وقت سبک ہے، مٹی زیادہ کرتا ہے، قشقی کو تسکین دیتا ہے، تپ دور کرتا ہے، پسینہ لاتا ہے، کھانسی دور کرتا ہے، پیٹ بڑھ جائے تو اسے بھی چھانٹ دیتا ہے، آنتوں کے فتح کو مفید ہے۔

بکری کا دودھ

شناخت: اس میں مائیت غالب ہوتی ہے، بعض کے نزدیک حیثیت زیادہ ہے، سرخ رنگ کی بکری کا دودھ بہتر مانا گیا ہے۔

مزاج: تھوڑا سا گرم ہے۔

فوائد: بکری کا دودھ پیمانہ سے خون کو، کھانسی اور سل اور پھیپھڑے کے زخم کو، حلق کی خراش اور مٹانے کے زخم کو اور خنثی کو مفید ہے، مدربول ہے، دماغ کی خشکی اور بے خوابی دفع کرتا ہے اس سے فرارہ کرنا، امراض حلق کو بالخاصہ مفید ہے، حلق اور تالو اور کوؤں میں ورم پیدا ہو جائے تو بکری کے دودھ سے فرارہ کرنا چاہئے، بکری کے دودھ کو ناک میں سوگھنا، دماغ کی خشکی مٹاتا ہے اور بے خوابی کو دور کرتا ہے، گرمی سے کان

دید کہتے ہیں کہ بکری کا دودھ اشتہا پیدا کرتا ہے، پیاس بجھاتا ہے، صغرا اور بلغم کو دور کرتا ہے، بدن کو صاف کرتا ہے، اسہال اور تپ کو نافع ہے، قوت دیتا ہے، بدن کو موٹا کرتا ہے، گرمی بخون کم کرتا ہے، کان میں ڈالنے سے کان کا درد دور ہو جاتا ہے جو بکری بول وغیرہ کھاتی ہے، اس کا دودھ تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے، جنگلی بکری کا دودھ چہرے کا رنگ نکھارتا ہے، مگر کسی قدر بادی ہے۔ آنکھوں کے لئے موافق ہے، کھانسی بلغم کو نافع ہے۔

کامران اگر بتی

موم بتی کی زبردست کامیابی کے بعد

ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن دیوبند

کی ایک اور شاندار پیش کش

☆ کامران اگر بتی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ گھر کی نحوست اور اثرات بد کو دفع کرتی ہے، اہل خانہ کی روحانی مدد کرتی ہے، انہیں نحوستوں اور اثرات بد سے بچاتی ہے۔

☆ کامران اگر بتی ایک عجیب و غریب روحانی تحفہ ہے، ایک بار تجربہ کر کے دیکھئے، انشاء اللہ آپ اس کو موثر اور مفید پائیں گے۔

ایک پیکٹ کا بیہ - 35 روپے (علاوہ محصول ڈاک)
ایک ساتھ ۱۰۰ پیکٹ منگوانے پر محصول ڈاک معاف

اگر گھر میں کسی طرح کے اثرات نہ ہوں تو بھی برائے خیر و برکت روزانہ دو اگر بتی اپنے گھر میں جلا کر روحانی فائدے حاصل کیجئے، اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کیجئے۔

ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز فاؤنڈیشن

محلہ ابوالعالی دیوبند (یو پی)

پن کوڈ نمبر: 247554

میں درد ہو تو اس کے ٹپکانے سے جاتا رہتا ہے، اگر بکری کے دودھ میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں تو خشکی اور بے خوابی کے لئے بہت مفید ہے، بکری کا دودھ امراض دل خفقان غم و سواس اور وحشت مزاج کو فائدہ دیتا ہے، امراض مضمیجہ دور ہوتے ہیں، تازہ دودھ زیادہ مناسب ہوتا ہے اور گرم یا گرم پینا چاہئے، جوان اور تندرست بکری کا دودھ استعمال کرنا چاہئے، بوڑھی بکری کا دودھ نہیں مگر گرم دودھ پینے سے قبض دور ہو جاتا ہے، پاخانہ ملائم اور باہ کو قوت پہنچاتا ہے، پیشاب زیادہ لاتا ہے، عورت کے ساتھ زیادہ صحبت کرنے کے نقصان کو دفع کرتا ہے، اگر خشکی و گرمی سے عرق النسا کا درد پیدا ہو جائے تو بکری کا دودھ استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ روس نے کہا ہے کہ گائے کے دودھ بہ نسبت اس سے دست کم آتے ہیں۔ طبری نے کہا کہ دستوں اور گرمی کے بخاروں کو دفع کرتا ہے، دستوریدوں نے کہا ہے کہ بکری کے دودھ کے نقصانات پیٹ کے لئے دوسرے دودھوں سے کم ہیں۔ اس لئے معدے کے موافق ہے، بکری کا دودھ سرد مزاج والوں کو نا موافق ہے، نفخ پیدا کرتا ہے، اس کی کثرت سے ڈکاریں اور جمائیاں آنے لگتی ہیں، جیٹھ اور بیساکھ میں تپ آئے تو اس دودھ کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے، تپ دق اور گرمی کی پرانی تپ کو مفید ہے جس کا مزاج گرم ہو وہ بکری کا دودھ اگر استعمال کرتا ہے تو فریبی بڑھتی ہے، جتنی طبیعت برداشت کرے اتنا دودھ استعمال کرنے چاہئے اور جتنا آسانی سے ہضم ہو سکے اتنا لینا چاہئے، پونے چار تولہ سے ساڑھے پانچ تولہ تک دودھ میں تولہ ڈیڑھ تولہ پانی ملا کر ساڑھے تین ماشہ مدبر خوب کلاں کے ساتھ پلانا شروع کریں اور تلیمن کی ضرورت ہو تو تولہ ڈیڑھ تولہ شربت بنفشہ بھی ملائے رہیں اور ہر روز ڈیڑھ تولہ دودھ اور تھوڑا تھوڑا پانی اور شربت اضافہ کرتے رہیں، جہاں تک معدے کے موافق آئے جب ضرورت باقی نہ رہے تو بتدریج کم کریں یہاں تک کہ بالکل چھوڑ دیں۔

ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بکری میں تپ دق کے جراثیم فوراً اثر نہیں کرتے، بکری کا دودھ اس لئے نہیں استعمال کیا جاتا ہے کہ اس میں قدرے بو پائی جاتی ہے۔ ایک جرمن ڈاکٹر کی رائے ہے کہ بکری کے دودھ سے گرمی کے اجزاء نابود ہو سکتے ہیں۔ عورت کے دودھ میں جس قدر اجزاء ہوتے ہیں جن سے بھی اور خون بنتے ہیں، اسی قدر بکری کے دودھ میں ہوتے ہیں۔

چھٹی حس۔ انسانی فکر کی ماورائی وراثت

ہوں۔ نتیجہ اس جنگ کا فوجوں کی ناقابل توجہ شکست اور ہسپائی میں ظاہر ہوا۔ عام حالات میں ایک عام انسان اس واقعہ کو سٹریائی کیفیت کے سوا کچھ نام نہیں دے گا لیکن اس کی صداقت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ایک کسان لڑکے کی چھٹی حس کا واقعہ

ایک بالکل ان پڑھ سادہ سا کسان لڑکا جو اپنی اس چھٹی حس کی وجہ سے بے حد مشہور تھا۔ جس کا نام رابرٹ تھا۔ اس نے یہ بتایا کہ ہنری ہفتم کے دور اقتدار میں اسے دربار میں طلب کیا جائے گا جہاں اس کی پیشین گوئی کو جسر پر درج کرنے کے بعد اسے سزا دی جائے گی اور اس طرح اس کی موت واقع ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسے بادشاہ وقت کے دربار میں طلب کیا گیا۔ اس نے اپنے ملک میں ”خانہ جنگی کی صورت حال اور چالس اول کی دستبرداری کی پیشین گوئی کی جو اس لڑکے کی موت کے طویل عرصہ کے بعد درست ثابت ہوئی لیکن لڑکے کو حوالات میں بند کر دیا گیا اور پھر جیل کے حکام اسے بھول گئے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ قابل رحم حالت میں موت کا شکار ہو گیا۔

چھٹی حس کی بڑھتی ہوئی دوری

صاحب غور و فکر انسان، انسانی تاریخ میں مختلف ممالک کے افراد میں بلاشبہ ایسے معروف انسانوں کا پتہ چلا سکتے ہیں جو عظیم قوت کے حامل تھے لیکن آج کل تو عدم یقینی کی دہاء ایک فیشن کی صورت اختیار کر چکی ہے جس کی وجہ سے لوگ پرانے نظریات کی تنقید و تمسخر سے بھی باز نہیں آتے ہیں لیکن ایسے عظیم انسانوں کی عظمت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ حالانکہ کے ایسے افراد کی تعداد بلاشبہ کم نہیں ہے بلاشبہ ان میں ناقابل یقین قوت ارادی موجود تھیں جس کی وجہ سے ان کی پیشین گوئیاں بڑے بڑے مفکر عالمین اور فلسفہ دان اپنے پاس ریکارڈ کے طور پر رکھتے تھے اور بڑے بڑے لیڈران سے مشورہ طلب کرتے تھے کیونکہ ان کی خلوص نیتی اور انسان دوستی شک و شبہ سے بالاتر تھی اب یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ بیسویں صدی کے لوگ ان باتوں اور اس فکری عظمت کا اعتراف کیوں نہیں کرتے اس کی وجہ عدم واقفیت اور

پرانے نظریات کا بنیادی لیکن انتہائی دشوار تخلیق فکر و ادراک جو روحانی علوم کی وجہ سے نشوونما پاتا ہے اور اس کی کمی روحانی قوتوں کے انحطاط کا سبب تصور ہوتی ہے۔ کائنات وقت کے تغیر کے ساتھ بدلتی جا رہی ہے اس سر زمین پر نشوونما کا فطری عمل تخریب و تعبیر اگرچہ باقاعدگی سے جاری و ساری ہے اور انسان اپنی فکری صلاحیتوں کی ماورائی قوتیں ستاروں کے جہاں سے آگے نکل گئی ہیں۔ لیکن ہماری روحانی اقدار اور علوم وی وسعت کا ربط اسی انداز سے آج بھی قمر اور نجوم سے وابستہ ہے جیسے کبھی پہلے ہوا کرتا تھا۔ سمندر کی وسعتیں سمٹ رہی ہیں۔ فلکیاتی اجرام کے درمیان لامحدود فاصلے احاطہ سفر میں آگے ہیں اور حیرت ناک نظریات کیمیائی فارمولوں کے توسط سے صداقت اور علوم پر منج ہو رہے ہیں۔ مگر انسانی فکر کی لاشعوری قوت تمیز جیسے ”چھٹی حس“ کا نام دیا جاتا ہے آج تک اس کی ماہیت کا اندازہ صحیح طور پر نہیں لگایا جاسکا ہے۔ حالانکہ یہ انسانی فطرت کی ماورائی وراثت ہے۔ اس ہمہ گیر قوت تخیل کی وسعت اگرچہ اب تک ہمارے علم میں بہت کم آئی ہے مگر جہاں تک میراثاتی نظریہ اور عقیدہ ہے کہ یہ اولیائے کرام کی قوت ادراک ہے اور آج کل اسے صحیح طریقے سے دیکھنے والے چند لوگ اور چند واقعات بھی نہیں ملتے۔

لنکارین فوجیوں کی تباہی و بربادی۔ چھٹی حس کا حیرت انگیز واقعہ اگر ہم اس قوت کی وسعت اور عمل پذیری کا جائز لیں تو اس کے حیرت انگیز کارنامے پوری تاریخ انسانی میں بیٹھا ملتے ہیں۔ ان قوتوں میں کچھ ایسے ہی ناقابل فراموش بین الاقوامی شہرت پذیر واقعے رونما ہوئے جن کی صداقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ انہیں واقعات میں ایک ناقابل یقین واقعہ BATTEE OF KOSES ہے جس میں تمام لنکارین فوجیں تباہ و برباد ہو گئیں تھیں اس کی ناکامی کا پہلا واضح طور پر ایک چین گوئی کے ذریعے اعلان کر دیا گیا تھا اور احساسات نے ان تباہ کاریوں کا پلے ہی سے اندازہ کر لیا تھا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کہیں خون کی بارش ہوتی ہو اور زخمی بچے کرا رہے

مددگار ثابت نہیں ہو سکتے کیونکہ اس وقت دشمن کے حملہ کا بے حد خطرہ تھا میں نے اپنا احساس دوستوں پر واضح کیا مگر کسی نے اس پر غور نہ کیا۔ دریں اثنا ہم سب ایک ٹینک میں گھس گئے جب کہ اچانک دشمن کے طیارے نے ہم پر حملہ کر دیا ٹینک تباہ ہو گیا۔ ماسواہے میرے تمام ساتھی موت کی گناہم وادی میں کھو گئے۔

میں اس سپاہی کی بات پر یقین کئے بغیر نہ رہ سکا کیونکہ یہ ایک ایسی قوت ہے جس کی عظمت کا میں قطعی معترف ہوں۔ علاوہ ازیں میں نے کوئی ایسی مثال اس قوت عظیم کی ”لا شعوری“ پیکر سے جدا ہو کر نہیں دیکھی بلکہ میں اس سے ایک لا شعوری عمل اور خوبی کا نام دیتا ہوں۔ اسی طرح مجھے اس قوت کی کئی اور مثال اس عظیم کی ”لا شعوری“ پیکر سے جدا ہو کر نہیں دیکھی بلکہ میں اسے ایک لا شعوری عمل اور خوبی کا نام دیتا ہوں۔ اسی طرح مجھے اس قوت کی کئی اور مثالیں ثبوت کے طور پر کئی ازمینوں اور جنگ میں شامل سپاہوں نے پیش کی ہیں جیسا کہ ہوائی فوج کے کئی افراد نے بتایا کہ انہوں نے اپنی اس قوت سے ایک آنے والے خطرناک حادثے سے کئی جانوں کو تلف ہونے سے بچایا ہے اسی طرح کئی پائلٹوں نے اس قوت حس کی وجہ سے اپنے جنگی طیارے کو دشمن کی زد سے فوآپچالیا اور یہ اس وقت ہوا جب کہ دشمن کے طیارے اسے زرخے میں لینے کے لئے اچانک سامنے آنے والے ہوتے تھے۔ ایک شفاف دن کی روشنی میں اس قوت تمیز سے کئی معجزے ظہور میں آئے ہیں۔ علاوہ ازیں جنگ کے دوران عموماً کئی افراد نے اپنی چھٹی حس کو کافی کارآمد مددگار پایا ہے کیا آج کل کے حالات جنگی کھچاؤ سے کم ہیں؟ میں سوچتا ہوں آج کل کے انسان نے اپنے آباؤ اجداد کی اس قوت سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ اس قوت کے حصول میں کوئی مشکل حائل نہیں ہے اگر اس قوت کے حصول کی تمنا کرے تو سب سے پہلے اسے کم خوشی اور کم خوری کی عادت ڈالنا چاہئے کیونکہ بسیاری خوری غفلت کرتی ہے اس کے بعد ہی وہ شخص سوسائٹی کے لئے کارآمد ثابت ہو سکتا ہے۔ اکثر آپ نے دیکھا ہو کہ امراء اپنی تحکمن اور کلفت دور کرنے کے لئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر سکون کی تلاش میں جاتے ہیں دراصل یہی وہ خواہش ہے جو اس قوت کے رو بہ عمل ہونے کی صلاحیت کا پتہ دیتی ہے۔ انجام کار میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکوں گا کہ یہ وہ عظیم قوت ہے جو انسان کو نا دیدہ اور نہ ختم ہونے والے روحانی خزانوں سے سرفراز کر سکتی ہے اور وہ اس دولت سے لوگوں کو خاندانہ پہنچانے کے اہل ثابت ہو سکتے ہیں جیسے ایک دولت مند اپنی جائیداد کا فیکس ادا کرتا ہے۔

علوم روحانیت اور نفسیات سے عدم دلچسپی ہے۔ ان تمام تر عدم دلچسپیوں کی بنیادی وجہ آج کل ناگفتہ بہ سانی معاشرتی اور نفسیاتی عوامل کے ساتھ ساتھ ناخالص خوراک بھی ہے اس میں صداقت قرآنین اور حقائق سے ملتی ہے کہ سولہویں صدی میں نام نہاد قسم کی جادوگریوں کی اگر نجی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ جھوٹ کا پلندہ نہیں تحقیق اور انہیں اپنی شکم پری کے لئے روٹی چرائی پڑتی تھی اور اس طرح ہنری ہفتم کے دربار میں بلایا جانے والا لڑکا ایک معمولی سے کسان کا لڑکا تھا مگر اس کی سادہ زندگی پر سکون تھی اور خوراک معمولی تھی یہی وجہ تھی کہ اس کی ”چھٹی حس“ نتیجہ خیز تھی لیکن مصنوعی طور پر اس قوت کے حصول کے لئے تکلیف دہ عملوں سے گزرنا پڑتا ہے تب کہیں اسے ”چھٹی حس“ کی بیداری حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے مستقبل کے متعلق بتانے والے بھکاری اور پیشہ ور قسمت بتانے والے بڑی سخت زندگی گزارتے ہیں۔

چھٹی حس اور اولیاء کرام کا قلب طعام

اس حقیقت سے روگردانی نہیں کی جاسکتی کہ گزشتہ سو سال سے انسان تقریباً پہلی کئی صدیوں سے بہتر طور پر زندگی گزار رہا ہے اور سہل انگاری بن گیا اور یہ ایک میڈکل سروے نے بات قطعی کر دی ہے کہ انسان تعیش اور سہل انگاری کے ساتھ ساتھ عمومی ضرورت حیات سے کہیں زیادہ خوراک کھانے کا عادی ہو گیا ہے اس لئے اس عظیم قوت سے عاری ہو گئے ہیں۔

ایک یورپین مصنف لکھتے ہیں کہ ”میں بے حد خوش نصیب افراد میں سے ایک ہوں کہ اگر میں نے کہیں کوئی شخص جس میں ”چھٹی حس“ کی صلاحیت دیکھی تو فوراً میں نے اس سے رابطہ قائم کیا اور اپنے احساسات کی تشفی کا باعث ثابت ہوا۔ اس سے ملنے پر اکثر و بیشتر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ یہ افراد جنگ اور اس کے بعد کے اثرات کی وجہ سے کافی تکلیفوں میں گھرے رہے اور اپنی قوت کی وجہ سے بے انتہا مشکلات سے دوچار رہے۔ اسی طرح ناگفتہ حالات میں ”چھٹی حس“ والوں کی تکلیف کا ذکر مجھ سے ایک سپاہی نے کیا جو مختلف جنگوں میں حصہ لے چکا تھا جس کا تعین صحرائی فون کے آٹھویں گروپ Desert Rat میں تھا کہ ایک دن جب ہماری سپاہی تھوڑی دیر کے لئے ملتوی ہوئی ہم سب بے حد تھکے ہوئے اور پریشان تھے اچانک میرے احساسات پر ایک بوجھ سا طاری ہو گیا اور یوں معلوم ہوا کہ ہم سب کے جسم مفلوج ہو گئے ہیں اور ہمارے ٹینک بھی ہماری زندگی بچانے میں

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از : ناگپور

نام : سلطان احمد راہی

نام والدین : شمیم النساء، احمد ملک

تاریخ پیدائش : ۳ جون ۱۹۷۹ء

قابلیت : بی اے (علیگ)

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں ۲ حرف نقطے والے ہیں، باقی ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، بہ اعتبار حروف آپ کے نام میں آتش حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۴۳۹ ہیں۔ ۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے، سات عدد کا حامل سیر و تفریح کا شائق ہوتا ہے اور اکثر سفر کے مواقع اس کو میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل علم کلام، علم فلسفہ، ادب اور شاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے۔ اگر یہ شخص تصنیف و تالیف میں دلچسپی رکھے تو یہ بہت جلد اپنے ہم عصروں میں ممتاز ہو جاتا ہے اور اپنی انفرادیت ثابت کرنے میں اس کو ہر دست کامیابی مل سکتی ہے۔ اس کے اندر ایک خامی ہوتی ہے کہ یہ غفلت بازی کی وجہ سے شریفوں کو رذیل اور رذیلوں کو شرف سمجھنے کی غلطی کا شکار ہو جاتا ہے اور کئی بار اپنے بلند مقام سے گر جاتا ہے، صاحب فہم ہوتا ہے، لیکن کئی بار اپنی زندگی میں غلط فیصلے کر بیٹھتا ہے جو عمر بھر اس کو رلاتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ بہت حساس ہوتے ہیں اور بہت جلد لوگوں سے بدظن اور بدگمان ہو جاتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتے اور بدگمان ہوتے ہی دوسروں پر حملے شروع کر دیتے ہیں۔

سات عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے اور انہیں غفلت علوم سے یک گونہ دلچسپی ہوتی ہے لیکن اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی قسمت انہیں خوشیاں عطا کرتی ہے۔ ۷ عدد کی خواتین کی شادیاں اکثر مال دار گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ شوہر کے دل پر راج کرنے میں کامیاب رہتی ہیں اور مجموعی طور پر یہ خواتین عیش و عشرت کی زندگی گزارتی ہیں۔ ۷ عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کا حصہ ہوتے ہیں، ان میں کاپلی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، ان کا مزاج سیما بی قسم کا ہوتا ہے، دم میں تولد دم میں ماشہ ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ جذباتی ہوتے ہیں، یہ جذبات کی رو میں تنکے کی طرح بہہ جاتے ہیں، اچھی بری بات میں مبالغہ کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، یہ جب کسی کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو اس کو ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اور جب یہ کسی کی برائی کرتے ہیں تو اس کو تختِ امثریٰ میں پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں، اعتدال سے یہ ہمیشہ محروم رہتے ہیں، یہ لوگ افراط و تفریط سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، جھگڑوں سے دور رہتے ہیں اور اگر جھگڑوں میں پڑتے ہیں تو ان کے حصے میں صرف شکست آتی ہے، کیوں کہ ہر جھگڑے میں یہ صرف دل کا استعمال کرتے ہیں عقل کا نہیں۔ اس لئے اکثر و بیشتر ان کے حصہ میں صرف خسارہ اور بدنامی آتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات رہتی ہیں، یہ جلد ہی خوش فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور حالت بیداری میں یہ اتنے خواب دیکھ لیتے ہیں کہ ان کی اچھی تعبیریں ممکن نہیں ہوتیں، ان میں وفاداری کی صفت ہوتی ہے لیکن حساس ہونے کی وجہ سے بہت جلد دوستوں سے بدگمان ہو جاتے ہیں اور اپنی روش بدل لیتے ہیں، ان کو روش بدلنے کی وجہ سے ہمیشہ نقصان

ہی ہوتا ہے، لیکن بار بار نقصان اٹھانے کے باوجود یہ اپنی فطرت نہیں بدلتے۔ ۷۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہیں، کتابوں سے انہیں بہت انسیت ہوتی ہے، یہ مطالبہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً نیک ہوتے ہیں، ان کی سوچ و فکر نکھری ہوئی ہوتی ہے لیکن ان کو اپنی زندگی میں بار بار انقلابات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان کی خوشیاں اور راحتیں طویل المدت نہیں ہوتیں، خوشیاں اور راحتیں ان کے ساتھ دیر تک وفا نہیں کر پاتیں۔ ۷۸ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دار و مدار ان دوستوں پر منحصر ہوتا ہے اگر انہیں اچھے دوست نصیب ہو جاتے ہیں تو ان کو سکون کی دولت مل جاتی ہے اور اگر ان کا سابقہ برے دوستوں سے اور منافق قسم کے لوگوں سے پڑ جاتا ہے تو ان کی زندگی میں ایک طوفان برپا ہو جاتا ہے اور ان کی کشتی حیات اس طوفان میں ہلکولے کھانے لگتی ہے۔

۷۹ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، ان میں سوچ و فکر کا مادہ ہوتا ہے اور اس مادے کی بنا پر یہ لوگ کوئی آفت پر اپنا راستہ بدل دیتے ہیں، لیکن کئی بار راستہ بدلتے وقت یہ غلطی کر بیٹھتے ہیں اور آسمان سے گر کر کھجور کے درخت میں لٹک جاتے ہیں، اس لئے بے شمار خوبیوں کے امین ہونے کے باوجود یہ خوشیوں اور راحتوں سے محروم ہی رہتے ہیں اور ان کی زندگی میں ہمیشہ ایک ادھورا پن سا باقی رہتا ہے، یہ کئی بار اپنی غفلت، اپنے تسائل اور اپنی خواہ مخواہ کی ہچکچاہٹ کی وجہ سے بھی اچھی منزلوں سے دور رہ جاتے ہیں اور کامیابیاں ان سے خفا ہو کر دور چلی جاتی ہیں، بدگمانی اور تعلقات کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے یہ اپنی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں اور اپنی محنت کو بھی رائیگاں کر دیتے ہیں، ان کے اچھے دوست ان سے دور ہو جاتے ہیں اور ان کو بار بار اکیلے پن کا صدمہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷۷ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر و ضبط کا مادہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی کو پسند کرتے ہیں، آپ کو محفلوں اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، آپ صرف ان مجلسوں کو پسند کرتے ہیں جو سنجیدگی اور تہذیب کی آئینہ دار ہوتی ہیں، آپ چھوڑ پن سے ہمیشہ بیزار رہتے ہیں اور گندے مذاق سے بھی آپ کو سخت نفرت ہے، آپ اپنی زندگی میں بار بار بے جا

اختلافات کا شکار ہوتے رہیں گے لیکن بذات خود آپ امن اور عافیت پسند ہیں۔ آپ کے اندر بے شمار خوبیاں موجود ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کے اندر ایک طرح کی پست ہمتی اور احساس کمتری ہے، اس لئے آپ بروقت اقدام کرنے سے محروم رہتے ہیں اور ان خوشیوں سے بھی محروم ہ جاتے ہیں جو آپ سے وابستہ ہونے کے لئے بے قرار تھیں۔

دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے اور اپنی اس فطرت کی وجہ سے آپ اکثر اچھے دوستوں کو گندا کر دیتے ہیں، آپ کے مزاج میں ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی اکثر آپ کے لئے نئے نئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو دوستوں اور دشمنوں کا نشانہ بنا پڑتا ہے، حساس ہونا بری بات نہیں لیکن حد سے زیادہ حساس ہونا اور دوستوں سے جلد بدگمان ہو جانا ایک عیب ہے اور اس عیب سے پیچھا چھڑالینا آپ جیسے اچھے لوگوں کے لئے بہت ضروری ہے، ورنہ زندگی میں دوریوں کے سوا کیا بچے گا اور احباب و اقارب سے یہ دوریاں ایسا صدمہ ہیں جو انسان کو تڑپاتا ہے اور انسان کے پاس غم جدائی کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔

آپ کی مبارک تاریخیں : ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، آپ کا کلکی عدد ۳ ہے، ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو اس آئیں گی اور آپ کے لئے سکون و راحت کا باعث بنیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو۔ ۵، ۴ اور ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، یہ اعداد نہ آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گے اور نہ ہی مفید۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ اپنا اثر دکھائیں گے، ان اعداد کو لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ ہی قابل ذکر نقصان۔

ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور ہی رہیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غذائی، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد ہے۔ اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، وحشی پراگندی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہو اگر وہ جھیل، سمندر یا کسی نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ رکھیں تو ان کے حق میں سودمند ہو۔ ایسے لوگوں کو کہ جن کا مرکب عدد ۱۶ ہو، الکحل کے بنے ہوئے تمام مشروبات سے پرہیز

۷۸۶

۹۸	۱۱۲	۱۰۹	۱۰۶
۱۱۰	۱۰۵	۹۹	۱۱۱
۱۰۴	۱۰۷	۱۱۴	۱۰۰
۱۱۳	۱۰۱	۱۰۳	۱۰۸

آپ کے مبارک حرف ک اور ق ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، آپ کانوں کے اور پیٹ کے بہت کچے ہیں، آپ لوگوں کی باتوں میں بہت جلد آ جاتے ہیں اور بہت آسانی سے گمراہ ہو جاتے ہیں، آپ اپنے کسی راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، کسی اور کا راز محفوظ رکھنا تو آپ کے بس سے باہر ہے، اپنے رازوں کو طشت از بام کر کے آپ بار بار نقصان اٹھائیں گے اور آپ کو بار بار ندامت اور شرمندگی سے بھی دوچار ہونا پڑے گا، غیر معمولی خساروں سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے رازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں : نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور و فکر، پراسراریت، جذبہ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں : بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، تنقید، پیٹ اور کانوں کا کچا پن وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، لیکن اس دنیا میں اچھے لوگ وہ مانے جاتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے کنارہ کش ہونے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات ان لوگوں کی جسمانی صحت و تندرستی کے لئے تباہ کن ثابت ہوتے ہیں اور ان کوئی نئی بیماریوں میں مبتلا کرتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں : ۲۸، ۱۷، ۱۳، ۴

اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، اپنے خاص کاموں کے لئے بدھ کو اہمیت دیں، جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہم ہیں۔ اپنے مخصوص کاموں کے لئے آپ جمعہ اور اتوار کو بھی فوقیت دے سکتے ہیں، البتہ پیر (سوموار) کے دن اپنے خاص کاموں کو انجام دینے سے پرہیز رکھیں۔ ہیرا، یاقوت اور پتھر جیو آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کو ہاذن اللہ فائدہ پہنچائیں گے اور بحکم خداوندی آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا ذریعہ بنیں گے ان میں سے کسی بھی پتھر کو چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ پتھر کا وزن کم سے کم ۳ رتی اور چاندی کا وزن زیادہ سے زیادہ ساڑھے چار ماشہ ہو۔

جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصے میں امراض ہازو، امراض کمر، پیپسروں کے امراض، پٹھوں کا درد، جوڑوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، اعصابی تناؤ کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو پھلوں کا جوس بطور خاص فائدہ پہنچائے گا وقتاً فوقتاً پھلوں کے جوس کا استعمال کرتے رہیں، انشاء اللہ آپ کی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا اور آپ تندرست رہیں گے۔

آپ کے نام میں ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۳۵۹ ہیں، اگر ان اعداد میں اسم ذات الہی کے اعداد ۶۶ بھی جمع کر لئے جائیں تو کل اعداد ۴۲۵ ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے ترقیوں اور کامیابیوں کا ذریعہ بنے گا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

معاملہ میں عدل اور انصاف کو ملحوظ رکھتے ہیں، کسی کے ساتھ بھی نا انصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنے کاموں میں منظم نہیں رہتے، کبھی کبھی سستی اور کاہلی آپ کو اہم کاموں سے روک دیتی ہے، آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے تمام کاموں میں اپنی دلچسپی کو بہر حال برقرار رکھیں، اور پیسوں کے معاملے میں بھی آپ کو بیدار اور چوکنار ہونا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ کا عدد دوبار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ موجود ہے، آپ اکثر جذباتی ہو جاتے ہیں، جب کہ آپ کو اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں آپ لوگوں کی مدد کرتے ہوئے ہیں بھی اکثر کنٹرول سے باہر ہو جاتے ہیں اور دل پھینک قسم کے انسان بن جاتے ہیں، یہ بے جا سخاوت آپ کے لئے نقصان دہ بنتی ہے۔ مدد اور تعاون کے سلسلہ میں بھی ہر انسان کو راہ اعتدال سے ادھر ادھر نہیں ہونا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک ادھورہ پن ہمیشہ رہے گا، آپ کی خواہشات اور آپ کی ضروریات کبھی مکمل نہیں ہو سکیں گی۔ آپ کا فوٹو آپ کے اندر کی کشمکش کو واضح کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ ہر وقت سوچ و فکر میں مبتلا رہتے ہیں اور آپ ایسے کرب میں مبتلا ہیں جو آپ کو کبھی چین سے نہیں رہنے دیتا۔

آپ کے دستخط سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آپ خود کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ آپ کی اصل حقیقت لوگوں پر عیاں بیاں نہ ہو سکے لیکن آپ کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہوتے۔

یہ کالم آپ کے لئے ایک مکمل رہنمائی ہے، اس کو پڑھ کر اپنی شخصیت کو نوک پلک کو درست کرنے میں آپ کو آسانی رہے گی اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر سامنے آئے گی، بشرطیکہ آپ کو خود کو سنوارنے کے لئے کمر بستہ ہو جائیں۔

۳	۶	۹۹
۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اپنے خیالات بہتر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کریں اور اپنے گھریلو مسائل پر اپنی گرفت مضبوط رکھیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات و احساسات کی پروا نہیں کرتے اور آپ کی یہ فطرت آپ کی شخصیت کے حسن کو پامال کرتی ہے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پر جوش ہیں، لطیفہ گوئی آپ کی فطرت ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا آپ ہنر جانتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴ اور ۵ موجود نہیں ہیں، ۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ روز مرہ کے کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ بنتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ اس لاپرواہی کی وجہ سے آپ کے کئی کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پاتے اور ان کاموں کا ادھورا پن آپ کے لئے اذیت دہ ثابت ہوتا ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گھریلو زندگی میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں، جس کی وجہ سے آپ کے گھر کا نظام اتھل پتھل ہو جاتا ہے اور اہل خانہ کو بے چینی اور اضطراب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کو فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی ہے اور آپ آرٹ کو بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

میں حیرت سے عجی نو جوان کی طرف دیکھنے لگا۔ ”کیسی امانت؟“
میں تمہاری بات کا مفہوم نہیں سمجھا۔

”جب میں جیلان سے رخصت ہو رہا تھا تو آپ کی والدہ محترمہ نے مجھے آٹھ دینار دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ رقم میرے بیٹے عبدالقادر تک پہنچا دینا۔“ نو جوان نے امانت کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ”مگر افسوس! میں اس راستے میں ثابت قدم نہ رہ سکا، تین دن کی فاقہ کشی نے مجھے خیانت پر مجبور کر دیا۔“ یہ کہہ کر نو جوان ہچکیوں سے رونے لگا۔ ”اللہ میرے اس گناہ کو معاف فرمائے۔“

میں بہت دیر تک اسے تسلیاں دیتا رہا، پھر جب اس نو جوان کی حالت سنبھلی تو ہم دونوں نے باقی کھانا کھایا اور رزاق عالم کا شکر ادا کیا۔ رخصت ہوتے وقت میں نے چار دینار اسے دیدیئے کہ وہ میری ہی طرح غریب الوطن بھی تھا اور مجبور بھی۔

☆☆☆

اسی طرح شیخ ابو محمد عبداللہ جیانی ”کا بیان ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا۔

ایک دن میں کسی ویران مقام پر بیٹھا اپنا سبق یاد کر رہا تھا کئی وقت کی فاقہ کشی کے سبب بار بار میری آنکھیں دھندلی ہو جاتی تھیں اور سر چکرانے لگتا تھا۔ ناگہاں ایک صدائے غیبی سنائی دی۔

عبدالقادر! کب تک بھوکا رہے گا؟ جا کسی سے قرض لے لے تاکہ تجھے علم حاصل کرنے میں دشواری پیش نہ آئے۔“

”میں اپنے وطن سے بہت دور ہوں جہاں میرا کوئی شناسا نہیں پھر مجھے کون قرض دے گا؟“ میں نے اس غیبی آواز کے جواب میں کہا۔

”جس نے تجھے اس ویرانے میں پکارا ہے وہی تیرے قرض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔ اطمینان سے اپنا کام کر!“

کیا آپ جیلان کے رہنے والے ہیں ایک نو جوان عبدالقادر کو جانتے ہیں۔“ اس نے لقمہ توڑتے ہوئے کہا۔

”میرا ہی نام عبدالقادر ہے۔“ میں نے عجی نو جوان کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

میری بات سنتے ہیں اس کے ہاتھ سے کھانے کا لقمہ چھوٹ کر زمین پر گر پڑا اور چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔

ابھی میں اس کی بدلتی ہوئی کیفیت پر حیران ہی ہو رہا تھا کہ نو جوان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اپنے ہم وطن کی یہ بگڑی ہوئی حالت دیکھ کر میں نے بھی کھانا چھوڑ دیا۔

وہ نو جوان بہت دیر تک سکوت کے عالم میں بیٹھا رہا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔

”تم نے کھانا کیوں چھوڑ دیا؟ خیریت تو ہے؟“ میں نے مضطرب ہو کر نو جوان سے پوچھا۔

”اب یہ روٹی میرے حلق سے نہیں اتر سکتی میں تمہارا مجرم ہوں۔“ شدید رقت کے سبب نو جوان کو گفتگو کرنے میں دشواری پیش آرہی تھی۔

”تم کس جرم کی بات کر رہے ہو؟ مجھے بھی تو کچھ بتاؤ۔“ نو جوان کے بہتے ہوئے آنسوؤں نے میرے اندر بھی اضطرابی کیفیت پیدا کر دی تھی۔

”میرے بھائی! یقین کرو کہ میں تمہیں بہت دنوں سے تلاش کر رہا ہوں۔“ نو جوان نے روتے ہوئے کہا۔ ”جب میں بغداد آیا تھا تو میرا ذاتی خرچ بھی موجود تھا مگر تمہاری جستجو نے اتنا طول کھینچا کہ ساری رقم صرف ہو گئی۔ تین دن سے میں نے کچھ نہیں کھایا تھا۔ مجبوراً آپ کی امانت میں سے کچھ رقم لے کر یہ چیزیں خریدیں اور پیٹ کی آگ بجھانے بیٹھ گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ سے ملاقات ہو گئی یہ آپ ہی کا کھانا ہے۔“

نان ہائی نے محبت سے مسکراتے ہوئے دیکھا۔ ”میں! اتنی کیا جلدی تھی؟“

شیخ ابو محمد عبداللہ جیانیؒ کی روایت ہے، حضرت غوث اعظمؒ نے فرمایا۔

اہل بغداد کی ایک جماعت علم فقہ میں مشغول تھی، جب اناج کٹنے کے دن آتے تو طالب علموں کی یہ جماعت ”یعقوب“ کے نام کے ایک گاؤں میں چلی جاتی اور مقامی باشندے علم کی سرپرستی کے طور پر اس جماعت کو کچھ فائدہ دیدیتے۔ ایک ہاران لوگوں نے مجھے بھی اناج حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ میں اس وقت کم عمر تھا، اس لئے ان کے ساتھ چلا گیا۔

اسی گاؤں میں ایک نہایت عابد و زاہد بزرگ شریف یعقوبی رہتے تھے، مجھے ان کی زیارت کا شوق ہوا اور میں سارے کام چھوڑ کر بزرگ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو بہت سے لوگ شیخ کے حلقے میں موجود تھے، میں بھی خاموشی سے ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ شیخ شریف یعقوبی مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔ بظاہر وہ سیدھی سادی بات کہتے مگر ہر شخص اپنی علمی اور ذہنی صلاحیت کے مطابق مفہوم اخذ کرتا، یہی شیخ کی تقریر کا کمال تھا، آخر مجلس ختم ہوئی اور تمام لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے مگر میں شیخ کے سامنے کھڑا رہا۔

”نو جوان! کیا کوئی سوال باقی رہ گیا ہے؟“ شیخ نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھا اور فرمایا۔ ”بیٹھ جاؤ!“

میں نے شیخ کے حکم پر عمل کیا۔

”اب کہو! کیا چاہتے ہو؟“

”میں نے آپ کی تقریر سنی مگر وہ تمام اہل مجلس کے لئے تھی، میری خواہش ہے کہ شیخ مجھے کوئی خاص نصیحت فرمائیں۔“

شیخ شریف یعقوبی نے بہت غور سے میری طرف دیکھا، پھر نہایت پر جلال لہجے میں فرمایا۔

”طالبان حق کسی غیر کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔“

یہ سن کر میرے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے شیخ کی روشن آنکھوں پر اس گاؤں میں میرے آنے کا مقصد ظاہر ہو گیا ہو، شریف یعقوبیؒ کی نصیحت کے بعد نہ میں کسی مقام پر گیا اور نہ میں نے کسی

دوسری بار صدائے غیبی سن کر میں ایک نان ہائی کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ ”بھائی! مجھے روزانہ ڈیڑھ روٹی قرض دے دیا کرو۔ اس شرط پر کہ مجھے کہیں سے کچھ رقم مل گئی تو میں تمہارا سارا قرض ادا کر دوں گا اور اگر اس دوران مرجاؤں تو مجھے معاف کر دیتا۔“

میری بات سن کر نان ہائی رونے لگا۔ ”آپ کا جتنا جی چاہے میری دوکان سے لے جایا کریں۔“

پھر میں نان ہائی کی دوکان سے روزانہ ڈیڑھ روٹی لے آتا۔ آخر جب مجھے اسی طرح قرض کی روٹی کھاتے ہوئے مدت گزر گئی تو ایک دن بڑی شدت سے یہ خیال آیا۔

”عبدالقادر! تو کب سے قرض لئے جا رہا تھا مگر ادائیگی کی کوئی صورت نہیں۔“

اس خیال سے مجھے بڑی شرم آئی اور میں اس روز نان ہائی کی دوکان پر نہیں گیا۔

دوسرے دن مجھے پھر وہی صدائے غیبی سنائی دی۔ ”جب ہم نے تمہارے قرض کی ادائیگی کا ذمہ لے لیا تھا تو پھر اتنا پریشان ہونے کی کیا ضرورت تھی؟“

”نان ہائی کے سامنے بارندامت سے میرا سر نہیں اٹھتا، اب میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔“

”مگر قرض ادا کرنے تو جانا ہی پڑے گا۔“ غیبی آواز نے مجھے مخاطب کیا۔

”قرض کہاں سے ادا ہوگا؟“ میں نے حیران ہو کر کہا۔

”زمین و آسمان میں سارے خزانے اللہ کے ہیں اور وہی تمہارا قرض ادا کرے گا، فلاں مقام پر چلے جاؤ اور وہاں تمہیں جو کچھ ملے اس سے نان ہائی کا سارا حساب بے باق کر دو۔“

آخر میں حیرت میں ڈوبا ہوا اس ویران مقام پر پہنچا جس کی طرف صدائے غیبی نے اشارہ کیا تھا۔ قدرت نے ایک بار پھر میری دشگیری فرمائی تھی، وہاں زمین پر سونے کا ایک چمکتا ہوا ٹکڑا اس طرح پڑا تھا جیسے وہ میرا ہی انتظار کر رہا ہو۔ میں نے اس ٹکڑے کو اٹھا لیا اور پھر نان ہائی کے حوالے کر دیا۔

سے سوال کیا۔

دینے کا اجازت نامہ کس سے حاصل کیا۔

☆☆☆

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنی طالب علمی کے زمانہ میں اساتذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر بیابانوں اور خرابوں میں دن ہو یا رات، آندھی ہو یا موسلا دھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مطالعہ جاری رکھتا تھا۔ اس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عمامہ باندھتا اور معمولی کپڑے کا جبہ پہنتا تھا۔ کئی کئی دن دن فاقے سے گزر جاتے، پھر دریائے دجلہ کے کنارے اگنے والی ترکاریاں کھا کر شکم کی آگ سرد کرتا، کبھی کبھی یہ ترکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں کیوں کہ بھوک کے مارے ہوئے دوسرے فقراء بھی ادھر کا رخ کر لیا کرتے تھے، ایسے مواقع پر مجھے شرم آتی تھی کہ میں درویشوں کی حق تلفی کروں۔ مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مطالعہ جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔

حضور غوث اعظمؒ اپنے اسی زمانہ طالب علمی کے بارے میں فرماتے ہیں۔ ”میں زمانہ کی جن سختیوں سے دوچار ہوا، انہیں برداشت کرتے کرتے پہاڑ بھی پھٹ جاتا۔ یہ تو اس ذات بے نیاز کا کام ہے کہ میں بعافیت ان خارزاروں سے گزر گیا۔“

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ذی الحجہ ۱۴۹۶ھ میں علم قرأت، علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ، علم کلام، علم نعت، علم ادب، علم نحو، علم عروض، علم مناظرہ، علم تاریخ اور علم انساب کی تکمیل کی۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال تھی، یہ بھی حضرت غوث اعظمؒ کی ایک زندہ کرامت ہے، اگر لوگ اسے سمجھنے کی کوشش کریں۔

☆☆☆

پھر جب آپ نے فتویٰ دینا شروع کیا تو علمائے ظاہری کی صفوں میں بالکل سی میچ گئی۔ ”چھبیس سالہ نوجوان علم شریعت کی گہرائیوں کو نہیں سمجھ سکتا۔“ ایک دنیا دار بوڑھے عالم نے کہا۔ انہیں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی نوجوانی سے شکایت تھی، وہ علم کو عمر کی زیادتی سے مشروط کرنا چاہتے تھے۔

پھر ان دنیا دار علماء نے حضرت غوث اعظمؒ کے خلاف ایک محاذ بنالیا۔ شرعی مسائل کا حل پیش کرنا کارِ طفلان نہیں ہے۔ عبدالقادرؒ نے فتویٰ

جب عقیدت مندوں نے حضرت غوث اعظمؒ سے یہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا۔ ”میرے اساتذہ میرے علم سے مطمئن ہیں اور ان کا اطمینان ہی میرا اجازت نامہ ہے۔“

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے تمام اساتذہ درویش اور گوشہ نشین تھے، انہیں دربارِ خلافت میں تقرب حاصل نہیں تھا، اس لئے دنیا دار علماء ان فقراء کی علمی حیثیت کو تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں تھے۔

پھر نہایت زور و شور سے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خلاف ایک مہم چلائی گئی۔

”یہ نوجوان اس وقت تک فتویٰ دینے کا اہل نہیں، جب تک وہ بغداد کے نامور علماء سے اجازت نامہ حاصل نہ کر لے۔“

اجازت نامہ حاصل کرنے کی ایک ہی شرط تھی کہ حضرت شیخ عبدالقادرؒ ان علماء کے سامنے پیش ہو کر امتحان کے مرحلے سے گزریں۔

حضرت غوث اعظمؒ پہلے ہی دیرانوں اور جنگلوں میں رہنا پسند کرتے تھے، علماء ظاہری کا یہ انداز دیکھا تو آپ کا دل مزید اچاٹ ہو گیا۔ آپ بغداد چھوڑ کر دوبارہ الہدیٰ بیابانوں میں واپس چلے جانا چاہتے تھے۔ مگر بعض عقیدت مند نے عرض کیا۔

”لوگ آپ کے اس طرز عمل کو بہانہ بنالیں گے۔“

”مجھے اللہ کے راستے میں کسی کی پروا نہیں ہے۔“ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے فرمایا۔ ”اہل دنیا جو چاہیں کریں۔“

عقیدت مندوں کا اصرار بڑھتا رہا، آخر غوث اعظمؒ علماء بغداد کے سامنے ایک طالب علم کی حیثیت سے حاضر ہوئے اور امتحان کے مرحلے سے گزرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

علمائے ظاہری سرور و مطمئن تھے کہ ایک نوجوان نے ان کے جلال و جبروت کے سامنے سر جھکا دیا تھا اور حضرت غوث اعظمؒ کے عقیدت مند پریشان مضطرب تھے کہ کہیں انہیں علمائے بغداد کے سامنے خفت و شرمندگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آخر امتحان کی ساعت آ پہنچی، تمام علماء بغداد جنہیں حضرت شیخ عبدالقادرؒ کے فتویٰ دینے پر اعتراض تھا، ایک بڑی عمارت میں جمع

چند لمحوں میں ان کا تمام علم سلب کر لیا ہے۔ اسی کیفیت کو حضرات امیر خسروؒ نے اپنے ایک مصرع میں بیان کیا ہے۔

چھاپ تلک سب چھین لی موتے نیناں ملائے کے
(وہ تیری ایک نظر کیا تھی کہ جس نے میرے ماتھے سے بت پرستی
کی تمام نشانیاں مٹا ڈالیں)

یہ اس مشہور زمانہ منقبت کا مصرع ہے جو حضرت امیر خسروؒ نے اپنے پیرو مرشد محبوب الہی حضرت نظام الدین اولیاء کی شان میں کہی تھی۔ اس مصرع میں اہل ایمان کی روحانی طاقت کا ذکر کیا گیا ہے۔
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

گولی فولادِ اعظم

مردوں کو مرد بنانے والی گولی

فولادِ اعظم ہے جہاں عیش و عشرت ہے وہاں

سرعت انزال سے بچنے کے لئے ہماری تیار کردہ گولی ”فولادِ اعظم“ استعمال میں لائیں، یہ گولی وظیفہ زوجیت سے تین گھنٹہ قبل لی جاتی ہے، اس گولی کے استعمال سے وہ تمام خوشیاں ایک مرد کی جھولی میں آگرتی ہیں جو کسی غلط کاری یا کمزوری کی وجہ سے چھین لیتا ہے۔ تجربے کے لئے تین گولیاں منگا کر دیکھئے۔ اگر ایک گولی ایک ماہ تک روزانہ استعمال کی جائے تو سرعت انزال کا مرض مستقل طور پر ختم ہو جاتا ہے، وقتی لذت اٹھانے کے لئے تین گھنٹے پہلے ایک گولی کا استعمال کیجئے اور از دو اجزی زندگی کی خوشیاں دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیجئے، اتنی پُر اثر گولی کسی قیمت پر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گولی 20/- روپے۔ ایک ماہ کے مکمل کورس کی قیمت 600/- روپے ہے۔ رقم ایڈوانس آنی ضروری ہے، ورنہ آرڈر کی قبیل نہ ہو سکے گی۔

موبائل نمبر: 09756726786

فراہم کنندہ

Hashmi Roohani Markaz Foundation
Abulmali Deoband- 247554

ہوئے۔ بہترین لباس زیب تن کئے سروں پر عمامے سجائے، پیشانیوں پر نمود و نمائش کی لکیریں اور آنکھوں میں حلم و آگہی کا خمار۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ”ایک معمولی کپڑے کا جہ پہنے کمرے میں داخل ہوئے، بلند آواز میں حاضرین کو سلام کیا اور نظریں جھکائے اپنی نشست پر بیٹھ گئے۔ حضرت غوثِ اعظمؒ کی یہ نشست عین علماء بغداد کے سامنے تھی۔ دنیا دار علماء نے بہت غور سے حضرت شیخ عبدالقادرؒ کی شخصیت کا جائزہ لیا، پھر انہیں یقین آ گیا کہ یہ نوجوان علم کے سمندر کی گہرائیوں سے واقف نہیں ہو سکتا۔

کچھ دیر تک مجلس پر گہرا سکوت طاری رہا، پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جھکی ہوئی نظریں اٹھائیں اور بہت نرم لہجے میں فرمایا۔ ”حضرات! میں اس قابل تو نہیں ہوں کہ کسی امتحان سے گزر سکوں، مگر جب رسم دنیا بھی ٹھہری ہے تو پھر بسم اللہ!“ یہ کہہ کر حضرت غوثِ اعظمؒ نے امتحان لینے والے علماء کو بہت غور سے دیکھا۔

بس ایک نظر کی بات تھی، سب کچھ زیرِ وزر ہو گیا، علمائے بغداد نے محسوس کیا کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے نظر ملتے ہی ان کے اندر ایک انقلاب سا برپا ہو گیا ہے مگر وہ اس انقلاب کو کوئی نام دینے سے قاصر تھے۔ ”حضرات! آپ سوال کیجئے۔“ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک سائل کے انداز میں علماء بغداد سے عرض کیا۔ ”آپ کو میرے علم کے کس پہلو پر شک ہے، اس کا اظہار فرمائیے، عالم الغیب چاہے گا تو آپ کے سارے شکوک و شبہات دور فرما دے گا کہ ہر حال میں وہی اپنے بندوں کا مشکل کشا اور کار ساز ہے۔“

جو علم اپنی ذات کی خوشنودی اور نام و نمود کی غرض سے حاصل کیا گیا تھا، اس کے سارے دفتر لپیٹ دیئے گئے تھے۔ علمائے بغداد حضرت غوثِ اعظمؒ سے کیا سوال کرتے؟ ان میں تاب گویائی ہی کہاں باقی رہی تھی؟ ساری زبانیں گنگ ہو کر رہ گئی تھیں۔ امتحان کیا لیتے کہ خود ان کے دماغ تاریک ویرانوں میں تبدیل ہو گئے تھے اور ان ویرانوں میں بے خبری کی خاک اڑی تھی۔ علماء بغداد کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ ان کی متاعِ علم اس طرح لٹ جائے گی اور وہ کسی مفلس و نادار کے مانند خالی ہاتھ لئے کھڑے رہیں گے۔ بس ایک نظر کا کھیل تھا، ساری عمر کا سرمایہ برباد ہو کر رہ گیا۔ علمائے بغداد محسوس کر رہے تھے کہ کسی نادیدہ ہستی نے

ہینا ٹرم کے حیرت انگیز کرشمات

اس نے فوراً اپنا پستول نکالیا اور چوکنا ہو کر لیٹ گیا کہ جیسے ہی چور کمرے میں داخل ہوگا، فوراً گولی داغ دے گا۔ مگر جب کافی انتظار کے بعد چور کمرے میں داخل نہ ہوا تو وہ جبراً آہستہ سے اٹھا اور دوسرے کمرے میں جا کر بتی جلائی اور کمرے میں دیکھا مگر کوئی چور کمرے میں نہ تھا۔ اس طرح اس نے یکے بعد دیگرے تمام کمروں کی بتیاں جلا ڈالیں۔ چور نہ ملنا تھا نہ ملا۔ تاہم اس کا دل دھڑکے جا رہا تھا کہ چور کہیں چھپ گیا ہے۔ لہذا وہ کافی رات گئے تک جاگتا رہا۔ مگر صبح اس کو معلوم ہوا کہ کچھ نہیں تھا محض وہم تھا ”ایمپجیشن“ تھی۔ یعنی ایسبی نیشن کے سہارے اس نے خود کو یہ یقین دلایا کہ چور وہاں موجود ہے۔ اس طرح اس نے وقتی طور پر خود کو ہینا ٹرمز کر لیا۔

محبت کے ذریعہ خود کو ہینا ٹرمز کرنے کی مثال

سب سے زیادہ اجاگر اور اہم مثال خود کو ہینا ٹرمز (Self Hypnotise) کرنے کی محبت اور نفرت میں ملتی ہے۔ آپ نے ایسے کئی لوگ دیکھے ہوں گے جو محبت میں اس طرح کھوئے کہ دنیا بھلا بیٹھے اور ایسے بھی دیکھے ہوں گے جو کسی سے نفرت کرنے لگے ہوں گے اور باوجود کوشش کے وہ اس نفرت کے بیج کو دل سے نہ نکال سکے۔ نفسیاتی طور پر محبت نام ہے پیاس کا، تجسس کا، جبلت جنسی کا، مگر وہ لوگ جو محبت میں دیوانگی کی حد تک بڑھ جاتے ہیں۔ درحقیقت ذہنی طور پر مفلوج ہو جاتے ہیں۔ دوسرے معنوں میں وہ اپنے آپ کو ہینا ٹرمز کر لیتے ہیں۔ انہوں نے ایک شخصیت کو دیکھا، پسند کیا۔ اس کے بعد اس کے حصول کے لئے کوشاں ہو گئے اور دن رات اسی کے بارے میں سوچنے لگے۔ اس کے لاشعور نے اس سے مسلسل تکرار کی کہ وہ بے انتہا حسین ہے۔ تم اس کو حاصل کرو۔ تم اس سے محبت کرتے ہو۔ وہ تم کو نہ مل سکی تو تم پاگل ہو جاؤ گے۔ تمہارا زندہ رہنا دشوار ہو جائے گا۔ وہ اٹھتے بیٹھتے اپنی محبت کا ذکر کرتے ہیں۔ اپنے دوستوں سے اپنے عزیزوں اور رات کی تنہائیوں میں اس کا تصور کیے رات آنکھوں میں کاٹ دیتے

ہینا ٹرمز مجموعہ ہے اس قوت ارادی کا جو ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اس قوت کو غیر ارادی طور پر استعمال کرتے ہیں اور اس کے نتائج بھی دیکھتے ہیں۔ مگر ہم میں سے اکثر کو یہ علم نہیں ہوتا کہ ہم نے اس قوت کو جزی طور پر استعمال کیا ہے۔

پہلی مثال: مثلاً جب بھی کوئی بچہ گر جائے اور چوٹ کی وجہ سے تمللانے لگے تو فوراً ہم اسے اٹھا کر اس جگہ کو سہلا کر اس کے رجحان کو منتقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس سے کہتے کہ وہ دیکھو گاڑی جارہی ہے۔ یا پرندہ اڑ رہا ہے۔ یا پھر اسے مٹھائی وغیرہ کالا لچ دیتے ہیں اور بچہ جب چپ ہو جاتا ہے۔ کیا اس طرح بچے کی اس چوٹ کی نوعیت بدل جاتی ہے؟ یا مٹھاس کالا لچ اس کے درد کی شدت پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے؟ نہیں! بلکہ آپ بچے کے ذہن کو اس درد کی جانب سے بے بہرہ کر دیتے ہیں۔ مگر آپ نے بھی اس بات پر غور کیا ہے کہ چوٹ لگی، بچہ رویا بھی، مگر اتنی جلد چوٹ کا احساس کیوں ختم ہو گیا۔ شاید آپ نے یہ بھی سوچا ہو کہ چوٹ و دھڑ تو لگی نہیں بچہ محض یوں ہی چلا رہا تھا۔ اسی طرح آپ کو یہ تجربہ بھی نہ کبھی ضرور ہوا ہوگا کہ رات کے وقت آپ نے کسی سے سانپوں کی کہانی سنی یا کوئی کتاب بڑھی جس میں سانپوں کے زہر کا ذکر ہو۔ پھر آپ اس جگہ سے اٹھ کر کسی دوسرے تاریک کمرے میں گئے۔ آپ کو یکا یک محسوس ہوا کہ یہاں پر سانپ ہے اور آپ ٹھنک کر سہم گئے ہوں۔ آپ کا سانس تیز ہو گیا ہو اور ممکن ہے کہ ماتھے پر ٹھنڈا پسینہ بھی آ گیا ہو اور پھر آپ نے فوراً بتی روشن کر کے دیکھا ہو بجائے سانپ کے رسی کا ٹکڑا پڑا پایا ہو اور اگر خدا نہ خواستہ اس رسی کے ٹکڑے کے ساتھ کوئی سوئی یا پن لگی ہوتی اور آپ کو چبھ جاتی تو پھر؟ ظاہر ہے کہ کیا ہوتا۔

ہینا ٹرمز کو سمجھانے کی دوسری مثال

ایک شخص اپنے کمر میں تنہا سو رہا تھا۔ آدمی رات کو وہ یکا یک جاگا اور اسے محسوس ہوا کہ ساتھ والے کمرے میں چور گھسا ہوا ہے۔

طور پر سوچنے لگتا ہے۔ کیونکہ اس کا ذہن سانپوں سے متاثر ہوا تھا۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ اس کو سانپ سمجھنے پر مجبور تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے رسی کو سانپ سمجھ لیا تو پھر اس سانپ کا نقشہ اس کے ذہن پر مسلط ہوا جاتا ہے۔ ہم اس کو ایچی نیشن کے نام سے پکارتے ہیں۔

چنانچہ وہ اپنے تخیل کی مدد سے پسینہ پسینہ کر دیتا ہے کیونکہ وقتی طور پر اس نے اپنے آپ کو پیناٹائز کر لیا ہے۔ اسی طرح دوسرا واقعہ چور سے تعلق رکھتا ہے۔ مالک مکان نے نیند سے جاگتے ہی کچھ آہٹ سنی۔ فوراً اس کے ذہن میں چور کا خیال پیدا ہوا اور ایک دفعہ جب یہ تصور ذہن میں تقویت پکڑ گیا تو پھر چور کے ساتھ وابستہ ہر تصور اس کے ذہن میں ایک فلم کی طرح اس کے ذہن میں چکر لگانے لگا۔ یہاں تک کہ صبح تک اس کا ذہن اس خیال سے متاثر رہا۔ کیونکہ وقتی طور پر اس نے خوفزدہ ہو کر اپنے ذہن کو مفلوج کر لیا۔ اس کے بعد ذہن نے مسلسل تکرار شروع کر دی کہ چور موجود ہے ذہن کی اس تکرار نے تخیل کو اور تقویت دی جو یقین کی حد تک بڑھ گئی۔ اس طرح اس نے اپنے آپ کو غیر ارادی طور پر پیناٹائز کر لیا۔

پیناٹزم کے ۱۰ عملی تجربات

پیناٹزم کو لوگ کس کس طرح اور کسے استعمال کرتے ہیں ذیل میں اس کے کچھ عملی تجربات لکھے جاتے ہیں۔

(۱) سونے والے کے قلبی راز معلوم کرنا : نیند کے عالم میں معمول سے اس کا سب قلبی راز پوچھ سکتے ہیں بعد میں اسے کہہ دیں کہ ”جو کچھ آپ سے پوچھا گیا ہے، جاگنے پر آپ کو قطعی یاد نہ ہوگا۔“

(۲) کسی شخص پر بے حسی طاری کر دینا : اس کا طریقہ یہ ہے کہ معمول کو خوب غافل کر دیں اور اسے کہہ دیں کہ اس کے بازو میں قوت لامہ نہیں ہے یا بازو کے کسی مقام پر پنسل سے گول نشان لگا دیں اور کہیں کہ اس مقام کو میں نے سن کر دیا ہے۔ اس مقام پر اب کوئی تکلیف محسوس نہ ہوگی۔ اس کے بعد آپ اس مقام پوسوئی سالم کی سالم چھو دیں گے تب بھی اس کو درد محسوس نہ ہوگا۔ کسی عضو کا آپریشن کرنا مطلوب ہو تو ایک اور تکنیک برتنے۔ مریض کو گہری نیند میں مبتلا کر کے خالی رومال معمول کے ناک کے قریب لے جائیے اور اسے کہیے کہ تمہیں کلورافارم سگھایا جا رہا ہے اب تم بالکل بے ہوش ہو جاؤ گے اور

ہیں۔ اور اگر وہ شخصیت ان کی دسترس سے باہر ہے تو پھر ان کی محبت اشتیاق کی حدود سے گزر کر شکست کی حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جلی طور پر انسان شکست کا عادی نہیں ہے۔ اس لئے ان کے لئے اس کے حصول کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ اس کا حصول ان کی فتح اور اس کا نہ ملنا ان کی شکست ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ان کا ذہن ان سے مسلسل یہ کہتا رہتا ہے کہ اس کو حاصل کرو ورنہ زندگی تباہ ہو جائے گی۔ اس کا حصول تمہاری زندگی ہے۔ اگر اس کو نہ پاسکے تو پاگل ہو جاؤ گے۔ ان کے ذہن کی یہ مسلسل تکرار ان کے لئے وبال جان بن جاتی ہے۔ بسا اوقات ایسے لوگ شکست کھا کر شعوری طور پر بھول جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ان کا لاشعور یہ شکست برداشت نہیں کرتا۔ وہ ان سے مسلسل تقاضا کرتا ہے اور ان کو پاگل ہونے کی دھمکی دیتا رہتا ہے۔ آخر کار ذہن کی تکرار ان کو دیوانگی کی حدود میں لے جاتی ہے۔

نفرت کے ذریعہ خود کو پیناٹائز کرنے کی مثال

اسی طرح نفرت کے جذبے میں بھی ذہن میں مسلسل تکرار موجود ہوتی ہے۔ ان کا ذہن مقابل شخص کے خلاف مسلسل اکساتا رہتا ہے۔ اس شخص کو ہر فعل برا۔ ہر بات ناقابل برداشت اور نفرت انگیز نظر آتی ہے۔ یہ تمہارا دشمن ہے۔ اس نے تمہارے حق میں کانٹے بوئے ہیں اور یہ تکرار ان کے دماغ کو اس قدر متاثر کرتی ہے کہ باوجود چاہنے کے اس کا تصور ان کے ذہن سے نہیں اترتا۔ ذہن کی اس مسلسل تکرار سے اپنے ذہن کو اس حد تک متاثر کر لینا ہی خود کو پیناٹائز کرنا کہلاتا ہے۔ یہ پیناٹزم جزوی ہوتا ہے۔ لیکن دیوانگی کی حد تک پہنچ جائے تو پھر اس کو مکمل پیناٹزم ہی کہا جائے گا۔ کیونکہ ان کے علاج کے لئے ضروری ہے کہ ان کو دوبارہ پیناٹائز کیا جائے اور محبت کے ماروں کے لئے پیناٹزم کا عمل آب حیات ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں کا تجزیہ

ان تمام مثالوں سے ایک بات ثابت ہوتی ہے کہ ذہن کی مسلسل تکرار ہدایت کی وجہ سے جو حالات رونما ہوں ان کو پیناٹزم سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ سانپ کی جو مثال پیش کی گئی ہے اس پر غور کریں تو مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ کوئی شخص ایسا کوئی واقعہ پڑھتا ہے جس سے اس کا ذہن متاثر ہوتا ہے۔ اور پھر اس واقعہ کے متعلق وہ لاشعوری

اور معمول مدت معینہ تک بلاشبہ خواب غفلت میں رہے گا اور اسے کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا۔

(۷) وہم پیدا کرنا: آپ کسی کو پناٹا نہ کر کے اسے کہیں کہ جب میں پانچ تک گنوں گا تو آپ آنکھیں کھول دیں گے اور رہیں گے نیند میں ہی! اور پھر آپ اپنے باپ مرحوم یا فلاں مرحوم رشتہ دار کی روح سے ملاقات کریں گے اور اس سے باتیں بھی کریں گے۔ دس منٹ تک آپ اس سے باتیں کریں گے۔ یہ ہدایت دیگر معمول کو جگا دیں۔ آپ اسے واقعی کسی سے باتیں کرتے ہوئے دیکھیں گے اور جس مردہ یا زندہ انسان کا نام آپ نے لیا ہوگا۔ وہ مثالی جسم میں اس کے سامنے ہوگا اور وہ اسے اچھی طرح دیکھ رہا ہوگا اور اگر معمول ہوشیار اور قابل آدمی ہے تو اس کی باتیں بھی آسانی سے سن اور سمجھ سکے گا، مگر جگائیں نہیں، بلکہ معمول کی صرف آنکھیں کھلوا کر ترغیب دیں۔

(۸) منفی وہم: سوئے ہوئے معمول کو ہدایت دیں کہ میں ”جب تین تک گنوں گا تو آپ ویسے تو نیند میں رہیں گے مگر آنکھیں کھول دیں گے اور تم میرا باقی جسم دیکھ سکو گے مگر میرا سر نہ دیکھو سکو گے“ یا اس کے علاوہ اور جو کچھ کہنا چاہیں تو، معمول پر بالکل ویسا ہی اثر پڑے گا اور معمول جاگنے پر فی الواقعہ آپ کا سر نہ دیکھ کر تعجب میں پڑ جائے گا یا خوف زدہ ہو جائے گا۔ اگر معمول خوف زدہ ہو تو اسے سلی دیں اور پھر آنکھیں بند کرنے کا حکم دیں تاکہ اس کے دل میں پیدا شدہ وہشت حقیقی طور پر جاگنے کے بعد بھی قائم رہے۔

(۹) سونے کے بعد ہدایت دینا: نیند کی حالت میں معمول کی ہدایت دیں کہ جب آپ جاگیں گے تو یہ کام کریں گے! مجھے سلام کریں گے یا مجھے یہ چیز تحفہ میں دیں گے۔ اور جاگنے پر میرے الفاظ آپ کو یاد نہ رہیں گے کہ میں نے آپ کو کیا کہا تھا مگر یہ حکم ضرور مانو گے۔ جاگنے پر معمول یقیناً ویسا ہی کام کرے گا۔

(۱۰) فریب دینا: نیند کے دوران معمول سے کہیں کہ ”میں جلتا ہوا سگریٹ آپ کے جسم سے چھو رہا ہوں جس کی تکلیف آپ کو ضرور گی“۔ اور اور آپ اپنی انگلی کا سراں کے جسم میں مس کر دیں۔ آپ یقین کیجئے! انگلی کے مس ہونے پر اس کو جلتے سگریٹ کی تکلیف محسوس ہوگی۔ بلکہ جلد پر جلنے کا نشان بھی پڑ جائے گا۔ اسی طرح نیند کے عالم میں معمول کی آنکھیں کھلوا کر اسے تنکا دکھائے اور کہئے کہ یہ شہتر ہے تو یہ تنکا واقعی اسے شہتر ہی نظر آئے گا۔

آدھ گھنٹہ تک مطلقاً بے ہوش رہو گے۔ اس کے بعد معمول یقیناً کلورا فارم کے نشے میں آجائے گا اس حالت میں اس کا چھوٹا بڑا آپریشن آسانی سے ہو سکتا ہے۔

(۳) ٹیلیفون پر پناٹا نہ کرنا: اس مشق کے واسطے ایسے شخص کو تلاش کریں جس پر آپ، پہلی بار عمل کر چکے ہیں۔ معمول سے کہیں کہ ٹیلیفون کا ریسیور لگا کر کرسی پر بیٹھ جائے (اگر کھڑا رہے گا تو متاثر ہو کر گر پڑے گا) پھر اسے وثوق سے کہیں کہ ایک منٹ کے اندر اندر وہ گہری نیند میں ڈوب جائے گا۔

(۴) ڈاک کے ذریعہ پناٹا نہ کرنا: اس تجربہ کے لئے کسی ایسے شخص کو منتخب کریں جس پر آپ دو، تین عمل تنویم کر چکے ہیں اور جو آپ سے بہت زیادہ متاثر ہو۔

ایک کاغذ کے ٹکڑے پر جلی حروف سے لکھیں

چند سیکنڈ میں آپ سو جائیں گے۔

تمہارے سر میں گرانی ہے تم سو رہے ہو، تم سو چکے ہو۔

آخر میں اپنا نام جلی حروف میں لکھیں تاکہ آپ کے نام سے متاثر ہو کر وہ فی الفور پناٹا نہ ہو جائے۔

(۵) جانوروں کو متاثر کرنا: جانوروں کی آنکھوں میں گھور کر دیکھئے، کم از کم پندرہ منٹ تک (مگر یہ مشق وہی کر سکتا ہے جس نے آنکھوں کی مشقوں پر عبور کر لیا ہوگا۔ اس کے بعد اس کے نتھنے پکڑ کر سر نیچے کی طرف کھینچئے اور لمبے لمبے سانس لے کر اس کے کان میں پھونکئے، یہ عمل ۳،۲ بار کرنے سے وہ جانور آپ کے تابع ہو جائیگا، جدھر آپ جائیں گے وہ آپ کے پیچھے پیچھے دوڑے گا۔ درندوں پر بھی یہ عمل ہو سکتا ہے۔ اگر آپ درندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پانچ منٹ تک دیکھ لیں گے تو درندہ آپ پر کبھی حملہ نہ کر سکے گا۔ یہ ساری باتیں آنکھوں کی بے پناہ مقناطیسی قوت حاصل کرنے کے بعد ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

(۶) عرصہ تک غافل رکھنا: معمول پر خوب غفلت طاری کر دیں۔ اسے کہہ دیں کہ آپ چار دن رات غفلت کی نیند سوتے رہیں گے اور اس دروان نہ آپ کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ ہی کمزوری ہوگی۔ پھر ہر روز دن میں اسے ۴ بار اسے یہی ہدایت کرتے رہیں کہ تم خواب غفلت میں فلاں دن تک سوتے رہو گے۔ اس دروان نہ بھوک لگے نہ پیاس اور کمزوری بھی نہ ہوگی۔ یقین کیجئے کہ ایسا ہوگا کہ

مَجْرِبِ عَمَلِیَاتِ وَنُقُوشِ

تحریر : مخدوم سید تصور عباسی شمس

برائے وسعت رزق

۴۹۰	۴۹۳	۴۹۶	۴۷۲
۵۹۲	۴۸۳	۴۸۹	۵۹۲
۴۸۲	۴۸۷	۴۸۵	۴۹۷
۴۹۲	۴۸۷	۴۸۵	۴۹۷

ہزاروں تعریفیں اس باری تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے کائنات کی تخلیق فرمائی پھر گوہر نایاب نبی پاک رحمت کی صورت میں عطا فرمایا اس گوہر کے گرد اہل بیت کی شکل میں موتی زینت بنائے۔ ایسے نایاب موتی اور گوہر کسی دوسری امت کو میسر نہ آئے۔ رب باری تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

مابعد صد ہزار تحیات و صلوة حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ و آل محمد پر جن کی بدولت سب سے پہلے خدائے پاک کی حمد کرتا ہوں جس نے کائنات کی ہر چیز کے اندر قوت اور تاثیر عطا فرمائی جو اس کی حکمت، عظمت اور جلال کا اظہار ہے۔

دافع بلیات دشمن کے لئے

۷۸۶

جبرائیل

قولا	۹۵۷۷	۹۵۸۱	۹۵۷۷	۹۵۷۷
۹۵۸۰	۹۵۷۸	۹۵۷۳	۹۵۷۸	۹۵۷۸
۹۵۶۹	۹۵۸۳	۹۵۷۵	۹۵۷۲	۹۵۷۲
۹۵۷۶	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲	۹۵۸۲
میکائیل	۹۵۷۶	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲

درج بالا نقش زعفران کے پانی سے ہرن کی جھلی پر لکھیں اور اسے اپنے دائیں بازو پر پہن لیں۔ ان شاء اللہ دفع بلیات دشمن کے ہر قسم کے حملہ سے محفوظ رہیں گے۔ اگر چاہتے ہیں کہ تاحیات ہر قسم کی آفات و پریشانیوں سے محفوظ رہیں تو سورۃ کوثر کا ورد بعد نماز فجر ۷۸۶ بار کریں۔

درج بالا نقش زعفران کے پانی سے ہرن کی جھلی پر لکھیں اور اپنے پاس محفوظ کر لیں۔ ان شاء اللہ غیبی مدد ملے گی۔

خاتمہ جادو و سحر

۷۸۶

جبرائیل

قولا	۵۵۳۲۹	۵۵۳۵۲	۵۵۳۵۹	۵۵۳۲۸
۵۵۳۵۵	۵۵۳۵۲	۵۵۳۲۵	۵۵۳۵۸	۵۵۳۵۸
۵۵۳۲۶	۵۵۳۵۷	۵۵۳۵۶	۵۵۳۵۱	۵۵۳۵۱
۵۵۳۶۰	۵۵۳۲۷	۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳	۵۵۳۵۳
میکائیل	۵۵۳۶۰	۵۵۳۲۷	۵۵۳۵۰	۵۵۳۵۳

جادو اور سحر کے اثرات کو ختم کرنے کے لئے درج بالا نقش دو عدد لکھیں ایک نقش لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیں اور دوسرا نقش گھر کسی ہوا دار جگہ پر لٹکائیں تاکہ یہ نقش ہوا سے ہلتا رہے۔ نوٹ: درج بالا نقوش بنانے میں اگر کسی کو مسئلہ پیش آئے تو وہ دیئے گئے نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ مکمل رہنمائی کی جائے گی۔

دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں

جتنا قوموں کے انتشار کا

عبد العزیز

کا ایک ایک فرد اللہ کی رسی کو اس قدر مضبوطی سے پکڑ چکا ہے کہ اسی کی رہنمائی میں ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ سوچتے ہیں تو اسی کی فکر کے مطابق جیتے ہیں تو اسی کے احکام کے سائے میں اور اسی کی قوت کا سامان بن کر اور مرتے ہیں تو اسی کے حفظ و بقا اور اس کی سربلندی کے لئے۔

ایسی صورت حال میں اس بات کا تصور بھی گناہ ہے کہ امت کی اس مضبوط دیوار میں کوئی دراڑ پڑے، ان میں کسی طرح کی عصبیت سر اٹھائے، یہ قرآن کے دیئے ہوئے اہداف سے ہٹ کر کوئی اور ہدف اپنے سامنے رکھے۔ ان کا ضابطہ حیات قرآن کے علاوہ کوئی اور ہو کیونکہ یہی وہ ضابطہ حیات ہے جس نے ان کے صدیوں کے اختلافات کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔ یہی وہ اللہ کا عظیم احسان ہے جس نے ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ یہ اختلاف و انتشار کی اس انتہا کو پہنچ چکے تھے کہ تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑے اس میں کودنے ہی والے تھے کہ اللہ کی رحمت نے انہیں سہار دے کر بچالیا۔ دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا قوموں کا انتشار خطرناک ہوتا ہے اور ٹوٹے ہوئے بند کو باندھ دینا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا مختلف قبیلوں اور قوموں کو ایک شیرازے میں پرونا۔ لیکن اللہ کی اس رسی نے اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ راہنمائی نے، اللہ کی تائید و نصرت سے وہ کام کر دکھایا جو کسی کے بس کا نہ تھا۔ اب حال یہ ہے کہ کل کے دشمن جو ایک دوسرے کا نام لینے کے روادار نہ تھے اور جو ایک دوسرے کا خون پی کر خوش ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو تباہ کر کے ٹھنڈی سانس لیتے تھے آج آپس میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا ہے: ”سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو“ (آل عمران: ۱۰۳) جس طرح رسی دو چیزوں کو آپس میں جوڑتی ہے اسی طرح قرآن کریم عظیم دولت ہے جس سے وابستگی اللہ سے وابستگی اور قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن کریم سے وابستگی کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ اسے اللہ کی کتاب سمجھو اور اس کا کلام جان کر اسے ادب سے چوم جائے اور گھر کے بلند طاق پر اسے سجا کے رکھا جائے بلکہ اس رسی کو پکڑنے کا مفہوم وہی ہے جسے سابقہ آیات میں تقویٰ اور اسلام سے تعبیر کیا گیا ہے کہ تم اگر چاہتے ہو کہ اللہ سے ٹوٹ کے محبت کرو اس کی محبت کا حق ادا کرنے کے لئے دل و جان سے اسے چاہو تو اپنے دل کو اسی سے آباد کرو، اپنی فکری جہتوں کو اسی کی تعلیم کی روشنی میں متعین کرو، زندگی کا ہر فیصلہ اسی کی راہنمائی سے کرو، اس کے ایک ایک حکم کی اطاعت اس طرح کرو، جیسے محبوب کی اداؤں اور احکام کی اطاعت اور قدر کی جاتی ہے۔ ہر وقت اسی کی رضا مندی کے حصول میں لگے رہو اور اس کی ناراضگی سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہو۔

اس نے کتاب میں جو قانون شریعت دیا ہے اس کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کما حقہ نافذ کرو اور تمہاری زندگی اور موت اسی اللہ رب العالمین کے احکام کی اطاعت کی آئینہ دار ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ اب جبکہ تم ایک امت بن چکے ہو اس لئے انفرادی طور پر تمہاری اطاعت اور فرماں برداری اس رسی کو پکڑنے کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اب ضروری ہے کہ تم سب مل کر اس رسی کو تھامو، یعنی امت مسلمہ میں باہمی ربط و ضبط اس اخلاص اور وفا کا عکاس ہونا چاہئے جس سے معلوم ہو کہ اس امت

برائے شادی دختران

ترقی تجارت حصول مال و دولت

آپ قارئین کے لئے اسمائے الہی اور حروف مقطعات کا جو نقش پیش کر رہا ہوں یہ نقش میرا آزمودہ ہے اور نقش اعظم کہلاتا ہے، میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کوئی نئی چیز پیش کی جائے جو قارئین کی دلچسپی اور فوائد کا سامان مہیا کر سکے یہ نقش کئی فوائد کا حامل ہے، مثلاً شادی دختران، ترقی تجارت، حصول مال و دولت، دفع سحر، حصول فتوحات اور ترقی زراعت کے لئے تیر بہدف کام دیتا ہے۔ آج کے پر آشوب دور میں والدین اپنی لڑکیوں کی شادی کے متعلق بہت پریشانی میں مبتلا ہیں، حروف مقطعات اور اسماء الہی کا یہ نقش ان کے لئے عطیہ خداوندی سے کم نہیں ہے۔ کسی عامل سے جو صوم و صلوة کا پابند ہو اور حروف ابجد اکبری کی زکوٰۃ کا حامل ہو وہ نقش زعفران سے لکھوائیں ایک نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرا نقش لڑکی اپنے دوپٹے کے کونے میں باندھ لے، اللہ نے چاہا تو لڑکی کا رشتہ بہت جلد طے ہو جائے گا۔ نقش مبارک یہ ہے۔ اس نقش کی پشت پر یہ عبارت تحریر کریں۔ (اَلَمْ اَلَمْصَّ اَلْمُ، اَلْمُ، تَکْهَيْتَ صَمَّ طَه، طَسَم، طَس، طَس، ص، حَم، حَمَعَتَق)

بسم الله الرحمن الرحيم

عَسَق	طَس	حَم ق	الرّٰن
احد ملک	مالک کافی	نافع	رحمان
نحمد ۲۲۲	ملک رب	الله	کفیل
حَمَعَتَق	طَس	اَلَمْصَّ	ص ق ن

یہ نقش خاص طور پر رجب کو لکھا جاتا ہے یا پھر کسی جمعرات کو بھی لکھ سکتے ہیں۔ ترقی تجارت کے لئے ایک بڑے کاغذ پر یہی نقش موٹے حروف میں لکھ کر دکان میں لٹکا دیں خوب کاروبار چلے گا۔ دفع سحر کے لئے یہی نقش لکھ کر چڑے میں بند کر کے مریض کے گلے میں پہنائیں۔ بحکم خدا شفا ہوگی، فتوحات کے لئے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں ہر جائز کام میں فتح ہوگی۔ زراعت کی ترقی کے لئے ایسے چار نقش بنوائیں اور کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کر دیں فصل نقصان سے محفوظ رہے گی۔

جنگ بدر میں چشم فلک نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ میدان جنگ میں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو ہاپ ایک طرف تھا اور دوسری طرف، پچا ایک طرف تھا تو بھتیجا دوسری طرف بھائی بھائی کے مقابل کھڑا تھا، ماموں بھانجے کا خون بہانے کے لئے سبے قرار تھا۔ وہ تمام عربی عصبیتیں، قبیلوں کے انتسابات، حسب و نسب کی رعیتیں سب اسلامی اخوت کے سامنے پامال ہو کر رہ گئی تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب قیدیوں کے معائنے کے لئے لکے تو ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ وہ ان کے حقیقی بھائی کی مشکلیں کس رہا تھا۔ تو آپ نے انصاری صحابی سے کہا اسے کس کے ہاندھئے کہیں بھاگ نہ جائے۔ بھائی نے آنکھوں میں آنسو بھر کے کہا مصعب! میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تمہارا خون اس قدر سفید ہو گیا ہے۔ تم میرے بھائی ہو کر میری مشکلیں کسوار ہے ہو۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نہایت تحمل سے جواب دیا کہ تم میرے بھائی نہیں ہو، میرا بھائی وہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے۔ اسی اسلامی اخوت نے مسلمانوں کو مضبوط قوت میں بدل دیا۔ اسی کا حوالہ دے کر فرمایا جا رہا ہے کہ تمہارے اندر یہ حیرت انگیز تہذیبی قرآن کریم سے وابستگی کے نتیجے میں آئی ہے۔ دیکھو اس رسی کو ہاتھ سے چھوئے نہ دینا اور آپس میں کبھی الگ الگ نہ ہونا۔ تفرقے کا شکار نہ ہونا۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب تک تم اللہ کی کتاب کی رہنمائی میں اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھو گے۔



حاجت مند کون

ایک دفعہ ایک شخص حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں پانچ سو دینار لایا۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ ان دیناروں کے علاوہ بھی تیرے پاس کچھ ہے۔ اس نے کہا۔ جی ہاں خدا کے فضل سے بہت کچھ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تیری کچھ حاجتیں بھی ہیں؟ اس نے کہا۔ جی ہاں کتنی حاجتیں ہیں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئیں۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ پھر ان دیناروں کا مجھ سے زیادہ تو حقدار ہے کہ نہ میرے پاس کچھ ہے۔ نہ مجھے کوئی حاجت ہے۔

فیشن کی دنیا میں

نیلے رنگ کا مقام

کو یکجا دیکھ کر اس خنکی کا خیال آتا ہے جو درختوں کے سائے میں پھیلی ہوئی سبز گھاس کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ کی نظر بہت سے ایسے کپڑے گزرے ہوں گے۔ جو نیلے رنگ کا امتزاج ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر سبز زمین پر نیلے رنگ کے ملے جلے تجریدی نقوش، یہ پرنٹ عام طور پر بہت مقبول ہوتے ہیں۔ نیلی قمیص یا ساڑھی پر ہلکے سبز رنگ کی جرسی کوٹ یا شال بہت اچھی معلوم ہوتی ہے، گہری نیلی رنگ کی قمیص پر اگر سبز رنگ سے کپڑے سے کوئی ڈزائن بنایا جائے تب بھی قمیص کا حسن دو بالا ہو جاتا ہے۔

سرخ اور نیلا

سرخ اور نیلا رنگ جب ساتھ پہنے جائیں تو بہت شوخ لگتے ہیں نیوی بلو یا رائل بلو لباس کے ساتھ سرخ رنگ کا پرس استعمال کریں۔ نیلے رنگ کے لباس پر سرخ شال، جرسی اور کوٹ بہت اچھا لگتے ہیں۔ نیلے رنگ کے ساتھ ارغونی رنگ بھی خوب چلتا ہے۔ گہری نیلی قمیص پر ارغونی رنگ کی جرسی یا کوٹ بہار دیتا ہے۔

نیلا اور زرد

نیلی اور زرد رنگ ایک ساتھ استعمال کئے جائیں تو خاص طور سے موسم بہار کا تاثر دیتے ہیں۔ نیلے لباس کے ساتھ پیلا اسکارف یا پرس استعمال کریں نیلے لباس پر لیموں کے رنگ کا دوپٹہ بھی بہت اچھا لگتا ہے۔ اس طرح نیلا رنگ کے لباس پر لیموں کے رنگ کی جرسی یا شال بہت بھلی لگتی ہے۔

نیلا رنگ ہمیشہ سے لڑکیوں کا من پسند رنگ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اتنا خوبصورت رنگ ہے کہ ہر رنگت پر بھلا لگتا ہے۔ خواہ آپ کے بالوں کا رنگ سیاہ ہو یا سنہرا، آپ کی رنگت گندی ہو یا سرخ و سفید نیلے رنگ کے لئے مختلف شیڈز، آپ کی رنگت پر بہت سجتے ہیں۔ نیلے رنگ کو فیشن کی دنیا میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رنگ ہے جو تقریباً ہر رنگ کے ساتھ چل جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس رنگ کی ہر چیز استعمال کی جاسکتی ہے یعنی قمیص، شلوار، دوپٹہ، ساڑھی، بلاؤز، اسکارف، شال، جرسی، کوٹ، دستانے اور پرس وغیرہ۔

نیلا اور سفید رنگ

نیلا رنگ سب سے زیادہ سفید رنگ کے ساتھ بھلا معلوم ہوتا ہے سفیدی اور نیلے پن کا ملاپ گرمیوں میں خاص طور پر آنکھوں کو اچھا لگتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں رنگ آنکھوں کو سکون کا احساس بہم پہنچاتے ہیں۔ نیلی قمیص یا ساڑھی پر سفید جرسی یا سفید کوٹ بہت اچھا لگتا ہے۔ سفید قمیص پر نیلا دوپٹہ یا نیلی ساڑھی کے ساتھ سفید رنگ کا پرس یا سفید قمیص پر نیلا اسکارف استعمال کیا جائے تو آنکھوں کو بڑی فرحت محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح نیلی قمیص پر سفید رنگ کے کپڑے سے کوئی کام بنایا جائے تب بھی بہت اچھا لگتا ہے۔ کپڑوں کا انتخاب کرتے ہوئے اگر آپ سفید زمین پر نیلے پھول والے پرنٹ منتخب کریں تو انہیں پہن کر بھی شخصیت کے تاثر میں اضافہ ہوتا ہے۔

نیلا اور سبز

نیلے اور سبز کا امتزاج بہت ہی خوبصورت نظر آتا ہے۔ ان دونوں

نیلا اور گلابی

نیلے اور گلابی رنگ کا امتزاج آنکھوں کو پھول کی طرح شگفتگی اور تازگی کا تاثر دیتا ہے۔ گہرے نیلے رنگ کے لباس پر ہلکے گلابی رنگ کی جرسی اور شال بہت اچھی لگتی ہے۔ نیوی بلو ساڑھی کے ساتھ ہلکے گلابی رنگ کا پرس بھلا معلوم ہوتا ہے۔ خاص طور پر چھوٹی بچیوں کے رائل بلو فرائیڈ پر گلابی رنگ کا سویٹر بہار دیتا ہے۔ ہلکے نیلے رنگ کے ساتھ گہرا گلابی رنگ بہت بجا ہے۔

نیلا اور براؤن

نیلے اور براؤن رنگ ایک ساتھ پہنے جائیں تو بہت اچھے لگتے ہیں۔ براؤن لباس پر نیلے رنگ کا پرس اور اسکارف اچھا لگتا ہے۔ مناسب نیلے رنگ کے ساتھ زرد کائی کی رنگت کے جوتے بھلے نظر آتے ہیں۔ نیلے رنگ کی قمیص پر اگر آپ کریم کلر کو استعمال کریں تو لباس کی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے۔ نیلی قمیص پر کریم رنگ کا دوپٹہ یا کریم رنگ کے پرس، جوتے اور اسکارف بہت اچھا لگتا ہے۔

اگر آپ کو اس بات کا یقین نہ آئے کہ متذکرہ بالا رنگ نیلے رنگ کے ساتھ مل کر اچھا تاثر کس طرح دے سکتے ہیں تو آزما کر دیکھیں۔ نیلا رنگ ہمیشہ خوب صورت رنگ سمجھا گیا ہے۔ اسے پہن کر انسان نہ صرف اپنے آپ کو شگفتہ اور تروتازہ محسوس کرتا ہے بلکہ یہ رنگ انسان کی شخصیت میں ایک انوکھی کشش پیدا کرتا ہے۔ اس رنگ کو اپنائیے اور دوسروں رنگوں کے ساتھ ملا کر استعمال کیجئے۔ لیکن دوسرے رنگ کی ذرا سی بھی تیزی یا ہلکا پن نیلے رنگ کی خوبصورتی کو غارت کر دے گا۔

☆☆☆

حق تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی نظر سے کچھ اوجھل

نہیں ہوتا

شیخ شبلی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے ایک دیوانے کو دیکھا جس کو بازار کے لڑکے پتھر مار رہے تھے اور وہ لہو لہان بھاگتا جا رہا تھا۔ میں نے ان لڑکوں جھڑکا کہ اس غریب کو کیوں ستاتے ہو۔ لڑکوں نے کہا ”جناب آپ اس معاملہ میں دخل نہ دیں ہم اسے مار کر ہی دم لیں گے“

کیونکہ یہ بد بخت ہے“ میں نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ بد بخت ہے۔ انہوں نے کہا کہ جناب یہ کہتا ہے کہ میں خدا سے باتیں کرتا ہوں اور پھر حق تعالیٰ کو خطاب کر کے عجیب عجیب باتیں کرتا ہے۔

میں نے کہا اچھا ذرا ٹھہرو کہ میں اس سے کچھ باتیں کر لوں۔ چنانچہ میں دیوانے کے قریب گیا دیکھا تو وہ آپ ہی آپ باتیں کر رہا ہے اور ہنس ہنس کر کہہ رہا ہے۔ ”بس یہ تو نے خوب کیا کہ ان لڑکوں کو مجھ پر مسلط کر دیا تا کہ ستائیں“ میں نے کہا ”تم نے سنا کہ یہ لڑکے کیا کہتے ہیں۔“ اس نے میری طرف پلٹ کر دیکھا اور کہا ”اے شبلی! پھر پوچھا“ یہ لڑکے کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا ”کہتے ہیں کہ تم اپنے گمان میں خدا کو دیکھتے ہو اور اس سے باتیں کرتے ہو۔“ یہ الفاظ سنتے ہی اس نے جوش و خروش سے ایک نعرہ مارا اور کہا ”شبلی قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے اپنی محبت میں مبتلا کیا اور پھر اپنے قریب و بعد کے درمیان الٹا رکھا ہے اگر وہ ایک چشم زون کے لئے بھی میری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو میں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاؤں۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

خیالک فی غینی و ذکرک فی فی

ومتواک فی قلبی فاین تغیب

(تیرا حال میری آنکھوں میں ہے۔ تیرا ذکر میری زبان پر ہے اور تیرا مقام میرے دل میں ہے۔ پھر تو کہاں غائب ہو جائے گا اور یہی شعر پڑھتا ہوا بھاگا چلا گیا۔

☆☆☆

☆ تعلیم قابل قدر ہے لیکن اس سے کوئی ٹھوس نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ یہ انسان کو بولنا سکھاتی ہے لیکن یہ سبق نہیں دیتی کہ کب اور کتنی دیر بولنا چاہیے۔

☆ اگر عقلمند اور بے وقوف اسیر محبت ہو جائیں تو ان میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

☆ مجھے ایک برجستہ تقریر کرنے کے لئے تین ہفتے سے زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ (مارک ٹوین)

☆ دوستوں کی محرومیوں اور نامراد یوں سے ہر کوئی امدادی کر سکتا ہے لیکن ان کی کامیابیوں سے امدادی کرنے کے لئے بے حد بلند فطرتی کی ضرورت ہے۔

تبسم فاطمہ

ہندوستان کا قدیم معاشرہ اور خواتین کا استحصال

عورتوں کو انصاف دلانے والی حکومت آخر ہندو عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے سامنے کب آئے گی؟

مین وسم رضوی کے بیان کی ضرورت نہ ہوتی اور ہندوستان کے مدارس دہشت گردی کا الزام لگا کر بند کر دئے جاتے۔ سینٹرل اسکولوں میں ہندی سنسکرت پڑھانے کے معاملہ میں عدالت عظمیٰ مرکزی حکومت کو نوٹس جاری نہیں کرتی۔ ذاکر نائیک کے معاملے میں عدالت یہ دریافت نہیں کرتی کہ آپ نے آسارام پر اتنی تیزی کیوں نہ دکھائی؟ عدالت عظمیٰ کے انصاف اور وقار کے سامنے حکومت اس حد تک مجبور ہے کہ اس کے پاس ہندو راشٹر کی تعمیر کے لئے ایک ہی راستہ بچا ہے اور وہ ہے ہندوستان پر ہندو آئین یعنی منواسمیتی کو مسلط کرنے کا خواب، لیکن عدالت عظمیٰ کے ہوتے ہوئے یہ خواب بچ ہوتا نظر نہیں آتا۔

ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھانے کی جلد بازی میں اب یہ بھی صاف نظر آنے لگا ہے کہ حکومت کے فیصلوں پر بار بار عدالت عظمیٰ کی تلوار لٹک جاتی ہے

ابھی حال میں چلمنگور کے قریب مودیگیر شہر میں ایک حادثہ پیش آیا۔ ایک ۲۰ سالہ معصوم لڑکی دھنیا شری نے خودکشی کر لی۔ خودکشی سے قبل اس نے وہاں ایپ پر ایک پیغام بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں مسلمانوں کو اس لئے پسند کرتی ہوں کہ ان کے طور طریقے بہت اچھے ہیں۔ پیغام کے وائرل ہونے کے بعد ہندو وادی تنظیموں کی طرف سے دھنیا شری پر اس قدر دباؤ بنایا گیا اور دہنی اذیت دی گئی کہ آخر میں اس نے خودکشی کر لی۔ اس حادثہ سے یہ بات بھی صاف ہو جاتی ہے کہ ہندو عورتیں اس قدر معصوم اور خوفزدہ ہیں کہ وہ اپنے دل کی بات بھی بیان نہیں کر سکتیں۔ یہاں بھی یہ سوال اٹھتا ہے کہ مسلمان عورتوں

کو انصاف دلانے والی حکومت آخر ہندو عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے سامنے کب آئے گی؟ سرکاری اعداد شمار کے مطابق ۲۰ لاکھ ہندو عورتیں ایسی ہیں جنہیں ان کے شوہروں نے بے دخل کر رکھا ہے اور جو آج کی تاریخ میں گھٹن اور اذیت بھری زندگی بسر کر رہی ہیں۔ یہ سرکاری اعداد شمار ہیں، حقیقت اس سے کہیں زیادہ سنگین ہو سکتی ہے۔

ہندو راشٹر کی طرف قدم بڑھانے کی جلد بازی میں اب یہ بھی صاف نظر آنے لگا ہے کہ حکومت کے فیصلوں پر بار بار عدالت عظمیٰ کی تلوار لٹک جاتی ہے۔ عدالت عظمیٰ ابھی بھی گوڈ سے کو گاندھی کا قاتل تسلیم کرتی ہے۔ یہاں تک بھی آرائیں ایس کی شکست ہوئی۔ آدھار کارڈ بھی عدالت عظمیٰ کے نشانہ پر ہے۔ سینما حال میں قومی ترانہ کے تنازعہ کو فرضی حب الوطنی کی سازش قرار دیا۔ عدالت عظمیٰ نہ ہوتی تو مرکزی حکومت کو مدارس کے خلاف اتر پردیش شیعہ وقف بورڈ کے چیئر

حکومت کے جارحانہ تیوروں کو دیکھتے ہوئے حزب مخالف بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ آرائیں ایس کا برہمنی سماج اب منواسمیتی کو ملک کے آئین کی جگہ بحال کرنا چاہتا ہے۔ حال ہی میں دلت لیڈر جگنیش میوانی نے مودی پر تنقید کرتے ہوئے یہ بیان جاری کیا تھا کہ وہ ایک ہاتھ میں آئین اور دوسرے ہاتھ میں منواسمیتی لے کر حکومت کے پاس جائیں گے اور ان سے دریافت کریں گے کہ ان کی منشا کیا ہے؟ منواسمیتی میں عورتوں اور دلتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ بات دلت لیڈر پیریا اور ڈاکٹر بھیم روائیڈ کر بھی محسوس کرتے تھے۔ پیریا عورتوں کے استحصال اور دلتوں کے حقوق کو لے بڑی آواز بن کر ابھرے۔ ان دونوں کو اس بات کا شدت سے احساس تھا کہ آزاد ہندوستان میں بھی برہمنی سماج، منواسمیتی کے سائے میں دلتوں اور عورتوں کو اپنے پاؤں کے نیچے رکھے گا اور کبھی بھی انہیں برابری کا حق

نہیں دے گا۔ منواسمرتی میں دلتوں اور عورتوں دونوں کی حالت کتوں سے بدتر ہے۔ ہندو پر تھا میں نیوگ ایک ایسی رسم ہے جہاں کوئی برہمن اگر دلت عورت کے ساتھ سمجھوگ اور زیادتی کرتا ہے تو وہ جاتز ہے اور اس سے دلت عورت کا شدھی کرن ہو جاتا ہے۔ منواسمرتی میں عورت کو چندال جیسے ناموں سے یاد کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ہر ظلم و زیادتی کے باوجود شوہر کا حکم ماننا ہی اس کا دھرم ہے۔ منواسمرتی کی بنیاد واصل سورن مردوں کا معاشرہ ہے، یہاں عورتوں کا کوئی مقام نہیں۔ شادی کے، اثوٹ بندھن کے لئے برہمنی سماج کنیادان جیسی اصطلاح لے کر آیا۔ یعنی عورت اتنی بچ ہے کہ باپ کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ اس کا دان کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرے۔ شادی کس طرح کی عورتوں سے کی جائے، اس کے لئے بھی منواسمرتی میں صاف صاف کہا گیا ہے۔ جو کسی انگ سے کمزور نہیں ہو۔ خوبصورت ہو۔ ہنس یا ہرنی کی طرح ہو۔ جس کے دانت پتلے اور خوبصورت ہوں۔ جسم حسین ہو، ایسی عورت سے شادی کرنا چاہئے۔ شوہر کا حکم نہ ماننے والی عورتوں کے لئے سخت ترین سزاؤں یہاں تک کہ ہلاک کرنے کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ منواسمرتی کے مطابق بیٹے کا پیدا ہونا اچھے کاموں کا بدلہ ہے۔ اور بیٹی نرک کی بھاگیدار ہے۔ بیوی کے مرجانے کے بعد مرد دوسری شادی کر سکتا ہے لیکن عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی۔ اس کے بارے میں منواسمرتی میں صاف لکھا ہے کہ ایک بار دان کئے جانے کے بعد عورت کو دوسری بار دان نہیں کیا جاسکتا۔ ایک زمانے میں راجہ رام موہن رائے جیسے آریہ سماجیوں نے عورتوں کے ساتھ کی جانے والی نا انصافیوں کے خلاف آواز ضرور اٹھائی اور اس کا ایک حد تک فائدہ ضرور ملا کہ سستی جیسی پر تھائیں بند ہو گئیں۔ یہ پر تھائیں منواسمرتی کا نتیجہ تھیں۔ ہال وواہ (بچوں کی شادیاں) جیسی پر تھائیں آج بھی موجود ہیں اور منواسمرتی کے آئین کے مطابق ہیں۔ ودھواؤں (بیواہ عورتوں) پر ظلم کی تاریخ آج بھی لکھی جا رہی ہے کیونکہ برہمن سماج میں ایسی عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۷ء کو ڈاکٹر امبیڈکر نے ہندو بھارت کا تانا بانا بننے والی کتاب منواسمرتی کا دہن سنسکار، کیا تھا۔ ۲۵ دسمبر آج بھی دلتوں کے درمیان منواسمرتی دہن دیوس کے طور پر منایا جاتا ہے۔ امبیڈکر نے اس تنازع کو عورتوں کی آزادی کے نام بھی منسوب کیا ہے۔ ڈاکٹر

امبیڈکر نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ منواسمرتی اس گھٹن کی علامت ہے جس میں ہمیں صدیوں سے غلام بنایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا کہ منواسمرتی ہندو عورتوں کی بد حالی اور زوال کی بھی علامت ہے، اس کتاب کو دفن کرنا ضروری ہے۔

اس میں شک نہیں سینکڑوں برسوں میں منواسمرتی کو بنیاد بنا کر برہمنی سامان نے دلتوں اور ہندو عورتوں پر ظلم و زیادتی کے پہاڑ توڑے ہیں۔ ہندو سماج نے عورتوں کو کبھی بھی اسلام جیسا درجہ نہیں دیا۔ اس لئے یہ بھی حقیقت ہے کہ آج تعلیم یافتہ ہندو عورتوں کو بھی گھر میں وہ درجہ نہیں مل پاتا، جس کی وہ مستحق ہیں۔ ایک طرف گھر کی گھٹن اور اس گھٹن سے نجات کے لئے آشرموں اور باباؤں کا سہارا۔ ۹۰ فیصد عورتیں سکھ شانتی کی تلاش میں باباؤں کا رخ کرتی ہیں۔ سوامی خیتاند، سنت رام پال، باپو آسارام، بابا گریت رام رحیم، سارنچی بابا جیسے سنتوں کے دربار میں ان عورتوں کا جسمانی استحصال ہوتا رہا ہے۔ ابھی دہلی میں رہائش پزیر ایک سنت کا چہرہ بھی بے نقاب ہوا جو آٹھ ہزار لڑکیوں کو اپنے ہوس کا شکار بنا کر بھگوان، بننے کا خواہش مند تھا۔ ہندو معصوم بیٹیوں اور عورتوں کو انصاف دلانے کے لئے میڈیا کبھی سامنے نہیں آئے گا۔ آشرم اور ڈیروں میں مذہب کے یہاں ہوس کے پجاریوں کا کھیل اب بھی چل رہا ہے۔

طلاق مٹلاشہ پر پارلیمنٹ میں بولتے ہوئے اسد الدین اویسی نے مہذب لب و لہجہ میں میں مودی کو نارگیٹ کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھابی کو کب انصاف ملے گا؟ حزب مخالف اور مسلم جماعتیں اگر دور اندیشی سے کام لیں تو بھابی کو انصاف دلانے کی مانگ کو لے کر سڑکوں پر اتر سکتی ہیں۔ یہ آواز چار طرف سے اٹھتی ہے تو طلاق مٹلاشہ پر حکومت کی کارروائی متاثر ضرور ہوگی۔ یہ سوال جائز ہے کہ جب آپ کا اپنا گھر متاثر ہے تو آپ مسلمان عورتوں کو انصاف دلانے کا بہانہ کیوں تلاش کر رہے ہیں؟ ہندو عورتوں کی بڑی تعداد گھر سے آشرم اور ڈیروں تک گھٹن کی شکار ہیں۔ مودی کے حملوں کا ایک توڑ یہ ہے کہ مسلم جماعتیں ہندو عورتوں کی حمایت میں سامنے آئیں۔

عفو و درگزر

اللہ کیا کیا؟

حافظ وہیب طیب

کرے یا پھر اس شخص کی سفارش کرنے کھڑا ہو جائے؟ محفل میں موجود اصحاب پر خاموشی چھا گئی۔ صورت حال سے خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی متاثر ہیں کیونکہ اس شخص کی حالت نے سب ہی کو حیرت میں ڈال کے رکھ دیا۔ کیا واقعی اسے قتل کر کے اس کے بچوں کو بھوکا مرنے کے لئے چھوڑ دیا جائے؟ یا پھر اس کو بغیر ضمانت کے واپس جانے دیا جائے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سر جھکائے افسردہ بیٹھے ہیں۔ پھر سر اٹھا کے التجا بھری نظروں سے نوجوان کی طرف دیکھتے اور فرماتے ہیں، ”معاف کر دو اس شخص کو۔“ نہیں امیر المومنین! جس نے ہمارے باپ کو قتل کیا ہم اسے معاف نہیں کر سکتے۔ نوجوان اپنا آخری فیصلہ بغیر کسی جھجک کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ پھر مجمع کی طرف دیکھ کر بلند آواز سے پوچھتے ہیں ”اے لوگو! تم میں ہے کوئی جو اس کی ضمانت دے سکے؟“

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اپنے زہد و صدق سے بھرپور بڑھاپے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ”اور فرماتے ہیں میں اس شخص کی ضمانت دیتا ہوں“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ابوذر رضی اللہ عنہ اس نے قتل کیا ہے۔ ”چاہے قتل ہی کیا ہو۔ ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا اٹل فیصلہ سناتے ہیں۔“ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”ابوذر دیکھ لو! اگر یہ تین دن میں لوٹ کے نہ آیا تو مجھے تیری جدائی کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا“ ابوذر اپنے فیصلہ پر ڈٹے ہوئے فرماتے ہیں ”اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ پھر اللہ مالک ہے۔“

یوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے تین دن کی مہلت پا کے وہ شخص رخصت ہو جاتا ہے۔ تین راتوں کے بعد نماز عصر کے وقت شہر میں الصلاة الجامعة کی منادی گونجتی ہے۔ نوجوان اپنے باپ کا قصاص

دونو جوان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی محفل میں داخل ہوتے ہی محفل میں بیٹھے ایک شخص کے سامنے جا کھڑے ہوتے اور اس کی طرف اشارہ کر کے کہتے ہیں:

”اے امیر المومنین یہ ہے وہ شخص جس نے ہمارے باپ کو قتل کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص سے مخاطب ہوئے اور پوچھا، کیا واقعی تو نے ان نوجوانوں کے باپ کو قتل کیا؟ اس شخص نے جواب دیا:

امیر المومنین رضی اللہ عنہ ان کا باپ اپنے اونٹ سمیت میرے کھیت میں داخل ہوا۔ میں نے منع کیا، وہ باز نہیں آیا تو میں نے ایک پتھر دے مارا جو سیدھا اس کے سر میں لگا۔ وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر تو قصاص دینا پڑے گا اور اس کی سزا تو موت ہے۔ اس نے عرض کیا:

اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ اس کے نام سے جس کے حکم سے یہ زمین و آسمان قائم ہیں، مجھے صحرا میں واپس اپنی بیوی بچوں کے پاس جانے دیجئے تاکہ میں انھیں بتاؤں، میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ ان کا اللہ اور میرے سوا کوئی آسرا نہیں، میں پھر واپس آ جاؤں گا۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کون ہے جو تیری ضمانت دے گا کہ تو صحرا جا کر واپس بھی آئے گا؟ مجمع پر خاموشی چھا جاتی ہے، کوئی بھی تو ایسا نہیں جو اس کے نام تک سے واقف ہو، قبیلے خیمے اور گھر کے بارے میں جانتا تو بہت دور کی بات ہے۔ اس کی کون ضمانت دیگا؟ کیا یہ دس درہم کے ادھار، زمین کے ٹکڑے یا کسی اونٹ کے سودے کی ضمانت کا معاملہ ہے نہیں، ادھر تو ایک گردن کی ضمانت دینے کی بات ہے جسے تلوار سے اڑا دیا جاتا ہے۔ پھر ایسا کوئی بھی تو نہیں جو اللہ کی شریعت کے معاملے پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اعتراض

ہندو، سکھ اور یہودی سمیت سبھی اقوام عمر رضی اللہ عنہ کے عدل کو مثال کے طور پر پیش کرتی ہیں لیکن ہم ہیں کہ اپنے ہی بے گناہ بھائیوں کو سرعام موت کے گھاٹ اتارتے دیکھ رہے ہیں۔ عدالتیں سزا کے ان مطالبوں پر مبنی مقدمات سے بھری ہیں جو برسوں لوگوں کو اذیت اور عذاب سے دوچار رکھتے ہیں۔ وہاں موجود لوگوں کی زندگیوں اور دل و نفرت سے بھرے رہتے ہیں۔ یہ کیسا نظام عدل ہے جس میں اور جس کے لئے کام کرنے والوں کے دل ہی نہیں ہیں؟

ہمارے لوگوں کو ضرور سر جوڑ کر بیٹھنا چاہئے کہ اسلام اور اسلامی شخصیات کی زندگی کی کہکشاں جو ہمدردی، غم گساری، اور معافی سے بھری ہے ہمارے ہاں بدلے پر تل جانے والے فریق سے معاملات سلیقے اور درگزر کی بنیاد پر سلجھانے اور نمٹانے پر آمادہ کرنے کا نہ کوئی نظام باقی رہا ہے نہ خواہش۔ جج اور عدالتیں صرف بے زبان قانون اور کتابوں کا نام نہیں، ان کا بھی تو دل ہوتا ہے اور ان کے اندر بھی روح ہونی چاہئے۔

☆☆☆

خلیفہ ہارون الرشید طوس میں بستر علالت پر پڑا ہوا تھا۔ موت اسے گھیرے ہوئے تھی، اس نے اسی مکان میں جس میں وہ ٹھہرا ہوا تھا اپنی قبر کھدوائی۔ جب قبر کھد گئی تو چند محافظوں نے قبر میں اتر کر قرآن مجید ختم کیا۔ ہارون الرشید نے کہا! لوگوں! گواہ رہنا کہ میں خدا پر ایمان رکھتا ہوں اور رسول اللہ کی رسالت کا سچے دل سے قائل ہوں۔ میں ایک معصیت اور گناہ کا پیکر ہوں جس نے ساری عمر غم غلط کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں پھر بھی غم غلط نہ کر سکا۔ میں نے بے حد مغموں اور فکر کی زندگی گزاری ہے۔ حکومت کے کاموں اور حکومت کی لعنتوں نے مجھے اکثر خدا اور مذہب سے غافل رکھا ہے۔ خدا مجھے معاف کرے۔ مجھے زندگی کا کوئی دن ایسا یاد نہیں ہے جو میں نے بے فکری کے ساتھ گزارا ہو۔ اب میں موت کے کنارے ہوں۔ موت تم سب سے مجھے جدا کر دے گی۔ اور یہ قبر جو اس وقت منہ کھولے سامنے ہے میرے جسم کو نگل لے گی۔ یہی ہر انسان کا مال ہے۔ لیکن انسان اپنے مال سے میری طرح غافل رہتا ہے۔ اس کے بعد خلیفہ نے حکومت کے انتظامی معاملات کے کچھ مشورے دیئے اور اس کی زندگی کا چراغ گل ہو گیا۔

لینے کے لئے بے چین ہیں۔ مجمع اللہ کی شریعت کو نافذ ہوتا دیکھنے جمع ہے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لاتے اور عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔

”کدھر ہے وہ آدمی؟“ ابوذر مختصر جواب دیتے ہیں اور مغربی افق کی جانب دیکھا شروع ہو جاتے ہیں، جہاں سورج ڈوبنے کی جلدی میں ہے۔ محفل میں ہو کا عالم ہے اور خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ آج کیا ہونے جا رہا ہے۔ بالآخر مغرب سے کچھ لمحات قبل وہ شخص ہانپتا کانپتا آ جاتا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ اس سے مخاطب ہو کے فرماتے ہیں: اے شخص! اگر تو لوٹ کے نہ بھی آتا تو ہم نے تیرا کیا کر لیتا تھا۔ یہاں کوئی نہ تو تیرا گھر جانتا تھا اور نہ ہی کوئی تیرا ٹھکانا۔“

آدمی نے جواب دیا: امیر المؤمنین رضی اللہ! اللہ کی قسم، بات آپ کی نہیں، اس ذات کی ہے جو سب ظاہر و پوشیدہ کے بارے میں جانتا ہے۔ دیکھ لیجئے، میں آگیا ہوں، اپنے بچوں کو چوزوں کی طرح صحرا میں تنہا چھوڑ کے، جہاں نہ درخت کا سایہ ہے اور نہ ہی پانی کا نام و نشان، میں قتل کئے جانے کے لئے حاضر ہوں۔ مجھے بس یہ ڈر تھا کہ کوئی یہ نہ کہہ دے، اب لوگوں میں وعدہ کا ایفا اٹھ گیا۔“

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرف رخ کر کے پوچھا: ”آپ رضی اللہ عنہ نے کس بنا پر اس شخص کی ضمانت دی تھی؟“ ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”اے عمر رضی اللہ عنہ مجھے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں میں سے خیر ہی اٹھالی گئی ہے۔“

سیدنا عمر ایک لمحے کے لئے رکے اور پھر نوجوانوں سے پوچھا کہ اب کیا کہتے ہو؟ نوجوانوں نے روتے ہوئے جواب دیا: اے امیر المؤمنین! ہم اس کی صداقت کی وجہ سے اسے معاف کرتے ہیں، ہمیں اس بات کا ڈر ہے کہ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ اب لوگوں میں سے غنودہ درگزر ہی اٹھ گیا۔“

قارئین! یہ واقعہ سننے کئی دن گزر چکے۔ ہیں اس سوال کے جواب کا متلاشی ہوں کہ ہم بھی تو اسی نبی مہربان ﷺ کے امتی ہونے کا دعوے دار ہیں جس میں عمر رضی اللہ عنہ، ابوذر رضی اللہ عنہ اور ان جیسے ہزاروں خوش بخت لوگ شامل تھے۔ لیکن ان میں اور ہم میں آخر اتنا فرق کیوں پیدا ہو گیا؟ وہ اپنے ہر فیصلہ سے پہلے اس بات کا لحاظ رکھا کرتے تھے کہ اس پر اللہ اور لوگوں کا رد عمل کیا ہوگا؟ یہی وجہ ہے کہ آج

آفاقِ ہمدردی کا دین اسلام

اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارا رویہ

اسلام محض عقائد اور عبادات کا مجموعہ نہیں بلکہ معمولاتِ زندگی کو احسن طریق سے انجام دینے کے اصول سماجی تعلقات اور رشتوں کے مابین توازن قائم رکھنے کا راستہ بھی بتاتا ہے۔

شاید کسی اور نے نہ کھلتے۔ آپ ﷺ ان کے دلوں میں ایمان کی شمعیں فروزاں کیں۔ اللہ کے نبی نے اسلام کی دعوت دی جو سراسر امن و سلامتی کا دین ہے تاہم بعض ماہر بشریات اسے تلوار کا دین کہتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔

اسی طرح یہ بھی انتہائی لازمی امر ہے کہ ہم یہ دیکھیں کہ رحم کا حقدار کون ہے کیونکہ ایک بھیڑے پر رحم اس کی حیوانیت کو مزید بڑھاتی ہے اور وہ جو کچھ میسر ہو اس پر اکتفاء نہیں کرتا بلکہ اور دوسروں پر مظالم ڈھانے میں ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ درحقیقت رحم کا تصور اس بات کا متقاضی ہے کہ ایسے لوگوں کو شر پھیلانے کے لئے روکا جائے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے جب اپنے صحابہ سے کہا کہ اچھوں اور زیادتی کرنے والوں کی مدد کرو۔ تو صحابہ نے آپ سے اس کی وضاحت کی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ: ”آپ ایسے لوگوں (یعنی اچھے لوگوں) کی زیادتی سے روک کر ان کی مدد کر سکتے ہیں“ اس لئے رحم اس چیز کا متقاضی ہے کہ شر پھیلانے والوں کو وسائل سے محروم کیا جائے یا انہیں بزور روکا جائے۔ بصورت دیگر وہ اختیارات کو ہاتھ میں لے کر اپنی مرضی چلائیں گے۔

اللہ کے نبی کی رحمت ہر مخلوق کے لئے تھی۔ آپ جانتے تھے کہ خون کے پیاسے اور وحشی لوگوں کو اختیار دینے کا مطلب ایسے ظلم کو عام کرنے کے برابر ہے جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسی رحمت کی

محمد فتح اللہ گولن

زندگی اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی اور سب سے واضح نعمت ہے اور حقیقی اور ابدی زندگی آخرت کی زندگی ہے کیونکہ اس زندگی میں کامیابی ہم صرف اللہ کی ذات کو خوش کر کے حاصل کر سکتے ہیں اسی لئے اس ذات نے ہمارے پاس نبی اور آسمانی صحائف بھیجے۔ اپنی رحمت کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمن کی ابتداء ان الفاظ سے کی:

”نہایت مہربان (خدا) نے اس قرآن کی تعلیم دی ہے۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا“۔ (۱:۲۱)

دنیاوی زندگی کے تمام پہلو دراصل آنے والی زندگی کا اعادہ ہیں اور ہر مخلوق اسی مقصد کے ساتھ بندھی ہے۔ ہر عمل اور کوشش میں ایک ربط ہے اور ہر کامیابی اللہ کی رحمت کی بدولت ہے۔ بعض فطری واقعات ابتداء میں ناقابل قبول دکھائی دیتے ہیں لیکن ہمیں اسے رحمت خداوندی کے برعکس نہیں سمجھنا چاہئے۔ جیسے سیاہ بادلوں کی گھن گرج جو کہ بارانِ رحمت کا پیش خیمہ ہوتی ہے اسی لئے پوری کائنات اس رب کریم کی ثنا خوانی کرتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات مبارکہ صحرا کے بیچ تازہ پانی کے چشمے کی طرح اور گھب اندھیرے میں نمودار ہونے والے روشنی کے مینار کی طرح ہے۔ آپ ﷺ کی ذات پاک کی رحمت، ایک جادو کی کنج کی طرح تھی جس نے زمک آلود اور کثور دلوں کو کھول دیا۔ جو

سے محروم ہو جاتے۔

جہاں تک کفار کی بات ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اور (در حقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کو یہ شان نہیں دیتا ہے کہ ان پر عذاب فرمائے در آنحالیکہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں، اور نہ ہی اللہ ایسی حالت میں ان پر عذاب فرمانے والا ہے کہ وہ (اس سے) مغفرت طلب کر رہے ہوں۔“ (سورہ انفال)

اس آیت میں ہر دور کے کفار کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ان لوگوں کو صفحہ ہستی سے نہیں مٹائے گی جن میں اللہ کے نبی ﷺ کے پیرو کار موجود تھے۔ اس نے قیامت تک توبہ کے دروازے کھلے رکھے ہیں۔ کوئی بھی شخص خواہ وہ کتنا ہی بڑا گناہ گار کیوں نہ ہو اسلام قبول کر سکتا ہے یا اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ سکتا ہے۔ اسی بنا پر کسی مسلمان کے دل میں کسی کافر سے بغض و عداوت قابلِ افسوس ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ بچوں پر بھی خصوصی شفقت فرماتے۔ جب آپ کسی بچے کو روٹا دیکھتے تو آپ اس کے ساتھ بیٹھ جاتے اور اس کے دکھ میں شریک ہوتے۔ آپ کسی بچے کے لئے ماں کا دکھ اس ماں سے بھی زیادہ محسوس کرتے۔ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا۔ میں جب نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ نماز کو طول دوں لیکن جب میں کسی بچے کی رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں تاکہ اس ماں کی پریشانی کم کر سکوں۔

نبی پاک ﷺ بچوں کو اپنی باہوں میں لے کر نہیں پیار کرتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ اپنے نواسے حسن کو پیار کر رہے تھے کہ آکر ابنِ خالبس نے آپ ﷺ سے کہا ”میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے ان میں سے کسی کو بھی آج تک نہیں چوما“ اللہ کے نبی ﷺ نے جواب دیا ”وہ جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا“ ایک اور بیان کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا ”تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں جب اللہ نے ہی تمہارے دل سے شفقت نکال لی ہو۔“ تم پر مہربانی کرے گا۔“

ایک مرتبہ جب سعد بن عبیدہ بیمار پڑے تو نبی پاک ﷺ ان کے گھر گئے۔

آپ ان کی خراب حالت کو دیکھ رو پڑے۔ آپ ﷺ نے

بنا پر آپ ﷺ نے کوشش کی کہ معصوم لوگ بھیڑ یا نما انسان کے حملوں سے محفوظ رہیں۔ بلاشبہ آپ ﷺ نے کوشش کی کہ ہر ایک ہدایت پانے والا بن جائے اور بلاشبہ آپ کو سب سے زیادہ فکر اسی بات کی تھی۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے (اے حبیبِ مکرم!) تو کیا آپ ان کے پیچھے شدتِ غم میں اپنی جان (عزیز بھی) گھلا دیں گے اگر وہ اس کلام (ربانی) پر ایمان نہ لائے (سورہ کہف: ۶)

جب احد میں آپ کو زخم آئے تو آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی ”اے اللہ ان لوگوں کو معاف فرما کیوں کہ یہ نہیں جانتے“ آپ ﷺ کے اپنے شہر مکہ کے لوگوں نے آپ کو اس قدر تکالیف دیں کہ آپ ﷺ مدینہ ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اس کے پانچ برس بعد بھی انہوں نے آپ ﷺ کو چین سے نہ بیٹھنے دیا لیکن اپنی نبوت کے اکیسویں برس فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے جب ان سے سوال کیا کہ ”میں آپ سے کیا سلوک کرنے والا ہوں“ تو انہوں نے یہ یک آواز کہا ”آپ اچھے انسان اور ایک اچھے انسان کے بیٹے ہیں“ تو آپ ﷺ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا ”جاؤ تم آزاد ہو اور آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں، تم سب پر اللہ رحم کرے وہ سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے۔“

اللہ کے نبی ﷺ نے اہل ایمان کے ساتھ حد درجہ مہربانی اور شفقت کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں:

”بیشک تمہارے پاس تم میں سے (ایک با عظمت) رسول تشریف لائے۔ تمہارا تکلیف و مشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔ (اے لوگوں!) وہ تمہارے لئے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزو مند رہتے ہیں (اور) مومنوں کے لئے نہایت (عی) شفیق بے حد رحم فرمانے والے ہیں (سورہ توبہ: ۱۲۸۸) بلاشبہ نبی ﷺ تو اہل ایمان کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہیں۔ (سورہ احزاب: ۶)

حتیٰ کہ آپ ﷺ منافقین اور کفار کے ساتھ بھی نرمی اور شفقت سے پیش آتے۔ آپ ﷺ منافقین کو پہنچاتے تھے لیکن آپ ﷺ نے ان کی نشاندہی نہیں کی کیوں کہ اس طرح وہ ظاہری طور پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے کی بناء پر حاصل ہونے والی شہرت کے مکمل حقوق

رزق و دولت کے لئے

مجرب نقش

از تحریر: فیض محمد

یہ نقش ترقی فتوحات اور تسخیر کے لئے بے حد مفید ہے۔ تمام بندشیں اور غوثیتیں بھی اس عمل سے ختم ہو جاتی ہیں۔ یہ عمل ۳۱ دن تک ۲۲۸۳ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ ۳۱ دن کے بعد صرف ۷۴ مرتبہ ورد میں رکھیں اور یہ نقش بھی ۳۱ مرتبہ اور ۳۱ دن تک لکھ کر پانی میں بہا دیں۔ آخر میں یہ نقش شرف شمس اور شمس کی ساعت اور اتوار کے دن لکھ کر بازو پر باندھیں۔ عمل یہ پڑھنا ہوگا۔ یا حی یا قیوم واللہ یزق من یشاء بغیر حساب۔ یاد رکھیں کہ نقش کے پہلے خانے میں جو عدد ۷۴ ہیں یہ اعداد یا حی یا قیوم کے ہیں۔ اور ان دو اسموں کا ورد زیادہ سے زیادہ کریں تو فائدہ زبردست ہوگا۔

چال نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵		۷
۶	۴	۲

بحق یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

۱۷۹	۱۳۷۸	۵۲۲
۸۷۰		۱۲۰۹
۱۰۳۰	۶۹۶	۳۹۸

بحق یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

فرمایا ”اللہ تعالیٰ آنسوؤں یا دکھوں کی وجہ سے سزا نہیں دیتا بلکہ اس کی وجہ سے سزا دیتا ہے۔ یہ کہتے ہوئے آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔

پہلی وحی کے بعد جب آپ ﷺ غار حرا سے اضطراب کی حالت میں واپس لوٹے تو حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ سے کہا ”مجھے امید ہے کہ آپ اس امت کے نبی ہوں گے کیوں کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ سچ بولا، امانت داری کی، اپنے عزیزوں رشتہ داروں کی مدد کی، غریبوں اور بے کسوں کی مدد کی اور اپنے مہمانوں کو کھانا کھلایا۔“

آپ ﷺ کی رحمت کے دائرے میں حیوانات بھی شامل تھے۔ ایک مرتبہ چند صحابہؓ نے ایک فوجی مہم سے واپسی پر پرندوں کے چند بچے گھونسلوں سے نکال کر انہیں لے آئے۔ پرندوں کی ماں نے واپس پہنچ کر جب دیکھا تو بچوں کو وہاں نہ پا کر بے چین ہو گئی اور فضاء میں بے چینی سے اڑنے اور شور مچانے لگی۔ جب اللہ کے نبی ﷺ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ ﷺ بہت خفا ہوئے اور حکم دیا کہ پرندے کے بچے واپس گھونسلے میں رکھ دیئے جائیں۔

آپ ﷺ نے رنگ و نسل کے تمام امتیاز مٹا دئے۔ ایک مرتبہ ابوذرؓ حضرت بلالؓ سے اس قدر ناراض ہوئے کہ ان کے منہ سے یہ توہین آمیز کلمات نکلے ”تم کالی ماں کی اولاد ہو“ حضرت بلالؓ روتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس آئے اور یہ بات آپ ﷺ کے گوش گزار کی۔ آپ ابوذرؓ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا ”تم میں اب تک جہالت کے دور کے اثرات باقی ہیں۔ ابوذرؓ اس قدر شرمندہ ہوئے کہ انہوں نے اپنا سر زمین پر رکھ دیا اور کہا کہ وہ اپنا سر اس وقت تک زمین سے نہیں ہٹائیں گے جب تک بلالؓ ان کے سر پر پاؤں نہ رکھ کر نہ گزریں۔ حضرت بلالؓ نے انہیں معاف کر دیا۔

یہ اسوۂ نبی ﷺ کا مختصر ترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر صفحہ ہمارے لئے اسوہ ہے۔ اپنا احتساب کریں کہ کیا ہم اسوۂ حسنہ پر عمل کر رہے ہیں؟ کیا ہم میں معاف کرنے کی صفت ہے؟ کیا ہم دوسرے بچوں پر بھی رحم کرتے ہیں؟ کیا ہم میں تکبر اور غرور گھمنڈ کے عناصر نہیں۔ جب ہم آپ ﷺ کی تعلیمات سے ہی دور ہیں تو پھر نبی کریم ﷺ محبت کا دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں۔

مکمل مفت

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر اس آئیں گے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے۔
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ ہدیہ - 600/- روپے

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہو گئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یا دہ تو وقت پیدائش، یوم پیدائش و رند اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ - 400/- روپے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

طنزیہ، مضمون

ابوالخیال
فرضی

اذان بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستیں میں
مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی ملازمت کے سلسلہ میں لاہروا ہی برت رہے ہیں، میں انہیں متنبہ کرتا ہوں تو ملازمت سے استعفیٰ دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ تنخواہ بڑھانے کی پٹیکش بھی کر چکا ہوں لیکن وہ پھر بھی آنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں ہدایت دے اور وہ بت کدے میں اذان پابندی کے ساتھ دیتے رہیں۔ اتنے ان کی اصلاح ہو آئیے ان کے ایک پرانے مضمون سے خود کو تسلی دیں۔

میں حصہ لینے کے لئے آئے دن دوزخ کے داروغہ سے پریشان لینے لگے تھے۔ اس طرح وہاں کے نظام میں ایک خلفشار سا برپا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مشاعروں پر پابندی لگ گئی۔

اس بات کا آج تک کسی نے یقین نہیں کیا۔ اگر اتفاقاً آپ بھی صاحب عقل ہوں گے تو آپ بھی یقین نہیں کریں گے لیکن آپ کے یقین نہ کرنے سے ہمارے خاندان کی شرافت پر اور ہماری اگلی پچھلی نسلوں کی شاعرانہ صلاحیت پر کوئی حرف نہیں آتا، میرے ماموں زاد بھائی کے سارے میاں سر کی بڑی بہن کے چھوٹے داماد اپنی ماں کے پیٹ سے ایک دیوان لے کر نکلے تھے اور انہوں نے ایک سال کی عمر سے ایسے شعر کہنے شروع کر دیے تھے کہ الامان والحفیظ۔ شاعری ہمارے خاندان کا پیشہ بھی تھی اور ذوق بھی، میرے چاچا کے تایا سر کی ماموں زاد اولاد میں ایک شاعرہ گزری تھیں جو چنگی بجاتے ہوئے شعر کہہ دیا کرتی تھیں۔ انہوں نے اپنی شادی کے خاص دن ایک مشاعرہ اٹھٹ کر کے یہ ثابت کیا تھا کہ شادیاں تو ہوتی ہی رہتی ہیں لیکن فن فن ہے اور فنکاری کا مظاہرہ کرنے کے بجائے کسی کو شادی میں دوہن بن کر بیٹھ جانا دقیانوسیت کے سوا کچھ نہیں، چنانچہ شادی کا سارا پروگرام جوں کا توں چلتا رہا اور دوہن مشاعرے میں اپنی غزل اپنی ہی آواز میں پڑھ کر نماز فجر کے وقت اپنے مجازی خدا کے قدموں

آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن یہ بات سولہ آنے سچ ہے کہ شعرو شاعری کا شوق مجھے بچپن سے تھا اور میں نے سب سے پہلی غزل اس وقت کہہ لی تھی جب میرے بالغ ہونے میں ایک ہفتہ باقی تھا، یہ غزل میرے ان سب دوستوں کو حد سے زیادہ پسند آئی تھی جن بے چاروں کے پاس عقل نام کی کوئی چیز موجود نہیں تھی کچھ ایسے عقل بند لوگ بھی اس غزل سے محفوظ ہوئے تھے جن میں شعر سمجھنے کی مطلقاً صلاحیت نہیں تھی۔ آپ کو میں اس بات کا یقین کیسے دلاؤں کہ میں خاندانی حکیموں کی طرح خاندانی شاعر ہوں۔ میرے والد نے اپنے دادا کا سہرا ان کی پہلی شادی کے موقع پر ایسا کہا تھا کہ ان سب لوگوں کے بھی دانت کھٹے ہو گئے تھے جو بیچارے ہنسنے ہنسانے کے لئے مصنوعی دانت لگائے پھرتے تھے اور میرے نانا مرحوم خدا جھوٹ نہ بلوائے مرنے کے بعد بھی شاعر رہے تھے اور انہوں نے عالم برزخ میں آل انڈیا مشاعروں کا ایک انوکھا سلسلہ شروع کر دیا تھا، چنانچہ ان کے ان مشاعروں میں میں دنیا بھر کے قبرستانوں میں دفن شدہ شاعر اپنی اپنی مرحوم غزلیں پڑھنے کے لئے اس مشاعرے میں تشریف لاتے تھے اور یہ مشاعرے فرشتوں کی صدارت میں ہوا کرتے تھے لیکن پھر ان مشاعروں کا سلسلہ زیادہ طویل ہو گیا، جنت و دوزخ کے نظام میں بھی خلل پڑنے لگا کیوں کہ اچھے شاعروں کی ایک بڑی تعداد دوزخ میں تھی اور وہ مشاعرے

چیز موجود نہیں ہے لیکن اس شعر پر میں مہینوں گاؤں کے لوگوں کی داد وصول کرتا رہا اور ایسا ہی تو مت پوچھئے کہ کتنے طے۔

ایک شعر یہ بھی کہا تھا۔

تمہارے کھیت کا پالک ہمارے کھیت کے شلہم
چلو ان کو پکا کر فاصلوں کو کم سے کم کر لیں
مجھے یاد ہے کہ اس شعر پر تو مجھے بذریعہ خطوط بھی داد وصول ہوتی
تھی۔ ایک بار میں نے یہ بھی عرض کیا تھا۔

دل کے دیہات میں حالات کے کتنے راکٹ
چھوڑ کر غم کی نئی گیس گزر جاتے ہیں
اتنا روتے ہیں میرے گھر پہ وہ آکر اکثر
میرے گھر کے کبھی منکوں کو وہ بھر جاتے ہیں
مرزا غالب چونکہ میرا آئیڈیل تھے اس لئے میں نے ان کے کلام
پر تفسیق کرنے کی حد کر دی تھی۔

ایک بار غالب صاحب میرے خواب میں آکر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر
بولے تھے۔ میری زندگی میں شہرت کی جو کمی رہ گئی تھی وہ تم نے پوری کر دی۔
ان کے ایک شعر سے متاثر ہو کر میں نے کہا تھا اور وہ زمانہ
تھا غربت کا، عرض کیا تھا۔

ہے خبر گرم ان کے آنے کی
آج ہی گھر میں شور بہ نہ ہوا
ایک بار یہ غزل زینت مشاعرہ بنی۔

دل شوہر تجھے ہوا کیا ہے
رات دن گھر میں بھونکتا کیا ہے
ہم بھی گرتے ہیں جیب رکھتے ہیں
کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے
ہم کو ان سے رقم کی ہے امید
جو نہیں جانتے عطا کیا ہے
نعمتیں جو چتا جوار کی
یا الہی یہ ہاجرا کیا ہے
مرغ آنے پہ یہ کہا میں نے
خود جو آئے تو پھر برا کیا ہے

ایک بار میرے اس شعر پر مسلم گھرانوں میں الجھل مچ گئی تھی۔

میں اپنی بندگی کا اظہار کرنے کے لئے حاضر باش ہو گئی۔ بارات کے سب
لوگ بڑھے کھسے تھے، تہذیب زدہ بھی تھے اور ہوش و حواس سے پوری طرح
آشنا بھی تھے، اس لئے کسی نے اعتراض کیا نہ کوئی بدول ہوا۔ شادی بھی اس
طرح منسٹ گئی اور دامن فن پر بھی کوئی آنچ نہیں آئی۔

یہ ہے ہمارا خاندان اور اس خاندان میں پیدا ہونے کی بدولت میں
خود مادرِ زاد قسم کا شاعر ہوں، چنانچہ میں جب اس دنیا میں نازل ہوا تو
میں نے رونے کے بجائے غالب کی ایک غزل گنگنائی۔

جتنے بے شعور قسم کے لوگ تھے سب اسی وقت بے ہوش ہو گئے
تھے لیکن جو لوگ باشعور تھے انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ بہت نستعلیق قسم کا
نوجوان ہے جو ہمارے خاندان میں بالکل بے ارادہ پیدا ہو گیا ہے، اس
کو تو ایسے گھرانہ کا چشم و چراغ بننا چاہئے تھا جس کے شجر نسل کی اندرونی
جڑیں مغلیہ خاندان سے ملتی ہوں۔

میرے والد بھی بہت بڑے شاعر تھے اور بحر و ردیف پر انہیں پورا
پورا کنٹرول تھا، یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے اپنی پوری زندگی میں ایک
بھی غزل نہ کہی ہو کیوں کہ یہ جس زمانہ کا ذکر ہے اس زمانہ میں شاعر
ہونے کے لئے غزل کہنا یا غزل لکھنا ضروری نہیں تھا بس اس کو اچھا شاعر
سمجھا جاتا تھا جو بدذوق نہ ہو کیا سمجھے؟ اگر نہیں سمجھے تو برائے مہربانی سمجھنے
کی کوشش نہ کریں کیوں کہ سمجھنے سمجھانے سے صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور
آنتیں خود بخود کمزور ہو جاتی ہیں اور انسان منہ کے بجائے ناک سے
کھانے لگتا ہے۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ میں چونکہ مادرِ زاد قسم کا شاعر تھا اور ایک
درجن اشعار فی منٹ کے حساب سے لکھ لیا کرتا تھا اس لئے آس پاس
کے دیہاتوں میں میری دھوم ہو چکی تھی اور دیہاتی قسم کے لوگ میرے
شعروں پر منہ کھول کر داد دیا کرتے تھے۔ دراصل میرے اشعار سے
گاؤں اور دیہات کی بواہر آتی تھی اور اہل دیہات مجھے اپنی برادری کا
ایک ممبر سمجھا کرتے تھے، مجھے داد دینا وہ اپنا فرض سمجھا کرتے تھے، چنانچہ
مجھے ایسے شعروں پر بھی داد مل جاتی تھی جو خود میری بھی سمجھ میں نہیں
آتے تھے، مثلاً یہ شعر میرا بہت مشہور ہوا تھا۔

ترے آنجل کو میرے کھیت کے بتوے سے کیا نسبت
مگر جب دیکھ لیتا ہوں پراٹھے یاد آتے ہیں

یہ شعر بہت ہلکا سا شعر ہے اور اس شعر میں مطلب نام کی کوئی

سے عشق کرو۔

عشق؟

جی ہاں عشق اور عشق کرنا دل سے تاکہ دل گھائل ہو جائے اور جب دل گھائل ہو جائے تو وزن دار قسم کے شعر دماغ پر برسنے لگیں گے۔

چلو منظور، لیکن یہ برائے عشق لڑکی کہاں سے دستیاب ہوگا؟

اماں یار۔ اگر لڑکی دستیاب نہ ہو تو کسی عورت سے شروع کر دو۔

عشق ہی تو کرنا ہے، لڑکی نہ سہی تو عورت ہی سہی۔

اپنے دوست کے اس مخلصانہ مشورے پر عمل کرنے کے لئے گھر میں جو جھاڑو پونچھا کرنے آتی تھی اس سے اظہار عشق کر بیٹھا، وہ جوان تھی اور غربت کی وجہ سے گھروں میں کام کیا کرتی تھی۔ اس نے میرے اظہار عشق پر اچھا خاصا منہ بنا کر کہا۔

فرضی بھائی! میں تو آپ کو اپنا بھائی مانتی ہوں اور آپ کی بہت عزت کرتی ہوں اور یہ آپ کو آج ہو کیا گیا، آپ تو بہت اچھے انسان ہیں۔

اگر اچھا ہوں تو کسی سے عشق نہ کروں، عشق کونسا برا ہوتا ہے، دنیا بھر کے سمجھ دار لوگ عشق و محبت سے فراغت پا کر ہی دنیا سے روانہ ہوتے ہیں۔ دانتی عذرا، لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، ہیرا رانچھا، یوسف زلیخا اور رومیو جولیٹ اور اسی طرح وغیرہ، یہ سب اپنے وقت کے ڈگری یافتہ لوگ تھے اور سب عشق کے راستوں پر پیدل چل کر اپنی اپنی منزل تک پہنچے۔ ان کے علاوہ بھی جن خود دار نسلوں نے عشق و محبت سے استفادہ کیا ہے، ان کے نام آج تک زندہ ہیں، جب کہ وہ تمام حضرات جو اس دولت سے محروم رہے ان کی قبروں تک کے نشان مٹ گئے ہیں۔ میں عشق کر کے امر ہونا چاہتا ہوں اور اپنے شعر میں درد بھرنا چاہتا ہوں تو کیا تم میری مدد نہیں کرو گی۔

نہ بابا۔ یہ کام میرے بس کا نہیں ہے، میں نے آج تک اپنے شوہر ہی سے عشق نہیں کیا، میں تم سے کیا عشق کروں گی۔ ہاں جب تم نے عشق کرنے کی ٹھان لی ہے تو کسی لڑکی سے عشق کرو، اللہ کامیابی دے گا میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔

اور اس طرح اس کام کرنے والی نے میرے جذبات کا قتل عام کر دیا اور اس کے بعد کئی تجربے اور نا کام ہوئے، نہ جانے کیا بات تھی کوئی

نظر سے گھورتے رہنے کے ہم نہیں قاتل

جو آگ بن کے نہ برے تو پھر ہو کیا ہے

ایک بار معمولی سی تہذیبی سے یہ شعر نذر قوم کیا تھا۔

میں نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

باپ بن جاؤں گا میں تم کو خبر ہونے تک

اس طرح کے اشعار سے میں نے اس پاس کے علاقہ میں آگ

لگا دی تھی اور کئی بڑے بڑے شاعر اس آگ کو بجھاتے پھرتے تھے لیکن

شہرت و مقبولیت کی آگ تھی جو لگتی چلی گئی، مگر اسی دوران مجھے ایسا محسوس

ہوا کہ شاید میرے اشعار بے روح ہیں، ان میں کسی طرح کی حرارت نہیں

ہے، یہ زندگی سے محروم ہیں، ان میں وہ کشش نہیں ہے جو انسان کے دل کو

لبھاتی ہے، آخر کیوں؟ میں خود بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔ کیوں کہ شاعر تو میں

فطری تھا پھر یہ دوسو سو میرے دماغ کی کھڑکیوں سے میرے دل جگر تک

کیسے پہنچا مجھے اس کی خبر نہیں تھی، بس مجھے یہ محسوس ہوا کرتا تھا کہ میرے

اشعار ”روح“ سے محروم ہیں۔

اسی دوران میں نے اپنے ایک بچپن کے دوست سے کہا۔ یار شعر پر

شعر کہتا چلا جا رہا ہوں کیوں کہ اگر شعر نہ کہوں تو زندگی دشوار ہو جائے لیکن

اب یہ وہم سا ہونے لگا ہے کہ میرے اشعار روح اور زندگی سے محروم ہیں۔

تو میں کیا کروں؟ اس کجخت کے لہجہ میں بڑی بے نیازی تھی۔

تم مجھے یہ بتاؤ کہ شعر میں روح کیسے پڑتی ہے؟

اس نے کہا کہ میں نے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ جب تک دل پر

چوٹ نہیں پڑتی کوئی بھی شاعر اچھا شاعر نہیں بن سکتا۔

کسی شاعر نے بھی کہا تھا۔

پچھلے تھے اشعار کے چہرے

جب تک دل پہ چوٹ نہ کھائی

تو کیا میں کوئی پتھر اٹھا کر اپنے دل پر مار لوں؟

ایسی چوٹ سے کام نہیں بنے گا، چوٹ ایسی ہونی چاہئے کہ اینٹ

اور پتھر کے بغیر دل گھائل ہو جائے۔

ایسی چوٹیں کیسے لگتی ہیں؟

تم زے بے وقوف ہو۔ شاعری کرتے پھر رہے ہو اور یہ نہیں

معلوم کہ دل گھائل کس طرح ہوتا ہے۔ جاؤ ابھی اسی وقت فوراً کسی لڑکی

بھی بہت حوا منہ لگانے کے لئے تیار نہ تھی، جب کہ میں اس خوش فہمی کا شکار تھا کہ لڑکیاں عشق کا اظہار کرتے ہی کسی چنے کے کھیت میں گانا گانا شروع کر دیں گی اور مجھے گود میں اٹھالیں گی۔ پھر میں بھی لہرائے لگوں گا، لیکن آف میرے ماں باپ کے دب العالمین۔

ایک لڑکی بھی مجھ سے محبت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئی، ایک لڑکی تو بہت ہی زیادہ عقل مند تھی، اس کو میں نے دل سے پسند کیا تھا اور اسے ایک شادی کے موقع پر میں نے ایک طرف لے جا کر کہا تھا، تم بہت خوبصورت ہو اس لئے مجھے تم سے عشق ہو گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے عشق کر کے میری حوصلہ افزائی کرو۔

میرے اس اظہار عشق پر وہ منہ کے بجائے آنکھوں سے ہنسی تھی، پھر اس نے غلوں سے بھرے ہوئے لہجہ میں کہا تھا کہ میں تو عشق و شوق کے چکر میں نہیں پڑتی کیوں کہ میں ایک شریف باپ کی بیٹی ہوں اور میری معافی بھی ہو چکی ہے، میں عشق کر کے کیا کروں گی؟ البتہ میرا ایک مشورہ ہے وہ یہ کہ اگر کسی سے عشق کرنا ہی ہے تو پہلے اپنی داڑھی صاف کرو۔ کیا تم نے کسی ہونہار شاعر کا یہ شعر نہیں سنا۔

قاصد سے میرے یار نے کہلائی ہے یہ بات
داڑھی کو کرو صاف تو ممکن ہے ملاقات

تو کیا داڑھی کی موجودگی میں عشق نہیں کیا جاسکتا؟ شاید میرے لہجہ میں بہت معصومیت تھی۔

آپ تو کر سکتے ہیں، لیکن کوئی لڑکی آپ سے دل کیسے لگائے گی، لڑکیاں داڑھیوں سے گھبراتی ہیں اور عشق کسی بھی طرح کی گھبراہٹ کے ساتھ پروان نہیں چڑھ سکتا۔

بہت ہی غلط مشورہ تھا۔ جی ہاں۔ میرے پاس داڑھی کے سولہاپ داوا کے تر کے میں سے اور تھا ہی کیا اگر اسے بھی منڈوا دیتا تو کون مجھے شریف انسل سمجھتا۔ میں نے اس کا مشورہ نہیں مانا اور ایک دن عین داڑھی کی موجودگی میں ایک لڑکی میرے عشق پر ایمان لے آئی، جب اس نے مجھ سے محبت کا فیصلہ کر لیا تو ایک دن ڈرتے ہوئے میں نے اس سے پوچھا۔

کیا تمہیں میری سید داڑھی ناگوار تو نہیں گزرتی.....

کیا مطلب؟ وہ شپٹائی۔

میرا مطلب یہ ہے کہ کیا اس داڑھی کی موجودگی میں ہم دونوں عشق کی چٹھڑی پر کوئی لمبا سفر تہہ نہیں کر سکتے۔ یہ داڑھی ہمارے پاکیزہ

جذیوں میں کہیں حائل تو نہیں ہوگی۔

نہیں، بے چاری داڑھی کیا کہتی ہے اور یہ تو آپ کی عظیم الشان شخصیت کا ایک حصہ ہے۔

اور سچ تو یہ ہے کہ آپ اس داڑھی ہی کی وجہ سے کھلتے ہیں ورنہ بالکل جن قصائی لگتے۔

اس کے اس پیار بھرے انداز سے روح میں نازیبا نے بچتے لگے اور بے اختیار یہ دل چاہنے لگا، کاش میرے دو داڑھیاں ہوتیں۔

لیکن اس عشق میں مشکل یہ پیش آئی کہ یہ لڑکی تو میرے گلے ہی پر گئی، عشق کا مقصد ہی فوت ہو گیا۔ میں نے تو دوستوں کے مشورے پر

اس لئے دل لگایا تھا تا کہ دل گھائل ہو اور اچھے معیاری درو بھرے شعر میرے ذہن کی وادیوں میں زعفران کی طرح اُگنے شروع ہوں اور دنیا کی منڈی میں یہ اچھے بھاؤ میں بکیں اور چلیں۔

لیکن عشق کیا تو پھر شادی بھی کرنی پڑ گئی، شادی کے بعد دل کیا جسم کی ہر چیز گھائل ہو گئی اور اشعار کے بجائے بچے نازل ہونے لگے۔ یقین کریں کہ بعض بچے فی البدیہی میں بالکل آمد کی طرح، ایک بچے پر بھی

آورد کا گمان نہیں ہوتا، کجخت یہ سب کے سب آزاد نظم کی طرح نازل ہو رہے ہیں، ایک بھی بچہ بحر میں نہیں ہے اور قافیے اور ردیف سے تو سب

آزاد ہیں، اس لئے عشق کا بیڑہ غرق ہو گیا اور مدتوں الٹا سیدھا شعر بھی ذہن میں نہیں آیا کیوں کہ نون تیل اور ک ہی سے فرصت نہیں تھی شعر کیسے

کہتا۔ لیکن اب چند ہفتوں سے پھر دل شاعری کی طرف مائل ہو رہا ہے ان شاعروں کو دیکھ دیکھ کر دل میں لالچ آتا ہے جو پر انگری فیل ہیں جو اردو

میں اپنے دستخط بھی نہیں کر سکتے لیکن ایسے ایسے شعر کہہ رہے ہیں جنہیں سن کر فرشتے وجد کرنے لگیں، شاعری کا ارادہ کیا تو پھر وہی عشق کا خیال

بھی آیا، جس کے بغیر اشعار بے روح رہتے ہیں لیکن عشق اس دور میں اب اتنا مشکل بھی نہیں رہا، صرف ایک موبائل خریدنے کی ضرورت ہے

اور اب تو یہ بیماری طاعون کی طرح پورے معاشرے میں پھیلی ہوئی ہے اس لئے امید ہے کہ اس مرتبہ زیادہ محنت نہیں کرنی پڑے گی اور میں کوئی نہ

کوئی بنت حوا گھیرتے ہیں کامیاب ہو جاؤں گا اور میرا یہ شعر بھی مجھے مقصد کی طرف لے جاتا ہے۔

عشق لے یارو مکمل کر دیا
ورنہ ہم بھی مولوی تھے نام کے (یاد دہندہ صحت یابی)

طبی مشورے

درست کرتے ہیں۔

جگر کی بیماریاں

احتیاط : جگر کے مریضوں کو کھجور اور چینی بہت کم استعمال کرنا چاہئے۔ تیل یا کھجور میں تلی ہوئی اشیاء چائے، کافی، حیر مصالحے اور تمباکو نوشی سے جس قدر پرہیز ہو سکے بہتر ہے جبکہ پھولوں کا رس سبزیاں، کش پھل نارنگی، مسک، اورنگ، گاجر، کشمش، کھجور، آم، شہد اور چند روز زیادہ استعمال کرنی چاہئے۔

برقیان (پیلیا)

۱۔ گندیریاں کثرت کے ساتھ چوسیں۔

۲۔ مولیٰ کے پتے لے کر عرق نکالیں۔ جوان آدمی کے لئے آدھ سیر عرق روزانہ کافی ہے اور اس میں موٹی شکر کے دانے اس قدر ملائیں کہ میٹھا ہو جائے۔ اب اس کو باریک ٹمل کے کپڑے میں چھان لیں۔ بس پلاتے ہی مریض کو اس قدر فرحت ہوگی کہ وہ خود کہہ اٹھے گا کہ مجھے فائدہ ہو گیا۔ بھوک اچھی طرح لگے گی، دست بھی آئیں گے یہاں تک کہ سات روز میں بفضلہ تعالیٰ مرض کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔

۳۔ مولیٰ کے پتوں کو سونگھانے سے بھی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔

۴۔ اٹلی اور آلو بخارہ اور زرشک کا جوشاندہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔

تلی کا بڑھ جانا

۱۔ مولیٰ کے سبز پتوں کا پانی بقدر آدھ پاؤ نکال کر روزانہ صبح کے وقت پلایا کریں۔ روزانہ ایک دست آیا کرے گا اور چند روز میں تلی کا ورم دور ہو جائے گا۔

۲۔ انجیر پانچ عدد روزانہ کھلائیں۔ بہتر یہ ہے کہ رات کو سرکہ میں بھگو کر روزانہ دو یا تین انجیر کھالیا کریں۔

صغیر کی زیادتی، شراب کا کثرت استعمال، مرطوب غذاؤں کی زیادتی سے بلغم پیدا ہو کر اس میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ کثرت مباشرت یا شدید محنت اور دھوپ میں چل کر آنے کے فوراً بعد پانی پی لینا، برف کا کثرت سے استعمال وغیرہ اس کی وجوہات ہیں۔

علاج : ۱۔ سیب کھانے سے جگر کو تقویت پہنچتی ہے۔ جگر کے امراض میں سیب زیادہ استعمال کریں۔

۲۔ جگر کی مریضوں کو گاجر زیادہ استعمال کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۳۔ لوکی کو آگ پر سنیک کر بھرتہ بنا کر اس کا رس نکالیں۔ اس میں مصری ملا کر پینا جگر کے امراض میں بہت مفید ہے۔

۴۔ خربوزے کھاتے رہنے سے جگر کی سوجن ختم ہو جاتی ہے۔

۵۔ اجوائن ۱۵ گرام مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر بھگودیں۔ دن بھر کمرے میں اور رات کو گھر کے صحن میں ایسی جگہ رکھیں جہاں اوس پڑتی رہے۔ اگلی صبح چھان کر پانی پی لیں۔ یہ نسخہ پندہ دن متواتر استعمال کریں۔ اس سے مریض کو بھوک بھی لگے گی اور بڑھا ہوا جگر بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

۶۔ چھوٹے بچے جن کا جگر خراب ہو تو، انہیں پینا کھلائیں۔ اس سے ان کا پیٹ صاف رہے گا اور جگر کو طاقت ملے گی۔

۷۔ کریلے کا رس آدھا چمچ روزانہ دینے سے تین سے آٹھ برس کے بچوں کا جگر ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۸۔ انگور، جامن، آم، ٹماٹر کے استعمال سے جگر کی بے قاعدگیاں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ جگر کے سکڑنے میں پینا بہت مفید ہے۔ اس کے علاوہ لوکی، چندر، جتوا اور لسی (چھاچھ) جگر کی امراض کو

۳۔ عمدہ مولیٰ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان میں سرکہ دو حصہ اور رائی و نمک و مرچ ڈال کر بدستور اچار تیار کریں اور روزانہ صبح و شام چند ٹکڑے تلی کے پیار کو کھلایا کریں بڑی ہی مفید دوا ہے۔
۴۔ مولیٰ کے بیج ۳ گرام سرکہ میں پیس کر ملائیں اور روزانہ چٹایا کریں، چند روز میں فائدہ ہوگا۔

پسلی کا درد

علاج : ۱۔ گرم پانی جتنا گرم پی سکیں کھانا کھانے کے بعد پیتے رہنے سے پسلیوں کا درد رفع ہو جاتا ہے۔
۲۔ خالص سندور شہد میں ملا کر درد کی جگہ پر چپکادیں اور سینک کریں۔ درد دور ہو جائے گا۔
۳۔ سوٹھ ۳۰ گرام پیس کر آدھے کلو پانی میں ابالیں ٹھنڈا ہونے پر چھان کر کم از کم چار بار پینے سے پسلی کا درد دور ہو جاتا ہے۔
۴۔ سو گرام میتھی توڑے پر آدھا بھنا ہوا کر لیں۔ اس میں ۲۵ گرام کالا نمک دو چمچ گرم پانی کے ساتھ دن میں دو مرتبہ پھاٹکتے رہنے سے کئی قسم کے درد دور ہو جاتے ہیں۔ ان کو پھاٹکنے سے پیٹ میں ہوا بھی پیدا نہیں ہوتی۔

گھٹنوں کا درد

علاج : ۱۔ گھٹنوں کا درد نیا ہو یا پرانا موٹھ کے لڈو بنا کر کھائیں درد دور ہو جائے گا۔
۲۔ لہسن ایک پوتھی چھیل کر صاف کریں اور گائے کے دوسیر دودھ میں پکائیں جب دودھ اچھی طرح جذب ہو جائے ہو جائے تب گھی میں اس قدر بھونیں کہ سرخ ہو جائے پھر دوسیر چینی ملا کر حلوہ بنالیں تیار ہے۔
۳۔ لہسن کو سرسوں کے تیل میں پکا کر صاف کریں اور اس کی مالش کریں یہ بھی اس مرض میں مفید ہے۔
۴۔ گھٹنوں کی ہلکی سوجن ہو تو کچے آلو پیس کر لیپ کرتے رہنے سے دور ہو جاتا ہے۔

کمر کا درد

علاج : ۱۔ چھوہارے کھانے سے کمر کا درد دور ہو جاتا ہے۔

۲۔ ادراک کارس اور گھی ملا کر پینے سے کمر درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔
۳۔ میٹھی ک بھری بنا کر پکائیں کمر کا درد جاتا رہے گا۔
۴۔ لیموں کارس ایک چمچ لہسن کارس ایک چمچ پانی دو چمچ کر آپس میں ملا دیں۔ یہ ایک خوراک ہے صبح و شام استعمال کریں۔

سفید داغ

علاج : ۱۔ روزانہ چھاچھ (لسی) پینا سفید داغوں میں فائدہ مند ہے۔
۲۔ اخروٹ کھاتے رہنے سے سفید داغ ختم ہو جاتے ہیں۔
۳۔ چنے کی روٹی بغیر نمک ملائے کھانے سے اس مرض میں فائدہ مند ہے۔
۴۔ لہسن کارس نکال کر اس میں ہرڑ پیس کر ملا دیں سفید داغوں پر لیپ کرنے سے داغ دور ہو جاتے ہیں۔
۵۔ تلی کا تیل سفید داغوں پر لگانا مفید ہے۔
۶۔ نیم کے پتے نمولی اور پھول ہم وزن پیس کر روزانہ ایک چمچ پھاٹک لینے سے سفید داغ دور ہو جاتے ہیں۔
۷۔ اڑو پانی میں پیس کر متواتر چار ماہ تک داغوں پر لگاتے رہنے سے داغ مٹ جاتے ہیں۔

۸۔ ہلدی ۱۲۵ گرام، سپرٹ ۵۰۰ گرام ملا کر کسی شیشی میں بھر کر کاک لگا کر دھوپ میں رکھ لیں روزانہ تین چار بار شیشی کو ہلاتے رہیں پھر چھان کر یہ یکسور دن میں تین بار داغوں پر لگانا مفید ہے۔

خارش

علاج : ۱۔ خارش والی جگہ پر اجوائن پیس کر لیپ کرتے رہیں چند دنوں میں خارش بند ہو جاتی ہے۔
۲۔ لہسن کو تیل میں جلا کر مالش کریں خارش ختم ہو جائے گی۔
۳۔ چنبیلی کے تیل میں ہموزن لیموں کارس ملا کر مالش کرنا خشک خارش میں مفید ہے۔
۴۔ ناریل کے تیل دو چمچ میں ایک چمچ ٹماٹر کارس ملا کر مالش کرنے کے بعد گرم پانی سے غسل کرنا مفید۔

۵۔ زیرہ پانی میں ابال کر اس پانی سے غسل کرنے سے پت اور خارش دور ہو جاتی ہے۔

۶۔ نیم کے پتے کا رس بقد ۲۵ گرام صبح نہار پینے سے خون صاف ہو جاتا ہے۔

۷۔ اڑو کی دال دہی میں پیس کر لگانے سے خارش ختم ہو جاتی ہے۔
۸۔ خارش اگر تولیدی اعضاء پر ہو تو گرم پانی میں پھٹکری ملا کر دھونا فائدہ مند ہے۔

۹۔ کافور ۱۰ گرام، ناریل کا تیل ۱۰۰ اگر ملا کر متاثرہ حصوں پر لاگنا مفید ہے۔

۱۰۔ جن مریضوں کے خون میں خرابی ہو انہیں چینی کے بجائے گڑ کی چائے، لسی پلائیں گڑ کے استعمال سے خون صاف ہوتا ہے اور خارش دور ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے امراض

پیشاب میں جلن:

۱۔ جو ایک پیالی ایک کلو پانی میں ابالیں۔ چھان کر یہ پانی پینے سے جلن میں فائدہ ہوتا ہے۔

۲۔ مکی کے تازہ بھٹوں کو پانی میں ابالیں پھر اس میں معری ملا کر پی لیں۔ جلن کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

۳۔ تلسی کے پتے چباتے رہنے سے پیشاب کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

۴۔ اسبغول پانی میں بھگو کر اس میں دیسی چینی ڈال کر پنے سے پیشاب کی جلن دور ہو جاتی ہے۔

۵۔ دھنیا خشک اور آملہ کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح پیس کر معری ملائیں اور پی لیں بہت فائدہ مند ہے۔

۶۔ کچے دودھ میں پانی ملا کر (لسی بنا کر) پینے سے پیشاب میں جلن ختم ہو جاتی ہے۔

۷۔ بھنڈی اور کدو کی سبزی پکا کر کھانے سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور جلن بھی دور ہو جاتی ہے۔

۸۔ تر بوڑ کا گودا رات کو اوس میں رکھ دیں۔ صبح اس کا رس نکال کر چینی ملائیں اور پی لیں، فائدہ ہوگا۔

۹۔ پیشاب میں جلن ہونے کی صورت میں پھول کو بھی استعمال کرنا مفید ہے۔

۱۰۔ کثیر اگوند رات کو پانی میں بھگو کر کھ دیں صبح شکر یا چینی ملا کر پی لیں، جلن دور ہو جائیگی۔

پیشاب کا زیادہ آنا

۱۔ تل اور گڑ ہموزن لے کر چھوٹے چھوٹے لڈو بنا لیں روزانہ ایک دولٹو کھانا مفید ہے۔

۲۔ تل اور اجوائن ملا کر کھانے سے زیادہ پیشاب آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سیب رات کو کھانے سے بار بار پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔
۴۔ جن بوڑھوں کو بار بار پیشاب آتا ہو انہیں چاہئے کہ وہ دن میں دو بار چھو ہارے کھائیں اور رات کو دودھ پی لیں۔

۵۔ سور کی دال پکا کر کھائیں فائدہ ہوگا۔
۶۔ پالک کا ساگ پکا کر کھانے سے رات کو بار بار پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

۷۔ انار کے چھلکے ۵ گرام پانی سے چھانک لینے سے بار بار پیشاب آنا یا زیادہ پیشاب آنا بند ہو جاتا ہے۔

۸۔ چائے کا زیادہ استعمال کرنے سے پیشاب بار بار آتا ہے لہذا جن کو پیشاب زیادہ آتا ہو وہ چائے کا استعمال بند کر دیں۔

پیشاب کا رک جانا

۱۔ دواؤں مولی کا رس (ایک خوراک) پلانے سے گردوں کی خرابی کی وجہ سے نہ بننے والا پیشاب بننا شروع ہو جاتا ہے۔

۲۔ ایک شلغم اور ایک مولی ملا کر کچی کھانے سے پیشاب کا رک رک کر آنا ٹھیک ہو جاتا ہے۔

۳۔ گرم گرم دودھ میں گڑ ملا کر روزانہ دو بار پینے سے جہاں مٹانے کے امراض کا خاتمہ ہوتا ہے وہاں پیشاب صاف اور کھل کر آنے کے ساتھ ساتھ پیشاب کی رکاوٹ بھی دور ہو جاتی ہے۔

۴۔ زیرہ اور چینی برابر برابر لے کر پیس لیں دو چھ کی خوراک روزانہ تین بار پانی سے چھانک لینے سے رکاوٹ پیشاب ٹھیک ہو جاتا ہے۔

استعمال کم سے کم کرنا چاہئے۔

علامات : گردوں میں پتھری ہو تو گردوں اور کمر میں شدید درد رہتا ہے۔ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض خرپے لگ جاتا ہے۔ پیشاب رک رک کر جلن کے ساتھ آتا ہے۔ کبھی پیشاب میں خون بھی آتا ہے۔

علاج : ۱۔ کریم استعمال کرنے سے گردے اور مثانہ کی پتھری ٹوٹ ٹوٹ کر پیشاب کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔

۲۔ چولائی کا ساگ ہر روز کھانے سے پتھری پکھل جاتی ہے۔
۳۔ پیاز کے رس میں چینی ملا کر شربت بنالیں۔ اسے استعمال کرنے سے پتھری ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ خربوزے زیادہ استعمال کریں۔

۵۔ گاجر، چندر، کھیرے کا رس ۵۰-۵۰ گرام ملا کر پینا مفید ہے۔
۶۔ مولیٰ کے بیج ۳۵ گرام آدھے کلو پانی میں خوب ابالیں۔ جب نصف پانی رہ جائے تو چھان کر بھیں۔ چند دن یہ پانی پیتے رہنے سے پتھری خواہ گردوں میں ہو یا مثانہ میں گھل کر باہر نکل جاتی ہے۔
۷۔ چنے کی دال رات کو پانی میں بھگو دیں صبح دال میں شہد ملا کر کھالیں۔

۸۔ جو کے آٹے کی روٹی اور اس کے ستوا استعمال کرنے سے پتھری پکھلنے لگ جاتی ہے۔

۹۔ سیب کا رس پیتے رہنے سے پتھریاں بننا بند ہو جاتی ہیں۔

۱۰۔ مکئی کے بھجے کو الگ الگ جلا کر راکھ کر لیں۔ دونوں کو پیس کر الگ الگ شیشیوں میں بھر کر نشان لگالیں تاکہ پتہ چلے کہ مکئی کی راکھ کون سے اور جو کی راکھ کون سے ہے۔ صبح کے وقت دو چمچ مکئی کی راکھ ایک کپ پانی میں حل کر کے چھان لیں یہ پانی پینے سے پتھری گھل گھل کر ختم ہو جاتی ہے۔ پیشاب صاف ہو کر آتا ہے شام کے وقت دو چمچ لیں یہ پانی پینے سے بہت فائدہ ہوگا جو لوگ اپنی صحت اور زندگی کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ غذاؤں کو اہمیت دیں۔ اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے ان غذاؤں کا پابندی سے استعمال کریں۔

۵۔ خربوزہ کے بیج کو باریک کوٹ کر رکھ لیں دو گرام پانی کے ساتھ استعمال کرنے سے پیشاب نکل کر آ جاتا ہے۔

گردوں کے امراض

علاج : ۱۔ آلو ایسی سبزی ہے جس میں سوڈیم کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ گردوں سے متعلق بیماریاں آلو کھانے سے دور ہو جاتی ہیں۔

۲۔ پیشاب کرتے ہوئے جلن یا درد ہوتا ہو تو مولیٰ کا رس آدھا گلاس پینا مفید ہے۔

۳۔ گردوں کی بیماریاں شہد کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

۴۔ صبح خالی پیٹ پھلوں کا رس پینے سے گردے تندرست رہتے ہیں۔

۵۔ گاجر کے بیج دو چمچ ایک گلاس پانی میں ابال کر پینے سے پیشاب زیادہ آتا ہے۔

۶۔ ایک یا دو نارنگیوں کا رس صبح ناشتے سے پہلے پینا مفید ہے۔

۷۔ انگور یا سیب کا رس گردوں کو بہت فائدہ پہنچاتا ہے۔

۸۔ گردوں پر سوجن ہو تو تربوز کھائیں سوجن ختم ہو جائے گی۔

۹۔ ازوی کھانے سے گردوں کی کمزوری اور گردوں کی بیماری دور ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ گاجر اور ککڑی یا گاجر اور شلغم کا رس ملا کر پینا گردوں کے امراض کو ٹھیک کرتا ہے۔

۱۱۔ گردوں کی سوزش پالک، جوار گنے کے استعمال کرنے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۱۲۔ گردوں کی بے قاعدگی کو کپلا اور چند کھانے سے باقاعدہ بنایا جاسکتا ہے۔

۱۳۔ گردے کا کارہ ہوں تو کیلا کا استعمال کرنا مفید ہے۔

گردوں کی پتھری

وجوہات : روزمرہ غذا میں آکسیٹ، بمیشیم، فاسفیٹ اور پورین کا کثرت سے استعمال پتھری کا باعث بنتا ہے۔ یہ عناصر چمچلوں والے اناج جوں، ساگ، سبزیوں اور دودھ میں زیادہ پائے جاتے ہیں۔ گردوں کے مریضوں کو ان چیزوں کا

مکمل
مفتاحی

سورۃ ”اخلاص“ کے جن ”بیطیش“ کو بلانے کا عمل

سورۃ ”اخلاص“ کے جن خادم ”بیطیش“ کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوہان کی دھونی دیں پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز توبہ، پھر دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو نفل نماز حاجت جن ”بیطیش“ کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، جب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سورۃ ”اخلاص“ کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ ہذا کی تعداد ۱۰۰۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب و احترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلہ آپ سورۃ مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ يَا بَیْطِیْش
حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ بحق کھیتقص بحق حمتعسق بحق
سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یابلؤوح یابلؤوح یابلؤوح حاضر شو۔

☆☆☆☆☆

مولانا ممشاد علی صدیقی

حسد انسانی زندگی کا چین

وسکون تباہ کر دیتا ہے

ہو اور وہ شخص دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے۔ اور آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی قرآن دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح دن رات قرآن مجید کی تلاوت کرتا۔ دوسرے اس شخص پر جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ شخص حق کے راستہ میں اس مال کو خرچ کرتا ہو تو آدمی یہ تمنا کرے کہ کاش مجھے بھی مال دیا جاتا تو میں بھی اس کی طرح مال خرچ کرتا۔

انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ حسد دل کی عظیم بیماری ہے اور اس کا علاج یہ ہے کہ انسان غور کرے کہ حسد دارین میں حاسد کے نقصان اور محسود کے نفع کا موجب ہے۔ حاسد کا دنیا کا نقصان تو اس طرح پر ہے کہ حاسد ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا رہتا ہے۔ کیونکہ کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوگا جس میں خداوند تعالیٰ کا فضل و کرم کسی بندہ کے شامل حال نہ ہو اور حاسد چاہتا ہے کہ اس کا دشمن مبتلائے رنج و غم رہے لیکن اس کے برعکس وہ خود گرفتار رنج و غم رہتا ہے۔ اسی طرح جو برائی اور مصیبت وہ دشمن کے لئے چاہتا ہے وہ خود اس کے حصہ میں آئی اور حسد سب سے بڑی برائی ہے اور اس غم سے عظیم کوئی اور غم نہیں ہے پھر اس سے زیادہ حماقت کیا ہوگی کہ دشمن کے سبب سے انسان خود رنجیدہ رہے حسد سے دشمن کا نقصان کچھ نہیں ہوتا کہ تقدیر الہی میں اس کو ملنے والی نعمت کی ایک مدت متعین ہے اس میں پس پیش اور کمی کو دخل نہیں ہے کہ سرنوشت ازلی یہی تھی۔ اور اس سرنوشت میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ہے۔ حسد کا علاج یہ ہے کہ مجاہدہ سے حسد کے اسباب کو باطن سے نکال کر پھینک دے کیونکہ حسد کا سبب تکبر، غرور، عداوت اور مال و جاہ کی دوستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے باطن کی اصلاح فرمائے اور سارے مسلمانوں کو اتحاد کی توفیق عطا فرمائے۔

حسد کا معنی ہے کسی شخص کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا اور یہ حرام ہے۔ حسد ایسا مرض ہے جس سے روحانی سکون ختم ہو جاتا ہے اور انسانوں میں جدائیاں پیدا ہوتی ہیں جو مقصد تخلیق کے خلاف ہے۔ سب سے پہلا گناہ جو آسمان میں صادر ہوا، وہ ابلیس لعین کا حسد تھا جو اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے کیا اور دھتکارا گیا۔ اس طرح زمین پر جو سب سے پہلا گناہ ہوا وہ قاتل کا حضرت ہابیل سے تھا جس نے قتل و غارت کو جنم دیا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا ممشاد علی صدیقی نے ماہانہ اجتماع منعقد مدرسہ حبیب العلوم نقشبندیہ، اسد بابا نگر کشن باغ، حیدرآباد سے کیا۔

انہوں نے کہا کہ حسد نے حضرت حسینؑ کو کربلا میں شہید کیا۔ حاسد گناہ کا مرتکب تو ہوتا ہی ہے لیکن اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ غضب الہی کا مستحق ہوتا ہے۔ حاسد کی شرانگیزی سے اللہ تعالیٰ نے بچنے کا حکم فرمایا ہے اور بنی کریم ﷺ سے فرمایا ہے کہ کہہ دیجئے میں اپنے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ مولانا محمد بدیع الدین نقشبندی بانی و ناظم مدرسہ عربیہ حبیب العلوم نقشبندیہ نے کہا کہ دین کی اساس و بنیاد اخوت اور بھائی چارگی پر ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آپس میں سیسا پلائی ہوئی دوار ہیں۔ لیکن جب خود غرضی اور حسد کا شکار ہوئے تو پھر آپس میں قتال کیا اور مرنے لگے اور ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنا پڑا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور اللہ کے بندے، بھائی بھائی ہو جاؤ، ایک مسلمان کے لئے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف دو شخصوں پر حسد (ریشم) کرنا جائز ہے۔ ایک جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن عطا فرمایا

قسط نمبر: ۱۷۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ہو گئے، دوسری طرف وہ لڑکی اپنے بچے کو اس صندوق ہی میں رکھ کر اس کی پرورش کرنے لگی، صندوق کو قدیم یونانی میں چونکہ کپسول کہتے تھے لہذا اس صندوق کی نسبت سے اس بچے کا نام کپسولس رکھ دیا گیا تھا۔

جوان ہو کر اس بچے نے ہر وہ کام کرنا شروع کیا، جس سے وہ لوگوں میں ہر دلعزیز ہو سکتا تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس جوان کو جس کا نام کپسولس تھا لوگ بے حد پسند کرنے اور محبت کرنے لگے۔ اپنے لوگوں میں ایک مقام، اپنی ایک حیثیت بنانے کے بعد کپسولس نے ملک کی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ یہ یونان کی سیاست پر ایسا چھایا کہ وقت کے بادشاہ کے مرنے کے بعد لوگوں نے کپسولس کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس جوان نے بادشاہ ہوتے ہی پرانی اور قدیم رسموں کو یکسر بھلا کر رکھ دیا۔ اس کی ماں کے خاندان کے پاس جس قدر دولت تھی وہ اس نے ان سے چھین کر ضرورت مند لوگوں میں بانٹنا شروع کی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ شاہی خاندان کا ایک شہزادہ جس کا نام دمارتس تھا اس نے اپنی ساری دولت جمع کی، اپنے کچھ ساتھیوں کو ساتھ لیا اور چوری چھپے کپسولس کی نظروں سے بچ کر کورنتھ شہر سے نکل گیا، اس کی خوش قسمتی تھی کہ جلد ہی اسے جہاز مل گیا جس میں بیٹھ کر وہ اپنی بے شمار دولت لے کر اپنے قابل اعتماد ساتھیوں کے ساتھ اٹلی روانہ ہو گیا۔ اٹلی میں داخل ہوتے ہوئے دمارتس کے ساتھ اس کے ساتھی بھی بے شمار تھے اور اس کے پاس دولت بھی بہت زیادہ تھی لہذا وہ بڑی آسانی کے ساتھ اٹلی کے شہر ترقین میں جا کر آباد ہو گیا تھا۔

☆☆

دمارتس نام کا یہ شہزادہ ترقین شہر میں رہنے لگا، اس نے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کر لی، کچھ ہی عرصہ بعد اس کے ہاں ایک لڑکا

اس دور میں یونان کو میکنا گریسیا کے نام سے پکارا جاتا تھا، یونان پر جو خاندان حکمران تھا وہ اپنی دولت اور اپنی طاقت اور قوت کے لحاظ سے پورے یونان میں مشہور و معروف تھا اس شاہی خاندان کی ایک لڑکی تھی جس نے اپنے خاندان سے باہر شادی کر لی تھی، اس لئے کہ اسے اپنے خاندان میں شادی کے لئے کوئی موزوں نوجوان نہ ملا تھا، شادی کے بعد اس شہزادی کے ہاں ایک لڑکا ہوا اور اس لڑکے سے متعلق یونان کے قدیم ترین اور مشہور و معروف مندر ڈلفی کے پجاریوں اور ستارہ شناسوں نے یہ پیش گوئی کی کہ لڑکا بڑا ہو کر یونان کے حکمران طبقے کے خلاف آواز نہ اٹھائے گا اور اس کے لئے ان گنت مصیبتیں اور دشواریاں کھڑی کر دے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان سے حکومت چھین کر یہ یونان کا حکمران بن بیٹھے گا، ڈلفی مندر کے ستارہ شناس اور کاہن اکثر اپنی حکومتوں کے لئے پیشین گوئیاں کرتے رہتے تھے اور یونان کے حکمران مندر کے کاہنوں کی پیش گوئیوں پر مکمل طور پر عمل کرتے تھے۔

یونان کے اس حکمران خاندان کو جب یہ خبر ہوئی کہ ڈلفی مندر کے کاہنوں نے اس بچے سے متعلق یہ پیش گوئی کی کہ وہ حکمران طبقے کے لئے ایک خطرہ بن جائے گا تو اس خاندان نے فیصلہ کر لیا کہ اس بچے کو قتل کر دیا جائے گا۔ دوسری طرف اس بچے کی ماں کو بھی خبر ہو گئی تھی کہ حکمران اس کے بچے کو قتل کرنا چاہتا ہے تو اس نے بچے کو ایک بہت بڑے صندوق میں بند کر دیا اور اس کے چاروں طرف سوراخ کر دیئے تاکہ وہ آسانی کے ساتھ اس کے اندر سانس لے سکے اور لوگوں میں یہ مشہور کر دیا چونکہ ڈلفی مندر کے پجاریوں نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ بچہ اس کے خاندان کے لئے خطرہ بن جائے گا، لہذا اس نے بچے کو منحوس جان کر دریا میں پھینک دیا ہے۔ حکمران طبقے کو جب یہ خبر ہوئی تو وہ اپنی لڑکی کے بیان سے مطمئن

غیر رومی بادشاہ تھا جو روم پر حکومت کرنے لگا تھا۔

اس لیوقامو کے دور میں روم میں تعمیرات کے سلسلے میں بے شمار ترقی ہوئی، لیوقامو نے روم شہر اور دوسرے شہر کے اندر جہاں بارشوں کا پانی گلیوں میں کھڑا رہتا تھا، اس نے خاطر خواہ بندوبست کرتے ہوئے نالیوں بنائیں اور پانی کی نکاسی کا بہترین انتظام کیا، اس طرح شہر اور قصبے اپنی پکی نالیوں کی وجہ سے صاف اور خوبصورت دکھائی دینے لگے تھے، اس کے علاوہ لیوقامو نے جو سب سے بڑا اور اچھا کام کیا وہ یہ کہ اس نے روم شہر کے ارد گرد ایک انتہائی مضبوط اور خوب چوڑی فصیل تعمیر کروادی تھی، اس نے رومن افواج کے اندر گھڑسوار دستوں کا بھی اضافہ کیا، اس کے علاوہ اس نے پہلے کی نسبت ہتھیاروں کی تعداد بھی بڑھادی۔ آس پاس کے علاقوں کو فتح کر کے روم کی حدود پہلے سے بڑھادی، اس طرح فتوحات کے ساتھ ساتھ لیوقامو نے روم میں تعمیرات بھی کرتے ہوئے خوب نام پیدا کیا، اس کے علاوہ قریبی ملکوں سے تعلقات مضبوط کرنے کے ساتھ ساتھ رومیوں کی تجارت کو بھی وسیع پیمانے پر شروع کیا تھا، یوں روم لیوقامو کے دور میں پہلے کی نسبت زیادہ خوشحال ہو گیا تھا۔

لیوقامو نے چالیس سال تک روم پر حکومت کی، اس دوران ایسا ہوا کہ رومیوں کے مرحوم بادشاہ انکیوس کے بیٹے لیوقامو سے نفرت کرنے لگے، انکیوس نے اپنے بیٹوں کو نظر انداز کرتے ہوئے لیوقامو کو اپنا قائم مقام مقرر کیا تھا اور اس کی حیثیت کو انکیوس کے بیٹے نفرت کی نگاہ سے دیکھنے لگے تھے اور وہ ہمیشہ اس گھات میں رہتے تھے کہ کوئی موقع ملے تو وہ لیوقامو کو ٹھکانے لگا کر واپس اپنے باپ کا تخت و تاج حاصل کر سکیں لیکن انہیں ایک لمبے عرصے تک اس میں کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی تھی، یہاں تک کہ رومنوں کے مرنے والے بادشاہ انکیوس کے بیٹوں نے ایک انتہائی خطرناک سازش تیار کی اور وہ اس طرح کہ وہ اس سازش کی تکمیل کے لئے انہوں نے دو گڈریوں کو تیار کیا۔

ان گڈریوں کو ایک بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ شاہی محل کی طرف جائیں اور جب محل کے محافظ ان کو دیکھیں اور ان کو روکیں تو وہ یہ بہانہ کریں کہ وہ بادشاہ کے پاس ایک نالیش اور عرض گزارش لے کر آئے ہیں، مرنے والے بادشاہ کے بیٹوں نے ان کو یقین دلایا کہ ایسا کرنے پر انہیں بادشاہ سے ملنے کی اجازت دے دی جائے گی اور ان کو

ہوا جس کا نام لیوقامورکھا، اپنی جوانی کی عمر میں پہنچنے کے بعد اس لیوقامو نے محسوس کیا کہ چونکہ اس کا باپ یونان سے نکل کر اٹلی میں آباد ہوا تھا، اس لئے لوگ اسے بھی مقامی نہیں بلکہ غیر مقامی سمجھتے ہیں۔ اس نے بہتیرا لوگوں پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس کی ماں اٹلی سے تعلق رکھتی ہے لہذا وہ بھی مقامی ہے لیکن لوگوں نے اس کے باپ کے حوالے سے اسے مقامی تصور کرنے سے انکار کر دیا، لوگوں کے ان خیالات کا لیوقامو کے ذہن پر غلط اثر ہوا، لہذا اس نے فیصلہ کر لیا کہ ترقین نام کی اس بستی کو چھوڑ کر وہ کہیں اور جا کر آباد ہو جائے گا، ان سوچوں کے تحت لیوقامو نے یہ فیصلہ کیا کہ اس کے پاس دولت بھی بہت ہے اور وہ جوان بھی ہے لہذا اس کو روم جا کر قسمت آزمائی کرنی چاہئے، ہو سکتا ہے وہ وہاں پہنچ کر اپنی دولت کے بل بوتے پر اور اپنے جنگی فنون کی بنا پر جو اس نے سیکھ رکھے تھے وہاں اس سے وہ کوئی اعلیٰ مرتبہ اور مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے، لہذا وہ ترقین شہر سے نکل کر روم شہر کی طرف چلا گیا تھا۔

روم شہر میں داخل ہونے کے بعد اس لیوقامو نام کے جوان نے کچھ عرصہ تک شہر میں قیام کئے رکھا اور اپنی بے شمار دولت کے بل بوتے پر وہ لوگوں میں خوب شہرت حاصل کرنے لگا۔ اسی شہرت کی بنا پر اس نے شاہی خاندان کی ایک لڑکی سے کرلی جس کا نام تانکیل تھا۔ اس تانکیل کے باعث اس لیوقامو کا شاہی خاندان کے پاس اٹھنا بیٹھنا ہوگا، یہاں تک کہ لیوقامو روم کے بادشاہ انکیوس کے پاس بھی آنے جانے لگا۔ انکیوس اس شخص سے بے حد متاثر ہوا، ایک تو بے حد بہادر اور نڈر تھا، دوسرے یہ بڑے بڑے قیمتی تحائف روم کے بادشاہ انکیوس کو پیش کیا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اسے اپنا مصاحب بنالیا تھا اور بادشاہ اس کی دانش مندی، اس کی فہم و فراست سے اس قدر متاثر ہوا کہ وہ اپنے بیٹوں سے بھی بڑھ کر اس پر اعتماد اور بھروسہ کرنے لگا تھا۔ کچھ عرصہ بعد جب روم کا بادشاہ انکیوس سخت بیمار پڑ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اب وہ اس بیماری سے بچ نہیں سکے گا تو اس نے یہ وصیت کی کہ اس کے مرنے کے بعد لیوقامو اس کے بیٹوں کے اتالیق کے طور پر کام کرے گا اور یہ کہ حکومت کے سارے کاروبار کا نگران بھی لیوقامو ہوگا۔ انکیوس جب مر گیا تو لوگوں نے بھی لیوقامو پر اعتبار کیا، لہذا روم کے سرکردہ لوگوں نے انکیوس کے بیٹوں کی بجائے لیوقامو ہی کو بادشاہ بنالیا۔ اس طرح انکیوس کے بعد لیوقامو وہ پہلا

مرچکا ہے مگر تم اس راز کو محل سے نہ نکلنے دینا، اب تم ہی روم کے بادشاہ ہوں گے۔ میں ایک بار پھر کھڑکی سے باہر نکل کر کہتی ہوں کہ بادشاہ سخت زخمی ہے اور اس نے اس نوجوان سرویوس کو اپنی جگہ کام کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہذا سب لوگ سلطنت کے معاملہ میں سرویوس کے ساتھ تعاون کریں۔“ پس اس طرح ملکہ نے سرویوس کو مزید مخاطب کر کے کہا کہ اگر وہ سلطنت چلانے کے معاملے میں جاننا تو وہ اس سلسلہ میں اس کی مکمل طور پر راہنمائی کرتی رہے گی۔ سرویوس نے ملکہ کی ہاں میں ہاں ملا دی، ملکہ نے پھر محل کی کھڑکی سے بولتے ہوئے کہا۔

”سنو لوگو! بادشاہ پر چونکہ قاتلانہ حملہ ہوا ہے لہذا وہ اس کھڑکی کے پاس آ کر تم سے مخاطب نہیں ہو سکتا، پر اس نے تم لوگوں کے لئے حکم دیا ہے، اس وقت یہ جوان جس کا نام سرویوس ہے اور جو میرے پاس کھڑا ہے، بادشاہ کی جگہ سلطنت کے کام سنبھالے گا۔“ وہاں کھڑے ہوئے لوگوں نے ملکہ کی اس تجویز کو قبول کر لیا بلکہ بہت سے لوگوں نے اس تجویز پر بلند آوازوں میں نعرے بلند کئے، اس کے بعد لوگ وہاں سے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

اس طرح ملکہ کے کہنے پر سرویوس نام کا وہ نوجوان بادشاہ کے تخت پر بیٹھ کر لوگوں کے فیصلے کرنے لگا، کچھ معاملات پر فیصلے وہ خود ہی کر دیتا اور کچھ پر وہ کہتا کہ وہ زخمی بادشاہ لیوقامو سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کرے گا۔ اس طرح اس نے ملکہ کے کہنے پر لوگوں کو اسی شش و پنج میں رکھا کہ بادشاہ زخمی ہے اور اس کا علاج ہو رہا ہے اور یہ کہ سرویوس ان کے بادشاہ لیوقامو کے کہنے پر فیصلے کر رہا ہے۔ اس طرح آہستہ آہستہ ملکہ کے کہنے پر سرویوس نے رومن سلطنت کی سینٹ اور حکومت کے معزز اراکین کو اپنے ساتھ مانوس کر لیا اور چند ماہ تک بادشاہ کی موت کو راز میں رکھنے کے بعد جب لوگوں پر یہ انکشاف کیا گیا کہ بادشاہ لیوقامو مر چکا ہے تو لوگوں نے اس کا کوئی خاص اثر نہ لیا، چونکہ لوگ اس وقت تک سرویوس سے مانوس ہو چکے تھے لہذا لیوقامو کے بعد سرویوس ہی کو بادشاہ مقرر کر دیا گیا تھا۔

باقاعدہ طور پر بادشاہ بننے کے بعد سرویوس نے سب سے پہلا کام یہ کیا کہ اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی سابق بادشاہ لیوقامو کے بیٹوں سے کر دی تھی۔ اس طرح ایک بادشاہ کی حیثیت سے اس نے اپنی

گڈریوں کو یہ بھی سمجھایا گیا کہ وہ اپنے ساتھ ایک خوب بھاری اور تیز کلہاڑا بھی لے کر جائیں اور جب وہ بادشاہ کے سامنے جائیں تو ایک گڈریا، بادشاہ کو اپنے ساتھ باتوں میں مصروف رکھے اور دوسرا جب یہ دیکھے کہ بادشاہ اس کے ساتھی کے ساتھ جو گفتگو ہے اور اس پر سے اس کی فوج ہٹا ہوئی ہے تو وہ فوراً اپنے کلہاڑے کو حرکت میں لا کر بادشاہ کی گردن کاٹ کر رکھ دے، اس طرح بادشاہ لیوقامو کے مرنے کے بعد حکومت انہیں مل جائے گی۔

یوں رومنوں کے سابقہ بادشاہ اٹلیوس کے بیٹوں نے یہ سازش مکمل کرنے کے بعد گڈریوں کو بھاری رقم دے کر روانہ کیا، محل کے باہر محافظوں نے ان دونوں گڈریوں کو روکا جس کے جواب میں ان دونوں گڈریوں نے منت سماجت کے انداز میں کہا کہ وہ دونوں بادشاہ کے پاس ایک ناش لے کر آئے ہیں اور اگر اس موقع پر نہیں بادشاہ سے نہ ملنے دیا گیا تو جب کبھی بھی بادشاہ شہر کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے نکلا تو اس کی سواری روک کر پھرے داروں کے خلاف شکایت کریں گے کہ پھرے داروں نے انہیں ایک ناش کے سلسلہ میں انہیں ملنے نہ دیا تھا، ان دونوں گڈریوں کی یہ گفتگو سن کر انہوں نے انہیں بادشاہ سے ملنے کی جازت دیدی، جب وہ دونوں گڈریے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو ایک نے بادشاہ کو باتوں میں لگا لیا دوسرے نے جب دیکھا کہ بادشاہ پوری طرح اس کے ساتھی کی طرف متوجہ ہے اور اس کی طرف سے غافل ہے تو وہ تیز اور بھاری کلہاڑے کو حرکت میں لایا اور ایک بھر پور وار کر کے اس نے روم کے بادشاہ لیوقامو کی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی۔

بادشاہ کو قتل کرنے کے بعد دونوں گڈریے شاہی محل سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس دوران شہر کے اندر یہ خبر بھی پھیل گئی کہ بادشاہ لیوقامو کو قتل کر دیا گیا ہے لیکن لیوقامو کی بیوی اور روم کی ملکہ انتہائی آتش مند اور تیز فہم عورت تھی، اس نے فوراً معاملے کو سنبھال لیا اور محل کے اندر گرد جمع ہونے والے لوگوں کو محل کی کھڑکی سے مخاطب ہو کر کہنے لگی۔

”بادشاہ پر حملہ ضرور ہوا ہے مگر وہ مرا نہیں بلکہ زندہ ہے اور اس کا علاج کیا جا رہا ہے، لہذا وہ ٹھیک ہو جائے گا اور کسی کو اس کے لئے فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔“ اسی دوران ملکہ نے محل کے اندر کام کرنے والے ایک نوجوان سرویوس کو بلوایا اور اس سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ بادشاہ

س نے لوگوں کو مزید مراعات فراہم کی تھیں۔

تیسرا بڑا کام جو اس نے کیا وہ یہ کہ اس کے دور میں جو فتوحات ہوئی تھیں اور دشمن کے علاقے جو اس کے قبضے میں آئے تھے ان کی وسیع زمینیں ان لوگوں میں تقسیم کر دیں، جن کے پاس زرعی زمین نہیں تھی اس طرح لوگ سرویوس کی طرف سے مطمئن اور خوش ہو گئے تھے، یہ کام کرنے کے بعد سرویوس نے روم کی سلطنت میں انتخابات کا اہتمام کیا تاکہ اس کے دل سے یہ خدشہ جاتا رہے کہ وہ ایک غیر منتخب شدہ بادشاہ ہے، ان انتخابات کے نتیجے میں سرویوس کی اصطلاحات سے خوش ہو کر لوگوں نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ اس طرح سرویوس ایک منتخب شدہ بادشاہ بن کر حکومت کرنے لگا تھا۔

سرویوس کی دو بیٹیاں تھیں، ان میں سے ایک انتہائی نیک اور باپ کی طرف داری کرنے والی تھی اور اس کا شوہر بھی اس جیسا تھا اور وہ بھی سرویوس کے ساتھ مخلص اور وفادار تھا۔ سرویوس کی دوسری بیٹی جس کا نام طولیہ تھا وہ ایک غدار، شرارتی اور سازشوں میں کھوجانے والی لڑکی تھی، اس کا شوہر لیوکس تھا وہ بھی اسی جیسا تھا، وہ دولت حاصل کرنے کا بے حد لالچی اور لوگوں کے ساتھ دھوکہ اور فریب کرنے کا ماہر تھا، سرویوس جب منتخب بادشاہ کی حیثیت سے روم پر حکومت کرنے لگا تو اس کی بیٹی طولیہ اور داماد لیوکس کو بڑا دکھ اور افسوس ہوا، طولیہ یہ امید لگائے بیٹھی تھی کہ اس کے باپ کے بعد اس کا شوہر لیوکس روم کا بادشاہ بنے گا، اس لئے کہ وہ سرویوس کی بڑی بیٹی تھی لیکن جب سرویوس منتخب بادشاہ کی حیثیت سے کام کرنے لگا تو طولیہ اور لیوکس کو یہ فکر مندی ہوئی کہ ایک منتخب بادشاہ کی حیثیت سے وہ لمبا عرصہ تک روم پر حکومت کر سکتا ہے اور لیوکس کو حکومت کرنے کا کوئی موقع نہ ملے گا۔

حضرت عالمگیرؒ ایک روز جامع مسجد دہلی میں نماز جمعہ کے لئے کسی مجبوری کی وجہ سے ذرا تاخیر سے پہنچے، دیکھا تو امام جامع مسجد آمد شاہ کا منتظر بیٹھا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ”وقت مقررہ پر نماز شروع کر دیتے، میرے انتظار کی کیا حاجت تھی؟ اور یہ کہہ کر امام کو برخاست کر دیا کہ ”جو امام احکام خداوندی کے مقابلے میں آداب شائی کو زیادہ ملحوظ رکھے وہ قابل امامت نہیں۔“

حیثیت خوب مضبوط اور مستحکم کر لی تھی، یہاں تک کرنے کے بعد سرویوس مزید حرکت میں آیا۔ اس نے آس پاس کی اقوام پر حملہ آور ہونا شروع کر دیا اور تقریباً تیس شہروں کو فتح کر کے اس نے رومن سلطنت میں شامل کر لیا۔ اس کے علاوہ رومن سلطنت کے ماتحت آنے والے طرح طرح کے لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اس نے مختلف دیوتاؤں کے مجسمے نصب کروائے اور ان کے اوپر بڑے بڑے مندر اس نے تعمیر کئے جہاں روم کے اندر بسنے والی مختلف اقوام کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

یہ چونکہ سرویوس کے دور حکومت میں نہ صرف یہ کہ رومن سلطنت کو وسعت حاصل ہوئی تھی بلکہ اس کی آبادی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا تھا۔ آبادی اس قدر بڑھ گئی تھی کہ جو فیصل سابق بادشاہ نے بنوائی تھی اس کے باہر بھی لوگوں نے آباد ہونا شروع کر دیا تھا۔ سرویوس نے جہاں یہ کام کیا کہ روم شہر اور آس پاس جو پہاڑی سلسلے تھے ان سب پر آباد لوگوں کو اس نے روم کی آبادی قرار دیدیا۔ اس طرح اس کے دور حکومت میں روم کی آبادی بڑھ کر تقریباً تراسی ہزار تک پہنچ گئی تھی۔

سرویوس چونکہ روم کا منتخب بادشاہ نہ تھا لہذا اس نے اپنی اس پوزیشن کو مضبوط کرنے کے لئے بہت سے اصلاحی اور فلاحی کام انجام دینے شروع کئے، اسے خود بھی اس بات کا احساس تھا کہ چونکہ وہ منتخب شدہ بادشاہ نہیں ہے لہذا لوگ کسی وقت بھی اس کا تختہ الٹ سکتے ہیں، اس لئے اس نے ایسے کام کرنے کی ابتدا کی جس سے وہ لوگوں کے دل جیت سکے اور اپنی بادشاہت کو برقرار رکھ سکے۔ سب سے پہلے جو کام اس نے کیا وہ یہ کہ اس نے معاشرے کو چھ طبقوں میں تقسیم کیا ہے، طبقے میں اس نے مسلح سواروں، تنج زنوں اور تیراندازوں کو رکھا اور اس میں اس نے ان کو بہت مراعات دیں تاکہ ضرورت کے وقت وہ اس کے کام آسکیں، باقی پانچ طبقوں کی تقسیم اس نے زمین کی ملکیت، دولت اور زر نقد کی بنا پر کی تھی اور ان کو بھی اس نے مراعات فراہم کی تھیں تاکہ لوگ اس سے خوش ہوں۔

دوسرا کام جو سرویوس نے کیا وہ یہ کہ اس نے پہلی بار رومن سلطنت کے اندر مردم شماری کروائی۔ اس کے کارکنوں نے سلطنت کے ایک ایک گھر ایک ایک بستی میں جا کر لوگوں کو شمار کیا اور اس کے لئے مرد اور عورتوں کو علیحدہ علیحدہ فہرستیں تیار کی گئیں اور اس مردم شماری کی بنا پر بھی اس سرویوس

روحانی تقویم ۲۰۲۰ء

۱۔ جمل مفتاح

۲۰۲۰ء سے ہر سال پابندی کے ساتھ چھپ رہی ہے

ادارہ طلسماتی دنیا

اب تک ۱۶ تقویمیں عوام کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ ہر تقویم عوام و خواص کی زبردست خراج تحسین حاصل کر چکی ہے، علم و معرفت کا یہ وہ خزانہ ہے جس کا انتظار پورے سال شائقین کرتے ہیں۔ ادارہ طلسماتی دنیا ہزاروں شائقین کی فرمائش پر ۲۰۲۰ء میں ایک بار روحانی تقویم پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

روحانی تقویم ۲۰۲۰ء

پچھلے ۱۶ تقویموں کی طرح اپنی مثال آپ ہوگی

علم نجوم، علم الاعداد، علم روحانیت، علم نفس اور دیگر کئی مخفی علوم پر مشتمل ایسی قیمتی تحریریں جو آپ کے اندر بصارت بھی پیدا کریں گی اور بصیرت بھی، شعور و آگہی کی بیش بہا دولتوں سے بہرہ ور کرنے والی علم و معرفت کے گرانقدر خزانے لٹانے والی اور بندوں میں عبدیت اور بندگی کا شعور پیدا کرنے والی جسے آپ قابل قدر، بے مثال اور بے نظیر قرار دیں گے اور اس تقویم کو روحانیت کا انمول خزانہ سمجھ کر آپ ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھیں گے۔

ہدیہ - 80 روپے (علاوہ محصول ڈاک) مقامی ایجنٹ سے رابطہ کریں یا ہمیں فون کریں

فون نمبر : 09756726786

اعلان کنندہ : ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مسلمانوں کو خوف سے باہر آنا چاہئے اور سیکولر ذہن رکھنے والے ہندوؤں کی قیادت کو تسلیم کرنا چاہئے: مولانا حسن الہاشمی

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کے مسلمانوں پر ایک عجیب طرح کا خوف طاری ہے، مسلمان سراسیمہ ہیں اور حد درجہ مایوسی کا شکار ہیں اور مسلمانوں کے خلاف نفرت کی جو آگ اس ملک میں بھڑکائی جا رہی ہے اس آگ کو مسلمانوں کے کچھ نام و نہاد دنیا ہوا دینے کی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں، گویا کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔ مولانا نے کہا کہ پھر بھی مسلمانوں کو مایوس نہیں ہونا چاہئے، گردش لیل و نہار کا دستور یہ ہے کہ رات کتنی ہی بھیا تک اور لمبی کیوں نہ ہو اس کے بعد صبح ضرور ہوتی ہے اور خزاں کے بعد بہار کا آنا یقینی ہے۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی تاریخ پر نظر ڈالنی چاہئے، ایک وقت وہ بھی تھا جب مسلمانوں کے اصل رہنما رحمۃ اللعالمین سرکار دو عالم محمد صلی اللہ علیہ وسلم غار ثور میں اپنے ساتھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ابو بکر پر دشمنوں کا خوف طاری تھا اس وقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی سے کہا، لا تحزن ان اللہ معنا۔ مت ڈرو بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اگر کوئی بھی ان کا ساتھ نہ دے اور اگر ان کے رہنما بھی کسی مفاد کی خاطر قاتلوں اور ظالموں کے آگے اپنے گھٹنے ٹیک دیں تب بھی خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں، ہمیشہ اس یقین کو اپنے دل سے لگائے رکھیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اس کے یہاں کبھی کبھی دیر ہو جاتی ہے لیکن اندھیر کبھی نہیں ہوتا۔ مولانا نے کہا کہ شعب الی طالب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب کے ساتھ جو ظلم ہوا تھا وہ تاریخ انسانی کا سب سے بڑا ظلم تھا، اس کے بعد کیا ہوا۔ مسلمانوں کو رہائی نصیب ہوئی اور ان کے دشمنوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ مولانا نے کہا

کہ جس مکہ سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دل شکستہ ہو کر ہجرت پر مجبور ہوئے تھے اسی مکہ میں ایک دن وہ پھر فاتحانہ شان کے ساتھ داخل ہوئے اور ان کے دشمنوں نے ان کی قیادت تسلیم کی۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ این آر سی کو لے کر خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان میں ہر پیدا ہونے والا مسلمان ہندوستانی ہے اور اس کو ہندوستانی ثابت کرنے میں اللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اگر مسلم رہنما مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیں گے تو اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ہندوؤں کو مسلمانوں کی حمایت کرنے کے لئے کھڑا کر دے گا۔ مولانا نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اپنے وجود کو تسلیم کرانے کے لئے مسلمانوں کو خود مسلمان ہی خوف زدہ کر رہے ہیں اور خود کو قوم کا چودھری ثابت کرنے کے لئے ایسی ایسی قلابازیاں کھا رہے ہیں کہ جن کی توقع سرکس کے جوکروں سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اس بدترین دور میں بھی ہزاروں ہندو اسلام اور مسلمانوں کی طرف داری میں بول رہے ہیں، ہمیں ان کی قدر کرنی چاہئے اور ہمیں ان ہندوؤں کی قیادت کو تسلیم کرنا چاہئے، یہ ہندو ان مسلمانوں سے زیادہ قابل احترام ہیں جو صرف ہماری بھیڑ دکھا کر سرکار کا الو بناتے ہیں اور کوئی کرسی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اس ملک میں جب تک ہندو مسلمانوں سے محبت کر رہے ہیں اور وہ کھلم کھلا مسلمانوں کی طرف داری کر رہے ہیں کوئی بھی سورما ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ مولانا نے کہا کہ یہ وقتی شور و غل ہے اس پر مسلمانوں کو صبر و ضبط کرنا چاہئے اور اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنا چاہئے وہی ہمارا نام و مددگار ہے اور اس کی قدرت کے سامنے بڑے بڑے فرعون اور قارون بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554(U.P)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20

ISSUE NOVEMBER,DECEMBER 2019

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مکتبہ روحانی دنیا خصوصی شمیرات

اسماء حسنی کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تختہ العالین 150/-	سکھول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد پوچھتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمہ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورہ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورہ یسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورہ رخص کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعہ آیات قرآنی 20/-	اعمال ماسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورہ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذان بیت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراض جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استحارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ذاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شریعت نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مغرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya

Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786

<https://www.facebook.com/groups/freemliyatbooks/>